

# پاکستانی معیشت کی کیفیت



بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ  
کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2011-2012ء



بینک دولت پاکستان

## سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر و چیئرمین

رکن

رکن

رکن

رکن

رکن

کارپوریٹ سیکرٹری

جناب یاسین انور

جناب عبدالواحد رانا

جناب ظفر اے خان

مرزا قمر بیگ

جناب اسد عمر

جناب وقار اے ملک

محترمہ سحر باہر

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان  
کراچی  
20 مارچ 2012ء

محترم چیئرمین،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2011-12ء پیش خدمت ہے۔  
نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

*Yasmin Anwar*

(یاسمین انور)  
گورنر

سید نیر حسین بخاری  
چیئرمین  
سینیٹ  
اسلام آباد

## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان  
کراچی  
20 مارچ 2012ء

محترمہ اسپیکر صاحبہ،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2011-12ء پیش خدمت ہے۔  
نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

*Yasmin Anwar*

(یاسمین انور)  
گورنر

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا  
اسپیکر  
قومی اسمبلی  
اسلام آباد

## اظہارِ تشکر

منتظم مطبوعہ

محمود الحسن خان

تجزیہ

بلال خان (گاڑیوں کا شعبہ)، محمود الحسن خان (زری شعبہ)، محب کمال اعظمی (بیرونی شعبہ)، محمد اکمل (تجارت)، محمد فاروق عاربی (مالیات)، محمد زبیب (مالیات)، صباحت (زری مجموعے)، سیدہ خرم جعفری (قرضہ)، سید عزیز علی (کھاد کا شعبہ، گرائی)، سید قمر حسین (پیٹرولیم مصنوعات)، سید ساجد علی (زراعت)، سید ذوالقرنین حسین (ادائیگیوں کا توازن) اور تمکنت رؤف (صنعت اور خصوصی سیکشن 2.1)

شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ اس رپورٹ کی تیاری میں تعاون اور رہنمائی فراہم کرنے پر بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا شکریہ ادا ہے۔

تبصرے اور سوالات کے لیے: [quarterly.report@sbp.org.pk](mailto:quarterly.report@sbp.org.pk)

مسودہ جمع کرانے کی تاریخ: 14 فروری 2012ء

طباعت کے لیے دینے کی تاریخ: 8 مارچ 2012ء

## ترجمہ ٹیم

suhail.anjum@sbp.org.pk

نگراں  
سہیل انجم

shujat.ali@sbp.org.pk

مترجمین  
شجاعت علی

mansoor.ahmed1@sbp.org.pk

منصور احمد

alia8@sbp.org.pk

عالیہ عطا کریم

najeeb.iqbal@sbp.org.pk

نجیب اقبال صدیقی

zeeshan.suleman@sbp.org.pk

ترجمین و آرائش  
ذیشان سلیمان

## فہرست

1	1- عمومی جائزہ	
	2- حقیقی پیداوار کا شعبہ	
7	2.1 عمومی جائزہ	
8	2.2 زرعی شعبہ	
11	2.3 صنعت	
18	خصوصی سیکشن	
	3- گرانہ وزری پالیسی	
24	3.1 زرعی مجموعے کی صورتحال	
31	3.2 گرانہ	
	4- مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ	
35	4.1 مالیاتی پالیسی	
39	4.2 ملکی و بیرونی قرضہ	
	5- بیرونی شعبہ	
45	5.1 عمومی جائزہ	
46	5.2 جاری کھاتہ	
47	5.3 مالی کھاتہ	
51	5.4 تجارتی کھاتہ	
57	فہرست اصطلاحات	

# 1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ میں کیا گیا تجزیہ دوسری سہ ماہی کے آخر تک کا ہے اور اس میں جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کی مدت کا احاطہ کیا گیا ہے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے				
م 12ء	م 11ء	م 10ء		
شرح نمو (فیصد)				
0.8	-2.0	-0.8	جولائی تا دسمبر	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
3.9	18.9	-4.0	جولائی تا دسمبر	برآمدات (ایف او بی - وفاقی دفتر شماریات)
18.9	19.4	-16.3	جولائی تا دسمبر	درآمدات (سی آئی ایف - وفاقی دفتر شماریات)
27.1	13.7	5.1	جولائی تا دسمبر	نگس حاصل (ایف بی آر)
10.9	14.3	8.7	جولائی تا دسمبر	صارف اشاریہ قیمت (مدت کی اوسط) <sup>1</sup>
6.2	5.4	4.3	جولائی تا دسمبر	نجی شعبے کا قرضہ
5.7	9.0	6.6	جولائی تا دسمبر	زر کی رسد (زر 2)
ارب امریکی ڈالر				
17.0	17.2	15.0	31 دسمبر	مجموعی سیال ذخائر <sup>2</sup>
6.3	5.3	4.5	جولائی تا دسمبر	ملکی ترسیلات زر
0.4	1.0	1.1	جولائی تا دسمبر	خالص بیرونی سرمایہ کاری
جی ڈی پی کا فیصد <sup>3</sup>				
2.5	2.7	2.7	جولائی تا دسمبر	مالیاتی خسارہ
3.3	2.7	3.3	جولائی تا دسمبر	تجارتی خسارہ
0.9	0.0	1.4	جولائی تا دسمبر	جاری کھاتے کا خسارہ
1 اساسی سال - م 08ء				
2 اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں کے پاس				
3 نسب نمائیں پورے سال کی جی ڈی پی پر مبنی				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

مالی سال 12ء کا نصف حصہ گزرنے کے بعد معیشت میں معتدل بحالی کی علامات دیکھنے میں آرہی ہیں۔ ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجناس کے پیداواری شعبے خصوصاً زراعت کی کارکردگی توقع سے بہتر ہے۔ خدمات کے شعبے کو بھی خردہ تجارتی سرگرمیوں، مال برداری میں تیزی اور بینکاری شعبے کی نفع یابی میں اضافے سے فائدہ پہنچے گا۔ اہم غذائی اشیا کی وافر مقدار میں دستیابی اور سیلاب کی وجہ سے رسد میں توقع سے کم تعطل نے زیر جائزہ مدت کے دوران گرانی کے دباؤ کو کم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔

مثبت پیش رفت کے باوجود معاشی استحکام کو لاحق خطرات بڑھ گئے ہیں۔ خاص طور پر بیرونی شعبے کی صورتحال توقع سے زیادہ تیزی کے ساتھ بگڑ گئی اور مالی اور سرمایہ جاتی رقوم کی آمد میں کمی اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور پاکستانی روپے پر دباؤ بڑھانے کا باعث بنی۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری نے سیالیت کے

انتظام کو مشکل بنادیا۔ توانائی کی قلت پیداواری سرگرمیوں خصوصاً صنعتی شعبے کی سرگرمیوں کو محدود کر رہی ہے۔ اجناس کے پیداواری شعبوں میں امکان ہے کہ خریف کی فصلیں مالی سال 12ء کی نمو کے اہداف حاصل کر لیں گی۔<sup>1</sup>

<sup>1</sup> تاہم، ابتدائی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ گندم کا زریکاشت رقبہ (ریج کی فصل) گذشتہ برس کے 8.9 ملین ہیکٹر کے مقابلے میں کم ہے۔



خوش قسمتی سے سندھ میں سیلاب کے باعث کپاس کی فصل کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی پنجاب میں زائد پیداوار نے کر دی۔ اس کی اہم وجوہات میں اعلیٰ معیار کے بیجوں کا استعمال، پانی کی دستیابی میں بہتری اور گزشتہ برس فصلوں کی بلند قیمتوں کے باعث زیر کاشت رقبے میں اضافہ شامل ہیں۔

تاہم اس حوصلہ افزا کارکردگی کے باوجود قیمتوں میں کمی کے باعث کاشت کاروں کو پیداوار میں اضافے سے زیادہ فائدہ پہنچنے کی امید نہیں۔<sup>2</sup> اس کے ساتھ ساتھ خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت (خصوصاً کھاد) نے کاشت کاروں کے مارجن کو کم کر دیا ہے۔ اسی لیے امکان ہے کہ فارم کی آمدنی گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہے گی۔

چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں اضافے اور اہم غذائی اشیاء کے وافر ذخیرے سے مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران گرانے کے دباؤ کو کم کرنے میں مدد ملی۔<sup>3</sup> صارف اشاریہ قیمت گرانے کو دسمبر 2011ء میں ایک ہندسی سطح (9.7 فیصد) تک لانے میں اس عامل نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ یہ سطح اکتوبر 2009ء کے بعد سے پہلی بار دیکھنے میں آئی ہے۔ تاہم عمومی گرانے میں کمی کے رجحان کا تسلسل برقرار نہیں رہے گا۔ قوزی گرانے (غیر غذائی غیر توانائی) میں کمی کے آثار نہیں ہیں اور صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں شامل نصف اجناس میں ابھی تک دو ہندسی گرانے کا رجحان ہے۔<sup>4</sup> اس کی متعدد وجوہات میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (1) سرکاری قیمتوں میں اضافے کا رجحان، خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات میں (2) ملکی کرنسی کی قدر میں کمی خاص طور پر سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران اور (3) گرانے کی توقعات کی بحالی کے ساتھ ساتھ نومبر 2011ء سے اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے پالیسی ریٹ میں کٹوتی کے بعد قرض گیری کی لاگت میں کمی کے باوجود مجموعی طلب کے جز سہ ماہی کاری میں بہتری نہیں آسکی۔<sup>5</sup> مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں صرف 3.5 فیصد کی توسیع ہوئی جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں 8.4 فیصد اضافہ دیکھا گیا تھا۔ زیر جائزہ ششماہی کے دوران معین سہ ماہی کاری قرضوں میں 8.5 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی جبکہ گزشتہ برس 8.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ معین سہ ماہی کاری قرضوں کی پست طلب کا اہم سبب توانائی کی مسلسل قلت، امن و امان کی خراب صورتحال اور صنعتی شعبے میں موجود اضافی پیداواری گنجائش ہے۔

جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بھی پست رہی کیونکہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 99.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ

2 پچھلی (بیجوں والی کپاس) کی ملکی قیمتیں مارچ 2011ء کی بلند ترین سطح 5767 روپے فی 40 کلوگرام سے گر کر دسمبر 2011ء میں 2050 روپے پر آ گئیں یعنی 64.5 فیصد کمی ہوئی۔ کاشت کار گنے کی بہتر قیمت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اگرچہ گنے کی عمدہ فصل اور پھل کاری کے موسم میں تاخیر کے باعث اس قیمت پر دباؤ ہے۔ جہاں تک چاول کا تعلق ہے اس کی ملکی قیمتیں گزشتہ برس کے مقابلے میں تھوڑی سی زیادہ ہیں لیکن چاول کی مجموعی پیداوار میں غیر باسکٹ اقسام کے قدرے بلند حصے اور عالمی منڈی میں اس کے نرخوں میں بتدریج کمی نے چاول کی برآمدات سے مضبوط آمدنی کے امکان کو کم کر دیا ہے۔

3 غذائی گرانے جون 2011ء کے 15.9 فیصد کی سطح سے تیزی کے ساتھ گر کر دسمبر 2011ء میں 9.5 فیصد کی بلند سطح پر آ گئی ہے۔

4 اگر صارف اشاریہ قیمت باسکٹ سے آلو، پیاز اور پیچنی کو منہا کر دیں تو دسمبر 2011ء میں سال بھر گرانے 11 فیصد تک تھی۔

5 دسمبر 2011ء میں نئے قرضوں پر ہوزن اوسط شرح سود گر کر 13.2 فیصد ہو گئی جو کہ جولائی 2011ء میں 14.6 فیصد تھی (اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کٹوتی سے پہلے)۔

گذشتہ برس 131.3 ارب روپے بڑھے تھے۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (1) کپاس کی قیمتوں میں کمی نے ٹیکسٹائل شعبے میں جاری قرضوں کی ضروریات کو کم کر دیا جبکہ ان کے پاس مالی سال 11ء میں ہونے والا منافع بھی موجود تھا اور (2) شوگر ملیں گذشتہ برس کے ذخیرے کو فروخت نہ کر پائیں اس لیے بھی نئے قرضوں کی موسمی طلب میں کمی ہوئی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت کو ٹی سی پی کے ذریعے مداخلت کرتے ہوئے 378,000 ٹن چینی مارکیٹ سے خریدنا پڑی جس سے شوگر ملوں کو بینکوں سے لیے گئے قرضے واپس کرنے میں مدد ملی۔

قرضوں کی طلب میں کمی قابل فہم ہے تاہم کمرشل بینکوں سے حکومت کی بھاری مقدار میں قرض گیری سے بھی قابل قرض رقوم کم ہونیں جنہیں نجی شعبے میں استعمال کیا جاسکتا تھا۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اعانتہ میزانیہ کے لیے حکومت کے قرضے گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں دگنے ہو گئے۔ اگرچہ حکومت نے جو قرضے (391 ارب روپے) لیے تھے ان کے بڑے حصے کو توانائی کے شعبے کی پی ایس ایز کی رقوم کے تصفیے اور خریداری کرنے والی سرکاری ایجنسیوں (جو گردش قرضہ کے نام سے مشہور ہیں) کو زراعت کی ادائیگیوں کے لیے استعمال کیا گیا تاہم خسارے کی مالکاری کے لیے براہ راست 365 ارب روپے کا قرضہ لیا گیا جو گذشتہ برس حاصل کیے گئے 308.5 ارب روپے سے زیادہ ہے۔

حکومتی قرض گیری کے اجزائے ترکیبی کا گرانی کی مالکاری کی طرف جھکاؤ زیادہ تشویش کا باعث ہے۔ مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ حکومت اسٹیٹ بینک سے خالص قرض گیری کی سہ ماہی حد کو صفر تک رکھنے پر کاربند نہیں رہ سکی۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسٹیٹ بینک سے حکومت کے قرضوں میں نومبر کے بعد سے تیزی آئی ہے اور یہ مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی میں 219.2 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ اسٹیٹ بینک کے قرضوں پر انحصار کا سبب یہ ہے کہ حکومت کو دسمبر 2011ء میں عرصیت مکمل کرنے والے ٹی بلز کے اجزائے ثانی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اسٹیٹ بینک کی سہ ماہی و سالانہ جائزہ رپورٹوں اور زرعی پالیسی بیانات میں اس سے منسلک خطرات کی نشاندہی کی جا چکی ہے۔

مالیاتی سرگرمیوں کے جامع سرکاری اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی میں خسارہ جی ڈی پی کے 2.5 فیصد تک رہے گا (جدول 1.1)۔ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں یہ خسارہ کچھ کم ہے۔ اچھی خبر یہ ہے کہ خسارے میں یہ کمی محصولات کی وجہ سے آئی۔ ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 840.1 ارب روپے تک پہنچ گئیں جس سے 27.1 فیصد سال بسال نمو ظاہر ہوتی ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے 104 ارب روپے کے منافع سے غیر ٹیکس محاصل کو فائدہ پہنچا ہے۔ اس سے قطع نظر یہ ذہن نشین رکھنا ضروری ہے کہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس محدود مالیاتی خسارے کی مالکاری گذشتہ مالی سال کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ دشوار تھی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، مالکاری کا بوجھ ملکی ذرائع پر پڑا ہے کیونکہ بیرونی ذرائع سے آنے والی مجوزہ رقوم حاصل نہیں ہو سکیں۔ خصوصاً، اتحادی سپورٹ فنڈ اور یورو بانڈ کی وصولیوں کے متعلق غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔

زرمبادلہ رقوم کی آمد میں سست روی نے ملک کے ادائیگیوں کے توازن کے متعلق خدشات کو بڑھا دیا ہے۔ خصوصاً، مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی بیرونی کھاتے کے خسارے میں ایک ارب ڈالر کا اضافہ ہوا ہے اور یہ پہلی سہ ماہی کے 0.8 ارب

ڈالر سے بڑھ کر مالی سال کی پہلی ششماہی میں 1.8 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے (جدول 1.1)۔ ادائیگیوں کے توازن کے اجزائے ترکیبی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 2.2 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً صفر تھا۔

جاری کھاتے کی ایک مثبت پیش رفت کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافہ ہے جو سال کی پہلی ششماہی میں 6.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ترسیلات زر کے علاوہ جاری کھاتے کے دیگر اجزاء میں زیر جائزہ مدت کے دوران لگاؤ دیکھا گیا۔ درآمدی بل کے بڑھنے کا سبب تیل کی بلند عالمی قیمتیں اور کھاد کی یک بارگی درآمد ہے۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کو بڑھانے میں صرف ان دو اجزاء کا حصہ 60 فیصد بنتا ہے۔ دوسری جانب برآمدات کی نمو سست روی کا شکار ہو کر 3.9 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 18.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔<sup>6</sup> سست روی زیادہ بڑی حد تک دوسری سہ ماہی میں مرکوز رہی جبکہ سہ ماہی کے تینوں مہینوں کی برآمدات میں سال بھر کی دیکھی گئی۔ برآمدات میں کمی کا بنیادی سبب مقدار کا گھٹنا ہے جس سے ملکی ساختی کمزوریوں کی نشاندہی ہوتی ہے کیونکہ پیشتر ٹیکسٹائل اشیا کی اکائی قدروں (قیمتوں) میں مجموعی طور پر اضافہ دیکھا گیا۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کے متعلق اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں			
م 11ء	م 12ء	سالانہ منصوبہ	اسٹیٹ بینک کی پیش گوئیاں
اصل	م 11ء	م 12ء	اہداف
فیصد نمو			
جی ڈی پی	2.4	4.2	3.0 تا 4.0
صارف اشاریہ قیمت گرانی	13.7	12.0	11 تا 12
زریعہ	15.9		12 تا 13
ارب امریکی ڈالر			
کارکنوں کی ترسیلات زر	11.2	12.0	12 تا 13
برآمدات (ایف او بی۔ ادائیگیوں کا توازن)	25.4	25.8	24.1 تا 24.6
درآمدات (ایف او بی۔ ادائیگیوں کا توازن)	35.8	38.0	40.3 تا 41.3
جی ڈی پی کا فیصد			
مالیاتی خسارہ	6.6	4.7*	5.5 تا 6.5
جاری کھاتے کا خسارہ	-0.1	0.6	1.5 تا 2.5
نوٹ: مالیاتی و جاری کھاتے کے خسارے کے اہداف اور جی ڈی پی کے تناسب مالی سال 12ء کی بجٹ دستاویز میں دی گئی نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں، جبکہ ان کی پیش گوئیاں سال کے لیے تخمینہ شدہ نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔			
* م 12ء کے لیے مالیاتی خسارے کا نظریاتی شدہ ہدف جی ڈی پی کا 4.0 فیصد بنتا ہے۔			
۸ ماہ پر مبنی منظر نامے میں ایف بی آر ٹیکس حاصل میں کمی، 3 جی آکسٹوں کی بنیادی کی قوم نہ ملنا، اتحادی سپورٹ فنڈ میں کمی، مہربانی حکومتوں کے لیے متوازن بجٹ اور اخراجات کا ہدف سے تجاوز ہونا شامل ہیں۔			

ان کمزوریوں کے باوجود پاکستان کی تاریخ کے پیش نظر جاری کھاتے کے خسارے کا حجم زیادہ تشویش کا باعث نہیں ہونا چاہیے۔ اصل چیلنج جاری کھاتے کی مالکاری ہے کیونکہ قرضہ اور غیر قرضہ دونوں رقوم کی آمد میں کمی آئی ہے۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالی / سرمایہ کھاتوں دونوں میں 0.4 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا، جس سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی بیرونی خسارے کی مالکاری زرمبادلہ کے ذخائر کو استعمال میں لاتے ہوئے کی جائے گی۔ اس لیے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.9 ارب ڈالر کی کمی ہوئی اور یہ 12.9 ارب ڈالر کی سطح پر آگئے۔ ذخائر میں اس کمی کے ساتھ ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی واقع ہوئی اور سال کی پہلی ششماہی کے دوران اس کی قدر 4.4 فیصد تک گر گئی۔

6 تجارتی اعداد و شمار ایف بی ایس کے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔

### مستقبل کے امکانات

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہونے والی پیش رفت سے نشاندہی ہوتی ہے کہ معاشی استحکام کو بیرونی شعبے اور مالیاتی امور کی کمزوریوں سے خطرات لاحق ہیں۔ جہاں تک حقیقی شعبے کا تعلق ہے اس میں دسمبر 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ کی اشاعت کے بعد سے کچھ بہتری آئی ہے۔ اب بھی توقع ہے کہ معیشت کی شرح نمو 3 سے 4 فیصد رہے گی (جدول 1.2)۔ رسدِ عوامی (غذائی) کی سازگار صورتحال کے باعث گرانی کے امکانات میں کچھ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ توقع ہے کہ گرانی مالی سال 12ء کے دوران 11 تا 12 فیصد کی حد میں رہے گی۔

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران پست مالیاتی خسارے کے باوجود توقع ہے کہ پورے سال میں مجموعی مالیاتی خسارے کو اس کے نظر ثانی شدہ ہدف جی ڈی پی کے 4.7 فیصد تک محدود رکھنا دشوار ہوگا۔ گذشتہ برسوں کے سہ ماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کی دوسرے ششماہی میں خسارہ قدرے بلند سطح پر رہتا ہے۔ مالیاتی خسارے کے نظر ثانی شدہ ہدف کے حصول کا انحصار ان رقوم کے ملنے پر ہے: (1) صوبائی حکومتوں کے تنجین شدہ فاضل، جن کے توقع سے کم رہنے کا امکان ہے<sup>7</sup> (2) غیر ٹیکس محاصل جن کا انحصار اتحادی سپورٹ فنڈ پر ہے اور 3 جی اے انسوں کی نیلامی سے ملنے والی رقوم<sup>8</sup> اور (3) اخراجات پر سخت کنٹرول۔

خسارے کی مالکاری کا بوجھ بینکاری نظام خصوصاً کمرشل بینکوں پر پڑے گا۔ نجی شعبے کے لیے قرضوں کی رسد میں کمی کے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی حکومت سے دوبارہ قرض گیری سے معیشت میں گرانی کی توقعات پیدا ہوتی ہیں۔

بیرونی شعبے میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 1.5 تا 2.5 فیصد رہنے کی توقع ہے اور اس پیش گوئی میں اضافے کی طرف جھکاؤ ہے۔ مالی و سرمایہ جاتی رقوم کی آمد میں کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس معتدل جاری کھاتے کے خسارے کو پورا کرنا دشوار ہو سکتا ہے۔ منڈی کے شرکاء کی تشویش بڑھ رہی ہے کہ آیا بازار مبادلہ میں استحکام لانے کے لیے متوقع بیرونی رقوم بروقت مل سکیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 12ء کی دوسری ششماہی میں آئی ایم ایف کے قرضوں کی مرحلہ وار واپسی (1.1 ارب ڈالر) شروع ہو جائے گی جس سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی ہو سکتی ہے۔

7 مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ صوبائی حکومت کے بجٹ میں مجموعی طور پر 20.6 ارب روپے کی رقم فاضل ہے جبکہ پورے سال کے لیے 125 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا۔

8 پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کی جانب سے 3 جی/4 جی لائسنسوں کی نیلامی کے لیے اظہارِ دلچسپی کی درخواستیں طلب کرنا ایک اہم پیش رفت ہے۔ اس سے حاصل ہونے والی رقوم سے مالیاتی خسارے اور ادائیگیوں کے توازن کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

## 2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

### 2.1 عمومی جائزہ

مجموعی طلب پر کوئی حتمی رائے دینا اگرچہ قبل از وقت ہے تاہم نجی صرف، سرمایہ کاری، اور حکومتی تعاون میں بہتری کی بعض علامات دیکھی جا رہی ہیں۔ بالخصوص:

- صارفی اشیاء کی بلند پیداوار اور کارماکاری میں لوگوں کی پھر سے دلچسپی سے صارفی طلب بڑھنے کا پتہ چلتا ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات میں نمو، مستحکم کارپوریٹ منافع اور عائد شدہ کم ٹیکس<sup>9</sup> ملکی طلب میں اس بہتری کے معاون عوامل ہیں۔ فارم آمدنی دیہی طلب پیدا کرنے میں ایک اہم محرک ثابت ہوتی رہی ہے تاہم اب یہ آمدنی دباؤ کی شکار ہے۔<sup>10,11</sup>

- اشیائے سرمایہ کی بلند درآمد اور مخصوص صنعتوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ تعمیراتی سرگرمیوں میں معتدل بحالی سرمایہ کاری کی طلب میں پھر سے بہتری کی عکاسی کرتی ہے۔

- پائیدار صارفی اشیاء اور سیمنٹ کی صنعت کے ٹیکس گھٹانے کے حوالے سے حکومت کا کردار بڑی حد تک مثبت رہا ہے جس سے نجی طلب کو سہارا ملا۔ نیز، بیرونی رقوم سے سرکاری شعبے کے بعض تعمیراتی منصوبے بھی اقتصادی سرگرمی کو سہارا دے رہے ہیں۔ آخراً، بجلی کے شعبے میں سیالیات بہتر بنانے کے سرکاری اقدامات کی بنا پر توانائی کی رسد خاص طور پر تھرمل بجلی کی پیداوار میں بہتری آئی۔

مالی سال 12ء کی نمو کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کی پشت پر بینکوں کا قرضہ نہیں ہے۔ ٹیکسٹائل اور شکر سازی کے شعبوں کے خام مال کے نرخ کم ہیں، اس وجہ سے بھی نجی شعبے کے قرضے زیادہ نہیں بڑھے، تاہم دوسرے شعبوں مثلاً تعمیرات اور معینہ سرمایہ کاری پر قیمت کا یہ معاملہ صادق نہیں آتا۔ فی الحال بیرونی امداد، سرمایہ کاری اور نجی کچھ کارپوریٹ آمدنی نمو کو آگے بڑھا رہی ہے۔

مجموعی رسد کے حوالے سے خریف کی اہم فصلیں توقع سے بہتر رہیں، تخمینے کے مطابق چاول اور گنے کی ریکارڈ پیداوار ہوگی، جبکہ کپاس کی بھی عمدہ فصل کا امکان ہے۔ سازگار موسم اور پانی کی بہتر دستیابی کے ساتھ ساتھ اس بنا پر بھی اچھی فصلیں ہونیں کہ گزشتہ سال فصلوں کے بلند نرخوں سے کاشت کاروں کو زیادہ رقبہ زیر کاشت لانے کی ترغیب ملی۔ دسمبر 2011ء تک معلوم ہوتا ہے کہ مئی 12ء میں جی ڈی پی کی نمو میں اہم فصلوں کا بڑا حصہ ہوگا۔

9 مئی 11ء کے بجٹ میں گاڑیوں، ایئر کنڈیشنر، ڈیپ فریژر، اور مشروبات پر ٹیکس اور ڈیوٹی کم کی گئی تھی۔

10 حتمی زری پیداوار اگرچہ گندم پر منحصر ہوگی تاہم ابتدائی علامات سے پتہ چلتا ہے کہ بہتر پیداوار بھی کسانوں کی آمدنی کے اس نقصان کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہوگی جو انہیں اجناس کے نرخ تیزی سے گرنے اور خام مال کی لاگت بڑھنے سے ہوا۔

11 ایشیائی بینک کے ایک مطالعے کے مطابق سندھ میں کپاس/گندم پیدا کرنے والے علاقوں کی مجموعی آمدنی کا 67 فیصد ان فصلوں سے آتا ہے، پنجاب میں یہ تناسب 64 فیصد ہے۔ ماخذ: Agricultural Growth and Rural Poverty: A Review of the Evidence, by Malik, Sohail J. (2005), Asian Development Bank, Islamabad

حقیقی معنوں میں پیداوار بڑھنے کے باوجود فارم آمدنی فصلوں کے کم نرخوں اور سیلز ٹیکس عائد ہونے کی بنا پر خام مال کی قیمتوں میں اضافے سے متاثر ہوئی ہے۔ اس سال کپاس اور گنے کی فصلوں کی قیمتیں ملکی اور عالمی دونوں منڈیوں میں رسد کی بہتات کے سبب گر گئیں۔ نیز، چاول کی فصل سے ملنے والے محصول بھی کم رہے کیونکہ اس سال باسیتی کی پیداوار کم ہوئی۔

شکر سازی اور سوتی دھاگے کی صنعتوں کو سستے خام مال کا فائدہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں صارفی اشیا کی پیداوار مستحکم رہی ہے جس میں خوراک، ادویات، گھریلو برقی اشیا اور چھوٹی گاڑیوں کی پیداوار نمایاں ہے۔ تاہم رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بحیثیت مجموعی کمی آئی جو پہلی سہ ماہی میں سال بسال 3.5 فیصد نمو دکھا چکی ہے۔ حالیہ کمی کا سبب وساطتی اور اشیا کے سرمایہ کی صنعتوں میں پانی جانے والی رسد رکاوٹیں ہیں۔

حقیقی پیداوار کے شعبے میں تبدیلیوں سے برآمد اور درآمد بھی متاثر ہوئی۔ مثال کے طور پر تیار مصنوعات کی برآمد (بالخصوص ٹیکسٹائل کی بنا پر) گھٹ گئی جبکہ زراعت پر مبنی خوراک کی برآمد مستحکم رہی۔ اسی طرح وساطتی مصنوعات اور مشینری کی بلند طلب نے خصوصاً م س 12ء کی دوسری سہ ماہی میں زرعی پیداوار کی درآمد میں کمی کا ازالہ کر دیا۔ خدمات کی تجارت کا توازن بھی م س 12ء کی پہلی ششماہی میں بگڑا۔ مجموعی طور پر، پہلی ششماہی کے دوران خالص برآمدات کی بنا پر مجموعی طلب کم رہی۔

## 2.2 زرعی شعبہ

خریف کی اکثر اہم فصلیں (کپاس، چاول، گنا) کاٹی جا چکی ہیں اور ابتدائی تخمینوں سے ان کی عمدہ یافت کا پتہ چلتا ہے۔<sup>12</sup> یہ بہتر کارکردگی قابل تعریف ہے کیونکہ سیزن کے دوران کاشت کاروں کو متعدد مسائل کا سامنا کرنا پڑا تھا مثلاً موسم گرم میں سیلاب، زرعی پیداوار کے نرخوں کا گرنا اور خام مال کی لاگت میں اضافہ۔

مثبت امر یہ ہے کہ سیلاب سے مٹی کی نمی بڑھ گئی۔ ساتھ ہی پانی کی بہتر اور بروقت فراہمی سے گنے، چاول اور کپاس کی یافت میں اضافہ ہوا۔ جہاں تک کپاس کا تعلق ہے، گزشتہ سیزن کے پرکشش نرخوں نے بھی خصوصاً پنجاب کے کاشت کاروں کو زیادہ رقبے پر کپاس کاشت کرنے کی ترغیب دی۔

خریف کے موسم (اپریل تا ستمبر) کے دوران اہم زرعی خام مال کی طلب بھی بڑھ گئی۔ 2011ء کی خریف کے دوران غذائی خام مال کا مجموعی استعمال سال بسال 5.8 فیصد بڑھ گیا حالانکہ اس عرصے میں ان کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہو چکا تھا۔ زرعی شعبے کو بینک قرضہ بھی بہتر ہوا جس کی کارکردگی اگست 2010ء کے سیلاب کی وجہ سے متاثر ہوئی تھی۔ تاہم ٹریڈروں کی طلب کم رہی جس کا سبب مارچ 2011ء میں سیلز ٹیکس کا نفاذ ہو سکتا ہے۔ کھاد کی بلند قیمتوں کے باعث کاشت کار دیکھ بھال کراخراجات کر رہے تھے چنانچہ ٹریڈروں کی فروخت میں کمی متوقع بھی تھی۔<sup>13</sup>

<sup>12</sup> چاول اور گنے کی بہتر فصل سے چارے کی پیداوار بڑھنے کی توقع ہے جو کہ مویشیوں کی ایک اہم خوراک ہے۔

<sup>13</sup> حکومت نے دسمبر 2011ء میں ٹریڈر پر جزل سیلز ٹیکس 16 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کر دیا۔

## خریف کی فصلوں کی کارکردگی

### کپاس

’کائٹن کراپ اسیسمنٹ کمیٹی‘ (سی سی اے سی) کے مطابق فصل کا تخمینہ 12.8 ملین گانٹھ ہدف کے مقابلے میں 12.6 ملین گانٹھ ہے جبکہ گزشتہ سال پیداوار 11.6 ملین گانٹھ رہی تھی۔ جدول 2.1 سے ظاہر ہے کہ سندھ میں کپاس کو سیلاب سے ہونے والے نقصان کی تلافی پنجاب میں بھرپور فصل نے بخوبی کر دی۔

کپاس کے ملکی نرخوں میں تیزی سے کمی کاشت کاروں کے لیے سب سے زیادہ باعث تشویش ہے۔ پچھلی کپاس کے جو نرخ مارچ 2011ء میں (بلند ترین) 5767 روپے فی 40 کلوگرام تھے وہ عالمی رجحانات کی پیروی کرتے ہوئے گزشتہ دسمبر 2011ء میں 2050 روپے فی 40 کلوگرام رہ گئے۔<sup>14</sup> مزید برآں، ترقی یافتہ ملکوں میں مسلسل کمزور طلب کے باعث مستقبل قریب میں کپاس کے نرخ بڑھنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔<sup>16</sup>

### چاول

چاول کا پیداواری تخمینہ 6.2 سے 7.2 ملین ٹن کے درمیان لگایا گیا ہے جو کہ اس سال کے سرکاری ہدف 6.6 ملین میٹرک ٹن کے قریب اور گزشتہ سال کی پیداوار 4.8 ملین ٹن سے خاصا زائد ہے۔ صوبوں سے ملنے والی معلومات کے مطابق 6.2

جدول 2.1: کپاس کی پیداوار			
170 کلوگرام وزن کی ملین گانٹھیں			
فرق	2010ء	2011ء	
سندھ	3.5	2.3	-1.2
پنجاب	7.9	10.1	2.3
مجموعہ	11.4	12.6	1.2
ماخذ: کائٹن کراپ اسیسمنٹ کمیٹی			
جدول 2.2: چاول کی پیداوار			
رقبہ ہزار ہیکٹر میں، پیداوار ہزار ٹن میں، یا فٹ کلوگرام فی ہیکٹر میں			
فیصد نمو	2010ء	2011ء	
سندھ			
رقبہ	361	636	76
پیداوار	1,230	2,350	91
یا فٹ	3,406	3,695	8.5
پنجاب			
رقبہ	1,767	1,733	-1.9
پیداوار	3,384	3,308	-2.3
یا فٹ	1,915	1,908	-0.4
بلوچستان			
رقبہ	191	171	-10.5
پیداوار	131	529	304.7
یا فٹ	683	3,089	352.2
پاکستان <sup>1</sup>			
رقبہ	2,319	2,540	9.5
پیداوار	4,745	6,186	30.4
یا فٹ	2,046	2,435	19.0
پاکستان <sup>2</sup>			
رقبہ	2,365	3,095	
پیداوار	4,823	7,182	
ماخذ: 1 فصل کی رپورٹنگ کے صوبائی مراکز 2 سپارکو			

ملین ٹن چاول پیدا ہوگا جبکہ امریکہ کے محکمہ زراعت نے پاکستان کی چاول کی پیداوار کا تخمینہ 6.55 ملین ٹن لگایا ہے۔ سپارکو کے فراہم کردہ

14 ماخذ: زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ کی ”ایگری بزنس فیلڈ رپورٹ“۔

15 عالمی منڈی میں Cotlook A index کے مطابق مارچ 2011ء کے فی کلوگرام نرخ 506.3 امریکی سینٹ تھے جو دسمبر 2011ء میں گر کر 210.1 امریکی سینٹ رہ گئے۔

16 امریکی محکمہ زراعت کے مطابق 2011-12ء میں کپاس کی عالمی پیداوار 123.4 ملین گانٹھ کی ریکارڈ سطح تک پہنچنے کی توقع ہے جو گزشتہ سال سے 7 فیصد زائد ہے۔ ادھر کپاس کا استعمال 3.4 فیصد کمی کے ساتھ 111.3 ملین گانٹھ تک گرنے کی توقع ہے۔

جدول 2.3: گنے کی پیداوار			
رقبہ ہزار ہیکٹر میں، پیداوار ملین ٹن میں، یا فٹ گلوگرام فی ہیکٹر میں			
فیصد نمو	2010ء	2011ء	
سندھ			
رقبہ	226.5	189.7	-16.2
پیداوار	13.8	9.1	-34.0
یا فٹ	60,792	47,910	-21.2
پنجاب			
رقبہ	672.2	754.7	12.3
پیداوار	37.5	42.8	14.1
یا فٹ	55,761	56,711	1.6
خیبر پختونخوا			
رقبہ	88.4	94.4	6.7
پیداوار	4	4.3	7.3
یا فٹ	45,589	45,835	0.5
پاکستان <sup>1</sup>			
رقبہ	987	1,038.80	5.2
پیداوار	55.3	56.2	1.6
یا فٹ	56,004	54,091	-3.4
پاکستان <sup>2</sup>			
رقبہ	987	1,278.70	29.6
پیداوار	55.3	69.9	26.4

ماخذ: 1 فصل کی رپورٹنگ کے صوبائی مراکز 2 سپارکو

بامستی اقسام کی بین الاقوامی منڈی طلب سے زائد عالمی رسد کے باعث پہلے ہی دباؤ میں ہے، دوسرے بھارت نے بھی اپنے غیر بامستی چاول کی برآمد کھول دی ہے۔ ضرورت سے زائد عالمی رسد کے باعث نرخوں میں کمی کا سلسلہ جاری رہنے کا امکان ہے۔<sup>17</sup>

## گنا

2011-12ء کے لیے گنے کا پیداواری تخمینہ 56.2 ملین ٹن کی وسیع حدود کے اندر ہے، جبکہ سرکاری ہدف 57.6 ملین ٹن تھا۔ صوبوں سے ملنے والے تخمینے کے مطابق گنے کی پیداوار 56.2 ملین ٹن رہے گی جبکہ امریکہ کے محکمہ زراعت نے 58 ملین ٹن کا تخمینہ دیا ہے۔ ادھر سپارکو نے 55.3 ملین ٹن کے گزشتہ تخمینے پر نظر ثانی کرتے ہوئے اسے 69.9 ملین ٹن کر لیا ہے (جدول 2.3)۔

گنے کی فصل کو سندھ میں سیلاب سے نقصان ہوا تاہم پنجاب میں اسے عمدہ نمو ملی۔ گنے کے کاشت کاروں کو کئی مسائل کا سامنا ہے۔ ان کی پیداوار

<sup>17</sup> امریکی محکمہ زراعت کے مطابق چاول کی عالمی پیداوار 461.6 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح تک متوقع ہے جو گزشتہ سال سے 2 فیصد زائد ہے۔



کی نہ صرف قیمت گر گئی<sup>18</sup> بلکہ کچل کاری کے سیزن میں بھی تاخیر ہو گئی۔ واضح رہے کہ تاخیر سے پیسے ملنے پر کاشت کاروں کا نہ صرف کوئی ازالہ نہیں کیا جاتا بلکہ الٹا انہیں اضافی لاگت برداشت کرنی پڑتی ہے کیونکہ انہیں ٹرالیوں کو طویل عرصے تک ملوں کے باہر کھڑا رکھنا پڑتا ہے اور کافی انتظار کے بعد ٹرالیوں سے لگنا اتارنے کا موقع ملتا ہے۔ اس لاگت سے بچنے کے لیے کاشت کار اپنی پیداوار صوبائی حکومتوں کی مقرر کردہ کم از کم قیمت سے بھی کم پر آڑھتیوں کے ہاتھ فروخت کو ترجیح دیتے ہیں۔

حکومت ملوں سے 378,000 ٹن شکر خرید چکی ہے تاکہ ملیں کاشت کاروں کو بروقت ادائیگی کر سکیں۔ گنے کی کٹائی مارچ تک جاری رہتی ہے اس لیے توقع ہے کہ حکومت کی کوششوں سے کاشت کاروں کو اپنی پیداوار کی مناسب قیمت مل جائے گی۔

### ربیع کی فصل: گندم

2012ء کا گندم کا ہدف 25 ملین ٹن ہے۔ اس فصل کے لیے بوائی کا موسم گنے کی کچل کاری میں از حد تاخیر کی بنا پر (سندھ اور پنجاب کے بعض علاقوں میں) نہ صرف دسمبر 2011ء تک پھیل گیا بلکہ زیر کاشت رقبہ بھی گزشتہ برس کے 8.9 ملین ہیکٹر سے معمولی سا کم رہا ہے۔ سرکاری قیمت فی 40 کلو گرام 950 روپے سے بڑھا کر 1050 روپے کیے جانے کے باوجود گندم کے زیر کاشت رقبے میں کمی کے اسباب میں پانی کی دستیابی کے مسائل اور بارانی علاقوں میں دیر سے بارشیں شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بدین اور میرپور خاص میں کچھ زرعی اراضی گزشتہ سال کے سیلاب میں اب تک ڈوبی ہوئی ہے۔

### 2.3 صنعت

جدول 2.4: صنعتوں کی کارکردگی کا نصف سالہ جائزہ						
فیصد سال ب سال نمو						
م 12ء		م 11ء		فیصد حصہ <sup>1</sup>		
پہلی ششماہی	پورا سال	پہلی ششماہی	پورا سال	صنعت	جی ڈی پی	
3.1	..	-0.1	..	100	24.8	صنعت
2.0	0.8	-0.02	-2.0	52.3	13.0	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
1.0	2.3	-1.6	-1.5	10.9	2.7	کان کنی
2.5	..	0.8	..	9.8	2.4	تعمیرات
1.0	..	-21.1	..	8.1	2.0	تقسیم بکلی، گیس اور پانی
جس میں						
..	22.5	-9.9	-12.5	..	..	بکلی
ہ = ہدف، <sup>1</sup> = پانچ سالہ اوسط، بڑے پیمانے کی اشیاء سازی اور کان کنی میں نمو متعلقہ اشاریوں پر مبنی ہے۔						
اضافہ قدر کی خام نمو بحیثیت مجموعی صنعت اور تعمیرات کی ہے۔						
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات						

م 12ء نصف گذر جانے کے بعد صنعتی شعبہ گزشتہ سال کی نسبت کچھ بہتر کارکردگی دکھا رہا ہے (جدول 2.4)۔ تاہم اس کارکردگی کو جانچنے کی ضرورت ہے کیونکہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی کی نمو میں پست اساس کے اثرات موجود ہیں۔<sup>19</sup> اساس کے اثرات منہا کر کے دیکھا جائے تو بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (جس کا بحیثیت مجموعی صنعت میں 52.3 فیصد حصہ ہے) میں اکتوبر اور نومبر 2011ء کے دوران کمی آئی اور بالآخر دسمبر میں کچھ بہتری رونما ہوئی۔

تاہم چند امور حوصلہ افزا ہیں:

1- م 12ء کی پہلی ششماہی میں نجی صرف کی طلب نے کچھ زور پکڑا ہے جیسا کہ صارفی مصنوعات کی زائد پیداوار سے عکاسی ہوتی

<sup>18</sup> پنجاب میں بہتر پیداوار کے نتیجے میں گنے کے نرخ سندھ کے مقابلے میں گر گئے۔

<sup>19</sup> 2010ء کے سیلاب نے خصوصاً قدرتی گیس کی پیداوار، بجلی کی پیداوار، پیٹرولیم کی صفائی، تعمیرات، گاڑیوں کے شعبوں، اور کھاد کی طلب کو متاثر کیا۔

ہے۔ طلب میں بہتری کارکنوں کی ترسیلات میں نمو<sup>20</sup>، کارپوریٹ کی آمدنی میں استحکام، اور کارمالکاری میں بینکوں کے دوبارہ دلچسپی لینے<sup>21</sup> کے بعد آئی ہے۔ نیز، انہم صارفی مصنوعات پر ٹیکس کٹوتی نے بھی صرف کی طلب مستحکم کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

2- تعمیراتی سرگرمیوں، بالخصوص سرکاری شعبے میں تعمیراتی منصوبوں کے آغاز سے معاشی سرگرمیوں کو مزید سہارا ملا۔ اس سلسلے میں بیرونی تعاون نے اہم کردار ادا کیا۔<sup>22</sup>

3- سرمایہ کاری کی طلب بحال ہونے کے بعض اشارے ملے ہیں۔ مثال کے طور پر بحیثیت مجموعی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں سست روی ہے تاہم بعض صنعتوں خصوصاً تعمیرات، کیمیکل اور مشروبات جیسی صنعتوں میں سرمایہ کاری م س 12ء کے دوران بڑھی ہے۔ اسی طرح اشیائے سرمایہ کی درآمد بھی بڑھی ہے (باب 5)۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ پیداواری نموبینک مالکاری کے اعداد و شمار میں نہیں جھلک رہی ہے کیونکہ وہ بڑی حد تک گذشتہ برس کی سطح پر کی ہوئی ہے۔ اس کی جزوی وضاحت اس امر سے ہوتی ہے کہ خام مال، خصوصاً ٹیکسٹائل اور شکر کے شعبوں کے خام مال کی قیمتیں نسبتاً کم ہیں۔ تعمیرات اور معینہ سرمایہ کاری جیسے دوسرے شعبوں میں، جہاں نرخوں سے قرضے کی کم طلب کی وضاحت نہیں ہوتی، وہاں بیرونی ذرائع سے رقوم (براہ راست بیرونی سرمایہ کاری اور منصوبہ جاتی قرضے)، سرکاری اخراجات، اور کارپوریٹ کی مستحکم آمدنی قوت محرکہ بن رہی ہیں۔

جدول 2.5: پہلی ششماہی کے دوران توانائی کی دستیابی					
سال بسال نمو		تیل کی ہزار ٹن پیداوار کے مساوی			
م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	م س 11ء	م س 10ء	
22.5	-12.5	4,412	3,602	4,117	قدرتی گیس کی پیداوار
3.2	1.6	16,560	16,043	15,784	بجلی کی پیداوار
-18.3	-10.9	724	887	995	کانوں کا کوئلہ
-1.4	-6.8	4,641	4,709	5,051	خام تیل کی پراسیدنگ
14.4	0.9	6,853	5,989	5,937	پٹرولیم مصنوعات کی درآمد
6.3	-2.1	33,191	31,229	31,885	مجموعہ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، بینک دولت پاکستان کے تخمینے

شعبہ توانائی کی بحالی اور اصلاحات  
م س 12ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ توانائی کی پیداوار بہتر ہوئی اور اس میں قدرتی گیس کی پیداوار میں نمو اور تھرمل بجلی کی بلند پیداوار سرفہرست رہی (جواگست 2007ء کے بعد پہلی بار 6 گریگا واٹ اور کی سطح م س 12ء کی دوسری سہ ماہی میں عبور کر گئی، جدول 2.5)۔ اس بہتری میں گذشتہ برس کے سیلاب سے ہونے والے نقصانات سے بحالی بھی یقیناً کارفرما ہوگی، تاہم ضروری ہے کہ یہ پیش رفت م س 12ء کی حقیقی جی ڈی پی میں مثبت کردار ادا کرنے کے قابل ہو۔<sup>23</sup>

20 گذشتہ پانچ برس کے دوران بجلی شعبے کے صرف کے اخراجات میں کارکنوں کی ترسیلات کا حصہ اوسطاً لگ بھگ 6 فیصد رہا ہے۔

21 م س 12ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں کے لیے 34.1 ارب روپے کے قرضے دیے گئے جبکہ م س 11ء کی پہلی ششماہی میں 24.3 ارب روپے دیے گئے تھے۔

22 م س 12ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی منصوبوں پر قرضوں میں سال بسال نمو 69.8 فیصد ہوئی جبکہ م س 11ء کی پہلی ششماہی میں 14.5 فیصد کی سال بسال کی ہوئی تھی۔ جن بڑے منصوبوں کو اس سال بیرونی امداد ملی وہ یہ ہیں: چشمہ نیوکلیئر پاور پلانٹ فیض پور (111 ملین ڈالر)، بقرم ہائی وے کی مرمت (100 ملین ڈالر)، سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی ہنگامی تعمیر نو (71 ملین ڈالر)، اسلام آباد سیف سٹی پروجیکٹ (68.6 ملین ڈالر)، ہائی وے بحالی کا منصوبہ (41.8 ملین ڈالر)، سندھ میں پانی کا منصوبہ (34.9 ملین ڈالر)، نیلم-ہیلم پین بجلی منصوبہ (33.5 ملین ڈالر)، اور کے پی کے روڈ ڈیولپمنٹ (24.5 ملین ڈالر)۔

23 م س 11ء کے دوران بجلی، گیس، اور پانی کی تقسیم 21.1 فیصد گر گئی۔

اس سے قطع نظر، بڑھتی ہوئی طلب کو دیکھتے ہوئے حالیہ پیش رفت ناکافی معلوم ہوتی ہے۔ اشیاء سازی کے شعبے میں تیزی آنے سے بجلی کی رسد کے مقابلے میں طلب بظاہر زیادہ بڑھی ہے۔ نتیجتاً زیادہ توانائی دستیاب ہونے کے باوجود بجلی اور قدرتی گیس کی قلت برقرار رہی بلکہ بعض علاقوں میں بڑھ گئی۔ مثال کے طور پر مرس 11ء کے اسی عرصے کے مقابلے میں رواں سال سی این جی اور صنعتی گیس کی بندش بڑھ گئی۔

تنازع کا اہم نکتہ یہ تھا کہ بڑھتی ہوئی طلب کی بنا پر مسابقتی شریکوں میں قدرتی گیس کس طرح تقسیم کی جائے۔ اس سلسلے میں حکومت نے دوران سال کئی فیصلے کیے:

1۔ حکومت نے خاصی تاخیر سے بالآخر فیصلہ کیا کہ نرخ بڑھا کر، گیس کی بندش والے دنوں میں اضافہ کر کے اور نئی سی این جی گاڑیوں پر پابندی کے ذریعے اس گیس کا استعمال گھٹایا جائے گا۔

2۔ صنعتی اور بجلی کے شعبوں پر ایک اضافی سرچارج (گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس) عائد کیا گیا ہے۔

حکومت گیس کی فراہمی بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے تاہم رساؤ بند کرنا اور چوری سے ہونے والی اضیاع روکنا بھی اتنا ہی اہم ہے۔ گیس کی مجموعی پیداوار کا تقریباً 9 فیصد لائنوں سے رساؤ میں ضائع ہو جاتا ہے جبکہ اس سلسلے میں بین الاقوامی معیار ایک سے دو فیصد ہے۔<sup>24</sup>

بجلی کے شعبے میں گردش قرضے کے حل کے لیے حکومت نے بجلی کے اداروں اور پروکیورمنٹ ایجنسیوں کو ملا کر کمرشل بینکوں کے ساتھ قرضوں کے تبادل کا انتظام کیا۔ اس سے بجلی ساز اداروں کو محض عارضی اطمینان ہوا ہے کیونکہ جولائی تا دسمبر مرس 12ء کے دوران نرخوں میں ضروری ردوبدل صارفین کو منتقل نہیں کیا گیا۔<sup>25</sup>

### بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

مرس 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو گرتی اور پہلی سہ ماہی کی سال بسال 2.8 فیصد سے کم ہو کر منفی ایک فیصد رہ گئی۔ پہلے ہی توقع تھی کہ گذشتہ سہ ماہی کی نمو میں مددگار عوامل یعنی برآمدی طلب اور بعد از سیلاب سازگار اساسی اثر اس بار کام نہیں آئیں گے۔<sup>26</sup> تاہم شدید سردی کے مہینوں میں گیس کی متواتر قلت کی بنا پر بگاڑ مزید بڑھا جو کھاد سازی، کپاس کی ویونگ اور اسٹیل کی ری رولنگ میں پیداوار میں حائل ہوا۔ نتیجتاً مرس 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایل ایس ایم کے صرف 46 فیصد ذیلی شعبوں میں سال بسال مثبت نمو ہوئی جو کہ پہلی سہ ماہی میں 57 فیصد ذیلی شعبوں میں تھی۔ بحیثیت مجموعی مرس 12ء کی پہلی ششماہی کی نمو 0.8 فیصد رہی جو کہ سال بھر کے ہدف 2 فیصد سے کم ہے۔

تاہم بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبوں کے تفصیلی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ مذکورہ کمی اہم اور واسطی صنعتوں تک محدود تھی جبکہ صارفین

24 عالمی بینک "Natural Gas Efficiency Project, Report No. AB6124" 9 ستمبر 2011ء۔

25 ملک میں پنے والی بجلی کا تقریباً دو تہائی قہرل بجلی پر مشتمل ہے۔ جولائی تا نومبر مرس 12ء کے دوران قہرل بجلی کی پیداوار سال بسال 25 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال 15.1 فیصد کی ہوئی تھی۔

26 ملاحظہ کیجئے بڑے پیمانے کی اشیاء سازی، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر پہلی سہ ماہی رپورٹ مرس 12ء۔

اشیا کی صنعت مستحکم رہی (جدول 2.6)۔ درحقیقت رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی کی نمو میں صارفی اشیا کی صنعت نے 2.4 فیصدی درجے کا حصہ ڈالا، اس سلسلے میں خوراک، ادویات، گھریلو برقی آلات، اور کاروں نے اہم کردار ادا کیا۔ نمو میں مالیاتی مدد، گاڑیوں کی مالکاری، عمدہ زرعی فصلوں، اور کارکنوں کی بلندتر سیلات نے نمایاں کردار ادا کیا۔<sup>27</sup>

کے بعد خریداری کا رجحان بڑھنے سے صارفی اشیاء میں ہونے والی منوختم ہو جائے گی، طلب بظاہر برقرار ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ رسانی پہلو سے رکاوٹیں حائل نہ ہوتیں تو نئے والی کاروں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہوتی۔<sup>28</sup>

صدارنی اشیا میں نمو سے واسطی اشیا اور اشیاے سرمایہ میں بھی کچھ بہتری متوقع ہے۔ دوران سال بلند درآمدات سے اس طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔

تاہم یہ ملکی پیداوار بڑھانے میں استعمال نہیں ہو رہی جس کی کئی وجوہات ہیں۔ اشیائے سرمایہ کے معاملے میں، سرمایہ کاری کی طلب کی موجودگی کا اندازہ منتخب صنعتوں میں بڑھتی ہوئی براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے علاوہ اشیائے سرمایہ کی بلند درآمد سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے باوجود ملکی پیداوار کی وجوہات کی بنیاد پر کم ہے: (1) سب سے اہم وجہ یہ تاثر ہے کہ بیشتر درآمدات کا کوئی ملکی متبادل نہیں ہے، یہ بات برقی آلات اور بجلی ساز مشینیں پر صادق آتی ہے، (2) م س 12ء کے بجٹ میں ٹریڈ پر 16 فیصد سیلز ٹیکس کے نفاذ کے بعد اس کی طلب گر گئی چنانچہ ٹریڈ کیسٹ سازی بھی کم ہوگئی، اور، (3) کاروباری و تجارتی استعمال والی ملکی گاڑیوں کی طلب سستی درآمدی گاڑیوں سے پوری کی جارہی ہے (جدول 2.7)۔

27 بحث میں گاڑ لوں، ایئر کنڈیشنر، اور ڈیپ فریژز فریگیس اور ڈیوٹی کم کی گئی تھیں۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے پہلی سہ ماہی رپورٹ مئی 12ء۔

28 (1) تھائی لینڈ میں سیلاب سے آٹو یا ٹرکس کی قلت ہوگئی جس سے ایک کار ساز ادارے کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی، اور، (2) ایک کار ماڈل کی پیداوار مرحلہ وار ختم کی جارہی تھی۔ اس کا اثر ایلوکیب روزگار اسکیم کے تحت حکومت پنجاب کی جانب سے خریداری کی بنا پر کسی حد تک زائل ہو گیا تھا۔ کاروں کی فروخت میں 12 مئی کی پہلی ششماہی کے دوران 18.6 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 11 مئی کی پہلی ششماہی کے دوران 10 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

29 مہ 09ء تا مہ 11ء عرصے کے دوران تقریباً 37 ارب روپے کی اسینگ مشینری درآمد کی گئی تھی۔

30 اسپنگ کا شعبہ بجلی کی قلت سے نسبتاً غیر متاثر رہا ہے۔ بیشتر اسپنگ فرمیں مالی طور پر مستحکم ہیں اور متبادل بجلی کے اخراجات برداشت کر سکتی ہیں۔

جدول 2.7: پہلی ششماہی میں اشیائے سرمایہ کی پیداوار اور درآمد				
صنعت	اشارے میں حصہ	پیداوار	درآمد <sup>1</sup>	
	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء
برقی ساز و سامان	41.8	0.2	-6.2	25.1
تجارتی گاڑیاں	29.9	-0.7	-10.0	-18.7
زرعی مشینری	21.8	-3.5	-51.8	-33.4
جہلی ساز مشینری	3.7	-18.7	-65.8	-32.5
بھاری مشینری	2.8	24.4	26.6	..
مجموعہ	100.0	-0.9	-24.6	1.7
<sup>1</sup> مالیت امریکی ڈالر میں				
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات				

وساطتی اشیاء کی طلب کی عکاسی پیٹرولیم مصنوعات، مصنوعی ریشے، ربڑ کی مصنوعات، اور پلاسٹک کے ساز و سامان کی زائد درآمد سے ہوتی ہے۔ تاہم پیداوار کرنے کی بنیادی وجہ رسد سے متعلق مسائل تھے مثلاً پیٹرولیم مصنوعات میں گردش قرضہ، اور کھاد، ٹیکسٹائل اور فولاد جیسی صنعتوں میں گیس کی قلت۔<sup>31</sup> یہ خاص طور پر پریشان کن ہے کیونکہ م 12ء میں پاکستان میں توانائی کی رسد حقیقتاً بڑھی ہے۔ اس تناظر میں 2011ء کی ”قومی صنعتی پالیسی“

میں، درآمدی خام مال پر انحصار کم کرنے اور مقامی رسدی کڑیوں کو مستحکم کرنے کی غرض سے تجویز کردہ پالیسی اقدامات اہم ہیں اور ان پر عمل درآمد کی ضرورت ہے (باکس 2.1)۔

#### باکس 2.1: صنعتی پالیسی پر از سر نو غور

ڈیٹیل انڈسٹریل پالیسی 2011ء اپیلی میٹیشن فریم ورک<sup>32</sup> چار مختلف شعبوں پر مرکوز ہے: (1) درآمدی خام مال (خصوصاً کیمیکل، فولاد، اور کان کنی) پر انحصار گھٹانا، (2) علم سے مطلب رکھنے والی صنعتوں (الیکٹرانکس، مشینری، دوا سازی) کو فروغ دینا، (3) کارکردگی دکھانے والی درآمدات (خصوصاً گاڑیاں اور الیکٹرانکس) کو تحفظ، اور اضافی قدر والی درآمدات کو زراعت دینا اور (4) توانائی کی قلت اور ٹرانسپورٹ کے ناقص ڈھانچے جیسی رسدی رکاوٹوں کو دور کرنا۔ ان پالیسیوں پر عمل درآمد کے نتیجے میں تخمینہ ہے کہ اگلے عشرے میں اشیاء سازی کے شعبے کی نمو 8 فیصد ہو جائے گی۔

تاہم، اگر دوا ہم مسائل حل نہ کیے گئے تو نمونہ یہ بدف پورا کرنا نہایت مشکل ہوگا: (1) شعبہ کان کنی کی ترقی، اور (2) توانائی کی عام دستیابی۔

#### 1۔ کان کنی کی ترقی

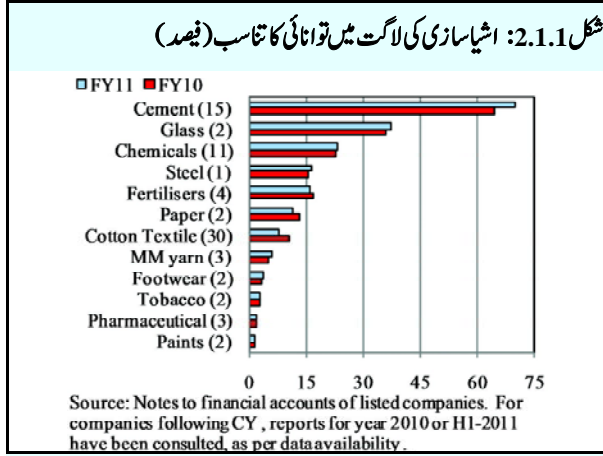
پالیسی میں اہمیت کان کنی (خصوصاً لوہے کی کچھ ہات، تانبا، اور کرومائیٹ) کو دی گئی ہے تاکہ فولاد، الیکٹرانکس، اور کیمیکل کے چھوٹے پیمانے کے اشیاء سازوں کا درآمدی مال پر انحصار کم کیا جائے۔ سب سے پہلے استعمال کنندگان کی صنعتیں قائم کی جائیں گی جو یہ خام مال خریدیں گی، یوں اس خام مال کی ایک منڈی بن جائے گی، اس کے بعد توقع ہے کہ معدنی ترقی میں سرمایہ کاری فطری طور پر خود ہی ہونے لگے گی۔

بظاہر یہ طریقہ کار معقول ہے، تاہم یہ بات بھی ذہن میں رہنی چاہیے کہ کم طلب شعبہ کان کنی کی ترقی نہ ہونے کا واحد سبب نہیں ہے۔ دراصل نظر ثانی کرتے ہوئے ترجیحات بڑھانے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ قومی معدنی پالیسی جو 1995ء میں آئی تھی اس میں ٹیکس اور ڈیوٹی کا کوئی ترجیحاتی ڈھانچہ پیش نہیں کیا گیا تھا (جیسا کہ معدنیات سے مالا مال دوسرے ملکوں میں کیا جاتا ہے)، چنانچہ اس سے کوئی خاص سرمایہ کاری بھی نہیں ملتی تھی۔<sup>33</sup> معدنیات سے مالا مال علاقوں میں عام بدامنی بھی ملک کو سرمایہ کاری کے لیے پرخطر بنا دیتی ہے۔

ان خامیوں کے باوجود اس پالیسی پر آج تک نظر ثانی نہیں کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آئین کے تحت کان کنی (ماسوائے پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے) صوبائی معاملہ ہے، چنانچہ اشیاء سازی کے شعبے کی ضروریات کے مطابق شعبہ کان کنی کو ترقی دینا ہے تو اس کے لیے لازمی ہے کہ صوبائی پالیسیوں اور ترجیحاتی بجٹ میں بھی انہیں اتنی ترجیح دی جائے۔

31 مثال کے طور پر گیس اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ کی بنا پر پٹنٹ اور فولاد کے شعبے کو توانائی کے زیاں کا سامنا، سینٹ کے زائد نرخ، نقل و حمل کے زائد اخراجات، اور لکڑی پیدا کرنے والے علاقوں میں عام بدامنی وغیرہ تفضیلات کے لیے دیکھئے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ م 11ء۔

32 آئن لائن دستیاب ہے: [http://www.moip.gov.pk/Industrial\\_Policy\\_Implementation\\_6%200\\_May18\\_2011.pdf](http://www.moip.gov.pk/Industrial_Policy_Implementation_6%200_May18_2011.pdf)۔  
33 Peter van der Veen (2003), World Bank, Mining Department, "Legal/Fiscal Framework to Attract Investments: Where does Pakistan stand?" Mineral Sector Development Workshop, Islamabad, December 15-16.



ہے، زرمبادلہ (یا بچت) میں کتنا اضافہ کر سکتی ہے، آیا ٹیکس کی پابندی کرتی ہے، اور بقیہ صنعت کے ساتھ اس کے روابط کیا ہیں (شکل 2.1.1)۔

اس کے علاوہ توانائی کے مفید استعمال کو بہتر بنانے کی غرض سے اور قابل تجدید توانائی کے منصوبوں میں صنعت کی جانب سے سرمایہ کاری کے لیے ٹھوس اقدامات کی بھی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ حکومت بعض اقدامات کر رہی ہے۔<sup>34</sup>

اسی طرح تعمیراتی ساز و سامان کی بلند طلب کے باوجود فولاد، شیشے، لکڑی اور رنگ و روغن کی پیداوار مسلسل گری۔ تعمیراتی ساز و سامان کی قیمتوں کی بلند گرائی میں بھی تاثر پایا جاتا ہے جس سے تعمیراتی صنعت کی نمو ٹھہر گئی ہے۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ مسابقتی کمیشن ان وجوہات کا جائزہ لے رہا ہے جن کے سبب سینٹ کی قیمتیں مسلسل بلند چلی آ رہی ہیں۔ اسی طرح فولاد کے شعبے کے دیرینہ مسائل یعنی خام مال کی قلت اور بلند پیداواری لاگت، بھی حل طلب ہیں (خصوصی کمیشن 2.1)۔

## تعمیرات میں معمولی بحالی

تعمیراتی شعبے کی نمو س 11ء کے دوران سست روی کے بعد س 12ء میں اس وقت بحال ہونا شروع ہوئی (جدول 2.8) جب سرکاری منصوبوں پر کام تیز ہوا اور ریئل اسٹیٹ کے شعبے کا اعتماد بہتر ہوا۔

ریئل اسٹیٹ کے شعبے کی توقعات بہتر کرنے میں دو اہم عوامل کارفرما ہیں۔ اول، بڑے شہروں میں امن وامان کی اور انتظامی صورتحال بہتر ہوئی ہے۔ دوم، کارکنوں کی ترسیلات میں عمدہ نمو ہوئی جس کا خاصا حصہ سرمائے کی صورت میں جائیداد میں لگایا گیا۔

فی الحال زیادہ تر نجی تعمیرات تجارتی جائیداد کے بجائے رہائشی شعبے میں ہو رہی ہے جو حیرت انگیز نہیں کیونکہ رہائشی شعبہ زیادہ محفوظ معلوم ہوتا ہے۔

34 صفحہ 7 تا 6، پالیسی پالیسی 2011ء عمل درآمد کا فریم ورک۔

35 مئی 2011ء میں قابل تجدید توانائی کے استعمال کو بیلنگس سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا۔ ایشیائی بینک نے منصوبہ جاتی، ماکاری کے لیے تجارتی قرضے اکٹھے کرنے میں مدد دینے کی غرض سے حکومت پاکستان کو 200 ملین ڈالر کی ضمانتی سہولت (Guarantee Facility) بھی اپریل 2011ء تا مارچ 2012ء عرصے کے لیے فراہم کی ہے۔ اس کے بعد ایک مقامی کمپنی نے 49.5 میگا واٹ پونجلی کے ایک منصوبے کو جون 2011ء میں حتمی شکل دی۔ جنوری 2012ء میں ایک چینی کمپنی نے دس ہزار میگا واٹ پونجلی کے ایک منصوبے کے لیے اگلے پانچ سال میں 15 ارب ڈالر سرمایہ لگانے کا اعلان کیا۔

جدول 2.8: پہلی ششماہی کے دوران تعمیرات کے اظہار پے		
فیصد سال بسال نمو		
م 12ء	م 11ء	
105.0	-22.5	تعمیراتی مشینری کی درآمد <sup>1</sup>
12.3	-8.3	سینٹ کی فروخت
-54	-38.2	فولاد کی فروخت (پاکستان اسٹیل کا پگ آؤٹ) جولائی تا نومبر
-6.6	-8.3	تعمیراتی ساز و سامان کی پیداوار
41.6	-53.7	شعبہ تعمیرات میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-4.4	4.5	شعبہ تعمیرات کو قرضہ <sup>2</sup>
-4.6	8.1	رہائشی
-1.2	10.2	انفراسٹرکچر
-7.3	-6.2	مکاناتی مالکاری
13.2	7.2	تعمیراتی سامان کے نرخ
<sup>1</sup> بینک دولت پاکستان کے اعداد و شمار: ایچ ایس کوڈ۔ 8474.3120-90 (کنکریٹ مکسز)، 8701.2000-2090 (روڈ ٹریکٹرز)، اور 8705.1000-8705 (کرین لاریاں)۔ <sup>2</sup> جون سے زائد نمو۔ ماخذ: بینک دولت پاکستان، پاکستان اسٹیل ملز، آل پاکستان سینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، اور پاکستان دفتر شماریات		

متعدد رینل اسٹیٹ ایجنٹس کے مطابق ان کے اکثر کلائنٹس دکانوں یا دفاتر کی نسبت رہائشی املاک تلاش کر رہے ہیں۔ اس سے ناسازگار کاروباری ماحول کی عکاسی ہوتی ہے تاہم لوگوں کا اپنی ذاتی ضروریات پوری کرنا بھی ایک حقیقت ہے۔

بہر حال، رہائش کی اضافی طلب بلڈرز کے لیے ایک چیلنج ہے کیونکہ صارفین کی بھاری اکثریت مکان خریدنے کے بجائے کرائے کے مکانات تلاش کر رہی ہے۔<sup>36</sup> چنانچہ سرمایہ کاری پر منافع سست روی سے مل رہا ہے جس کے باعث نئے منصوبوں پر کام کی غرض سے بلڈرز کے پاس سیالیت محدود رہ جاتی ہے۔ بد قسمتی سے مکاناتی منصوبوں کے لیے بینک مالکاری کا حصول دشوار ہے کیونکہ بینک تجارتی

خطرات مول لینے کو تیار نہیں۔ دوسری طرف اس قسم کی مالکاری کے لیے اسٹاک مارکیٹ ایک عمدہ ذریعہ ہو سکتی تھی لیکن 600 رینل اسٹیٹ ڈیولپرز اور بلڈرز میں سے صرف تین بلڈرز اسٹاک ایکسچینج کی فہرست میں شامل ہیں۔<sup>37</sup>

<sup>36</sup> پراپٹی ڈیلروں کے مطابق گزشتہ چند برسوں کے دوران ان کے صارفین میں تبدیلی آئی ہے۔ اب مکان تلاش کرنے والوں میں بیشتر نوجوان ہیں اور ان کے پاس رقم تھوڑی ہے۔ اس کا تناظر یہ ہے کہ پاکستان سوشل اینڈ لوگ اسٹینڈرڈز میپورمنٹ سروے 2010-11ء کے مطابق م 11ء میں ملک کی شہری آبادی کے صرف 16.7 فیصد گھرانے کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔  
<sup>37</sup> یہ تین فہرستی کمپنیاں اے کے ڈی سکورٹیر لمیٹڈ، نیپس (پاک) لمیٹڈ، اور جاو داں کنسٹرکشن ہیں۔ بلڈرز اور ڈیولپرز کی مجموعی تعداد آل پاکستان بلڈرز ایسوسی ایشن (آباد) کے ارکان کی تعداد سے معلوم کی جاسکتی ہے، اپریل 2011ء میں 575 ارکان تھے۔

جدول 2.1.1: تیار فولا کی پیداوار اور درآمد				
ملین میٹرک ٹن سالانہ				
مجموعہ	درآمدات	محلی شعبہ	پاکستان اسٹیل ملز	حقیقی <sup>1</sup>
4.6	1.9	2.2	0.5	
6-7	0.5-1 <sup>3</sup>	4.5 <sup>2</sup>	1.1	مجموعی استعداد
<sup>1</sup> م س 09-11ء کا اوسط۔ <sup>2</sup> تخمینہ۔ <sup>3</sup> جن پراڈکٹس کے ملک میں بننے کی کافی استعداد نہیں وہ درآمد ہوتی رہیں گی۔				
ماخذ: پاکستان اسٹیل ملز، بینک دولت پاکستان کے تخمینے پاکستان دفتر شماریات کے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔				

## خصوصی سیکشن 2.1: پاکستان کی فولا دی صنعت کو

### لاحق بیماری کیا ہے؟

گذشتہ ایک عشرے کے دوران فولا کی عالمی پیداوار کی نمونہ ایشیا کا حصہ 96 فیصد رہا، یہ اضافہ ظاہر ہے کہ چین اور بھارت کی طرف سے ہوا۔<sup>38</sup> اس کے برعکس پاکستان میں خام فولا کی پیداوار اس نچ کو پہنچ چکی ہے کہ م س 01ء میں 1.1 ملین میٹرک ٹن پیداوار م س 11ء میں 0.4 ملین میٹرک ٹن تک آگئی۔

فولا کا ملکی استعمال بڑھتے رہنے سے طلب اور رسد کا فرق بھی بڑھ رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پختہ لوہے اور فولا کی مصنوعات (ہاٹ رولڈ [ایچ آر]، کولڈ رولڈ [سی آر]، گیلوینائزڈ تار اور چادر اور سلاخوں، سریوں، اینگلز اور سیکشنز جیسی لاگ رولڈ مصنوعات) کی مجموعی طلب 6 ملین میٹرک ٹن سالانہ سے زائد ہے۔<sup>39</sup> م س 11ء میں پاکستان نے 3.2 ملین میٹرک ٹن لوہا اور فولا درآمد کیا جس کی قیمت تقریباً 2 ارب ڈالر بنتی ہے اور یہ سالانہ درآمدی بل کا لگ بھگ 5 فیصد ہے۔

خاصی زائد درآمدی ڈیوٹیوں (10 سے 35 فیصد)، 16 فیصد سیلز ٹیکس، اور 3 فیصد ود ہولڈنگ ٹیکس عائد ہونے کے باوجود فولا کی بنی بنائی مصنوعات کی درآمد حیرت انگیز طور پر سستی پڑتی ہے۔ تکلیف دہ امر یہ ہے کہ پاکستان میں لوہے کی کچھ ہات کے 1.4 ارب میٹرک ٹن ذخائر<sup>40</sup> ہیں جنہیں استعمال کیا جاسکتا ہے نیز کافی ملکی استعداد (اندازاً 4.5 ملین میٹرک ٹن) بھی ہے۔ پوری استعداد استعمال میں لائی جائے تو تیار مصنوعات کی درآمد 0.1 ملین میٹرک ٹن تک کم ہو سکتی ہے (جدول 2.1.1)۔ اس طرح ایک ارب ڈالر سے زائد کی بچت ممکن ہے۔

اس صورتحال کے ذمہ دار کئی عوامل ہیں: (1) بیماری کی شکار پاکستان اسٹیل ملز، (2) ناکافی سرمایہ کاری، اور (3) ٹیکس سسٹم میں نقائص۔

### 1۔ بیمار اسٹیل ملز میں استعداد سے کم کام

اسٹیل ملز پاکستان میں لوہے کی کچھ ہات کی پروسیسنگ کرنے والا واحد ادارہ ہے جو تیار فولا کی ملکی استعداد کا 20 فیصد سے تھوڑا کم بناتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اسٹیل ملز نجی شعبے کو بھی (سلاخوں اور ایچ آر شیش کی شکل میں) خام مال فراہم کیا کرتا تھا۔ تاہم م س 09ء سے (جب پاکستان اسٹیل ملز نے بھاری خسارے ظاہر کیے) خام فولا کی پیداوار بتدریج گری رہی ہے حتیٰ کہ م س 08ء میں تنصیبی استعداد کا 80 فیصد استعمال کرنے والا ادارہ جولائی تا نومبر م س 12ء میں محض 23.8 فیصد پر آ گیا۔ تب سے اسٹیل ملز سیالیات کی قلت میں مبتلا ہے اور خام مال کی باقاعدہ درآمد کرنے کے قابل نہیں ہے۔ خام مصنوعات کی کم تیاری سے اسٹیل ملز کی، اور اس پر انحصار کرنے والی متعدد چھوٹی نجی ملوں کی، تیار فولا کی پیداوار متاثر ہوئی ہے چنانچہ چھوٹی ملیں اب خام مال درآمد کرنے پر مجبور ہیں۔

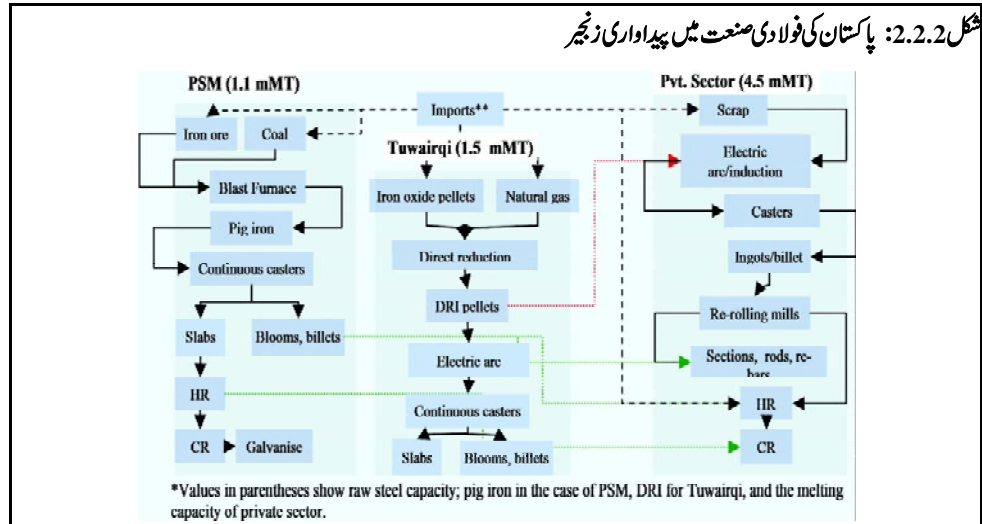
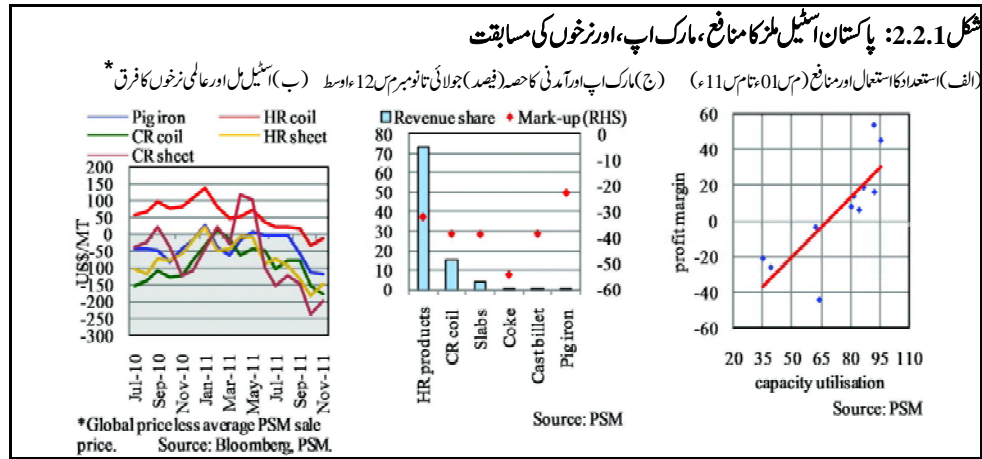
38 گذشتہ عشرے کے دوران فولا کی عالمی پیداوار 66.5 فیصد بڑھی۔ ایشیا کا حصہ 64.5 فیصد رہے تھا، چین اور بھارت کا حصہ بالترتیب 55.8 اور 4.8 فیصد رہے تھا۔ ماخذ: اسٹیل کی شماریاتی ایگزیکٹو 2011ء، ورلڈ اسٹیل ایسوسی ایشن۔

39 قومی صنعتی پالیسی 2011ء کے مطابق طلب 7 ملین میٹرک ٹن سالانہ ہے۔

40 انجینئرنگ ڈیپوٹ بورڈ، آن لائن: <http://www.engineeringpakistan.com/Steel/workshop/ironoredeposits.htm>



پاکستان اسٹیل ملز کم رقم، کم استعداد کے چکر سے آج تک باہر نہیں آسکی ہے۔ استعداد کے کم استعمال سے کفایت جم بھی کم ہو گیا کیونکہ پاکستان اسٹیل ملز ایک دوسرے کو خام مال اور توانائی فراہم کرنے والی، آپس میں مربوط ملوں کا ایک کمپلیکس ہے۔ مناسب استعداد پر کام کرتے وقت (خام فولاد بنانے کے لیے) جو کونڈہ جلا یا جاتا ہے اس سے اضافی حرارت پیدا ہوتی ہے جو بجلی بنانے میں استعمال کی جاتی ہے۔ یہ بجلی چونکہ کمزور وولٹیج کی ہوتی ہے اس لیے کراچی الیکٹرک سپلائی کمپنی کو دے کر، رولنگ ملز چلانے کی غرض سے تادلے میں زیادہ وولٹیج کی بجلی لے لی جاتی ہے۔ فولاد چونکہ رولنگ ملز میں پگھلی ہوئی شکل میں داخل ہوتا ہے اس لیے توانائی کی لاگت بچالی جاتی ہے (شکل 2.2.2، پیٹل 1)۔ جب اسٹیل ملز استعداد سے کم سطح پر کام کرتی ہے تو کونڈے سے کافی حرارت ملتی ہے جس سے کپڑے پاور پلانٹ (سی پی پی) نہیں چلائے جاسکتے، چنانچہ مل کو بجلی خریدنی پڑتی ہے جو اس کی کمزور مالی حالت پر اضافی بوجھ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اسٹیل ملز کو فی الوقت اپنی تمام مصنوعات پر بھاری خسارہ ہو رہا ہے (شکل 2.2.1، پیٹل 2)۔<sup>41</sup>



<sup>41</sup> درآمدات پر پیرف لاگو ہونے کے بعد کے نرخوں کی نسبت پاکستان اسٹیل مل کے نرخ معمولی سے زیادہ ہیں۔

اسٹیل ملز نے کفایت حجم کے مسئلے سے نمٹنے اور درآمدات حاصل کرنے کی غرض سے رقم کے بندوبست کے لیے ملکی کچدھات کی اپنے لیے مخصوص کان کنی شروع کر دی ہے جو کہ عالمی قیمت سے 30 فیصد سستی ہے۔ تاہم ملکی کان کنی کے اپنے الگ مسائل ہیں: کانوں والے علاقوں میں بد امنی کی بنا پر رسد میں وقفے آ جاتے ہیں، ریلوے کی پٹریاں چالو حالت میں نہ ہونے سے نقل و حمل ٹرکوں سے کرنی پڑتی ہے جو بہت مہنگے پڑتے ہیں، آخری مسئلہ یہ ہے کہ لوہے کی کچدھات والی چٹانوں کو توڑ کر ان میں سے فاضل مادوں اور مفید اجزاء کو الگ الگ کرنے کے کارخانے (beneficiation plants) موجود نہیں ہیں چنانچہ بڑی بڑی بھاری چٹانیں، جن میں لوہے کے 45 فیصد سے بھی کم اجزاء ہوتے ہیں، جوں کی توں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کی لاگت بھی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

بہر حال اہم بات یہ ہے کہ ملکی کچدھات کی موجودہ رسد سالانہ صرف 0.2 ملین میٹرک ٹن فولاد بنانے کے لیے کافی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسٹیل مل کو پوری استعداد پر چلانا ہے تو کم از کم 1.5 ملین میٹرک ٹن کچدھات درآمد کرنی ہوگی جس پر (م س 11ء کے نرخوں کے تحت) سالانہ تقریباً 0.2 ارب ڈالر خرچ ہوں گے۔<sup>42</sup> اسٹیل مل جلانے (coking) کے لیے کوئلہ بھی درآمد کرتی ہے۔ جلانے کے لیے اعلیٰ معیار کا کوئلہ درکار ہوتا ہے جو مقامی طور پر دستیاب نہیں۔ پوری استعداد پر چلنے کے لیے اسٹیل مل کو سالانہ 0.85 ملین میٹرک ٹن کوئلہ درکار ہوتا ہے (م س 11ء کے نرخوں کے تحت) 0.1 ارب ڈالر اخراجات)۔

مختصر یہ کہ اس چکر کو توڑنے کے لیے اسٹیل مل کے پاس مطلوبہ رقم ہونی چاہیے تب وہ کارگر استعداد پر چل سکتی ہے، ورنہ کم استعداد پر پیداوار دینے سے اس کا خسارہ بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

## 2۔ کم کفایت حجم

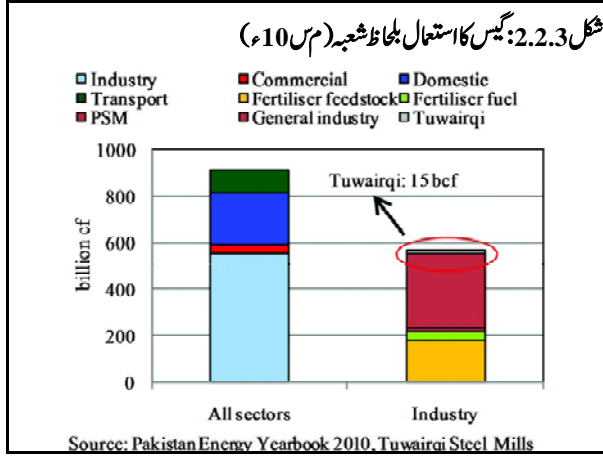
درآمدی نرخوں کے مقابلے میں فولاد کی ملکی قیمتیں زیادہ ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ پیداوار چھوٹے پیمانے پر ہوتی ہے اور پیداواری عمل باہم مربوط نہیں ہے۔ بڑے اور باہم مربوط یونٹوں کی اکائی پیداواری لاگت یوں کم ہوتی ہے کہ وہ کارگر طریقے سے توانائی استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان کی فولاد سازی کی صنعت خاصی بکھری ہوئی ہے، جس میں پگھلاؤ کی اندازاً 100 بھٹیاں اور 300 رولنگ ملز ہیں۔ ایک عام بھٹی سالانہ دس ہزار سے ستر ہزار میٹرک ٹن تک لوہا پگھلا سکتی ہے۔ رولنگ ملز کی استعداد اس سے بھی کم ہوتی ہے۔ پاکستان اسٹیل ملز واحد مل ہے جو صحیح معنوں میں باہم مربوط ہے تاہم اس کی استعداد کے بارے میں خیال ہے کہ یہ کفایت حجم کو پورا نہیں کرتی۔<sup>43</sup>

گذشتہ نصف عشرے کے دوران نجی بھٹیوں اور ری رولنگ فیکٹریوں کے مابین پیدا ہونے والے اشتراک سے توانائی کا کسی حد تک بہتر استعمال ہونے لگا ہے۔ تاہم نجی ملوں میں سب سے بڑی مل کی استعداد بھی 0.5 ملین میٹرک ٹن سے کم ہے۔

پاکستان کی صنعت فولاد سازی میں پاکستان اسٹیل ملز کے بعد صحیح معنوں میں بڑے پیمانے کی سرمایہ کاری 1.5 ملین میٹرک ٹن گنجائش والی طوبرتی

<sup>42</sup> پاکستان کی کچدھات میں لوہے کا زیادہ سے زیادہ تناسب 45 فیصد ہوتا ہے جبکہ عالمی معیار 62 فیصد ہے۔ یہ تخمینہ م س 11ء کی کچدھات کی کان کنی کے اعداد و شمار پر مبنی ہے۔

<sup>43</sup> پاکستان اسٹیل مل کی تنصیب کے موقع پر منصوبہ یہ تھا کہ اس کی استعداد تین ملین میٹرک ٹن تک بڑھائی جائے گی۔ ماخذ: "Pre-feasibility Study for Steel and Related Products", May 2006. Employment and Research Section, Planning and Development Division, Government of Pakistan



اسٹیل مل (ٹی ایس ایم) کے اسٹیل کمپلیکس میں ہوئی ہے۔ کام شروع کرنے پر یہ رولنگ صنعت کو خام مال فراہم کر کے درآمدی خام مال پر انحصار بڑی حد تک گھٹا دے گی۔ دوسرے، یہ زیادہ تر مقامی کچھ ہات استعمال کرے گی۔ امید ہے، ٹی ایس ایم اس سال کام شروع کر دے گی۔

منصوبے کے تحت ٹی ایس ایم کو 2010ء تک کام شروع کرنا تھا تاہم بنیادی سہولتوں کی فراہمی غیر یقینی ہونے کی بنا پر اس کی تنصیب بار بار مؤخر ہوتی رہی۔

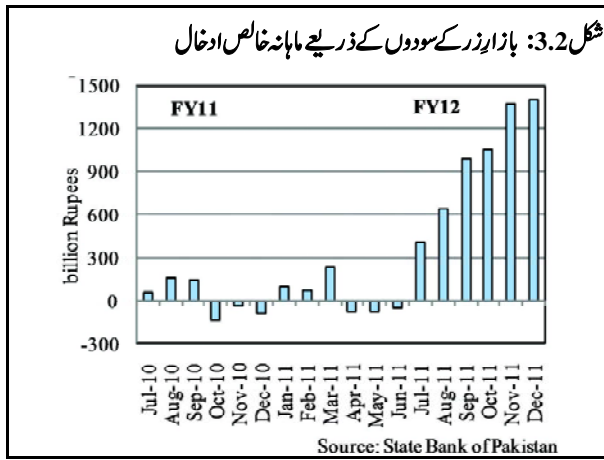
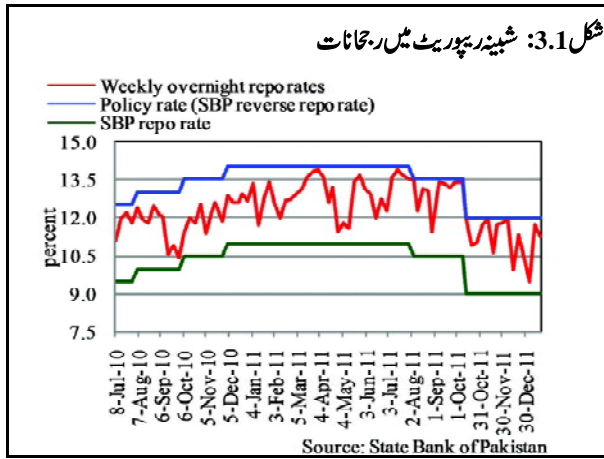
طوبہ قی اسٹیل مل میں قدرتی گیس استعمال ہوگی جبکہ ملک میں قدرتی گیس کی پہلے ہی قلت ہے، تاہم اس مل کے لیے گیس کی فراہمی کی گنجائش نکل سکتی ہے: (1) ٹی ایس ایم کم توانائی سے زیادہ کارکردگی دے سکے گی، مثال کے طور پر یہ قدرتی گیس کی کم مقدار سے بھی مقررہ مقدار میں فولاد بنا سکے گی۔ (2) دوسری صنعتیں تو متبادل ایندھن استعمال کر سکتی ہیں تاہم ٹی ایس ایم قدرتی گیس کو بطور خام مال استعمال کرے گی (شکل 2.2.3)۔

### 3۔ ٹیکس مشینری میں سقم

اس شعبے میں مہینہ طور پر بڑے پیمانے پر ٹیکس چوری پائی جاتی ہے جس کے سبب کاروباری ماحول کے لحاظ سے پاکستان اسٹیل ملز<sup>44</sup> جیسے دستاویزی فریقوں کو نا انصافی کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ بنیادی مسائل یہ ہیں: (1) ملک میں فروخت ہونے والا اسکرپ دستاویزی حیثیت نہیں رکھتا اس لیے اس پر ٹیکس بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ نجی طور پر پکھلاؤ کا کام کرنے والے اور ری رولرز بجلی کے استعمال کی بنیاد پر معینہ فارمولے کے تحت سیلز ٹیکس ادا کرتے ہیں، بھٹیوں میں ایک میٹرک ٹن فولاد بنانے پر بجلی کے 800 یونٹ کا حساب لگایا جاتا ہے، جبکہ ری رولرز میں فی میٹرک ٹن فولاد پر بجلی کا ایک یونٹ لگایا جاتا ہے۔ تاہم ملک میں بڑی تعداد میں ری رولنگ ملز قدرتی گیس پر چل رہی ہیں، اور اس حقیقت کا پیدوار یا ٹیکس کی ادائیگی میں کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ (2) نجی درآمد کنندگان مہینہ طور پر بڑے پیمانے پر انڈرانوائسنگ کرتے ہیں، اور اعلیٰ معیار کے درآمدی نرخوں کا فائدہ اٹھانے کی غرض سے مصنوعات کے معیار کے حوالے سے غلط بیانی بھی کرتے ہیں۔

<sup>44</sup> لوہے کی، مقامی طور پر نکالی گئی اور درآمد شدہ کچھ ہات دونوں پر 16 فیصد سیلز ٹیکس ادا کیا جاتا ہے، مقامی کان کنی پر 3.5 فیصد دوہولڈنگ ٹیکس بھی ہے جبکہ درآمد شدہ کچھ ہات پر 3 فیصد ہے۔ درآمدی مرطلے کے کوٹے پر 3 فیصد دوہولڈنگ ٹیکس کے علاوہ 17 فیصد سیلز ٹیکس ہے۔ تیار مصنوعات پر اضافہ قدر کے لحاظ سے ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔ جولائی تا نومبر 2012ء کے دوران پاکستان اسٹیل مل نے ماہانہ اوسطاً صرف 22 فیصد استعداد پر کام کیا اور قومی خزانے میں 1.2 ارب روپے جمع کرائے۔

### 3 گرانہ اور زری پالیسی



حکومت کے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کی سہ ماہی حدود صفر کرنے کے اعلان، سال کے آغاز پر جاری حسابات کا خسارہ کم ہونے اور م س 12 میں اوسط گرانہ بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کا ہدف 12 فیصد رہنے کے امکان کے باعث م س 12ء کی پہلی ششماہی میں مرکزی بینک نے زری پالیسی میں نرمی کا موقف اختیار کیا جس کے مطابق جولائی اور اکتوبر 2011ء کے زری پالیسی اعلانات میں پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 200 بیس پوائنٹس کم کر کے 12.0 فیصد کر دیا گیا۔ تاہم اسٹیٹ بینک نے نومبر 2011ء کی زری پالیسی میں پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی کیونکہ بیرونی حسابات کی کیفیت متوقع صورتحال کے مقابلے میں کافی تیزی سے بگڑی اور بیرونی رقوم کی کمی کی وجہ سے مالیاتی خسارہ پورا کرنا زیادہ دشوار ہو گیا۔

اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ دسمبر 2011ء میں گرانہ کم ہو کر یک ہندی (9.7 فیصد) ہو گئی اور اس مدت (م س 12ء کی پہلی ششماہی) کی اوسط 10.9 فیصد تھی۔ اس کے باوجود گرانہ کا پس پردہ

دباؤ بدستور مضبوط رہا کیونکہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں موجود نصف سے زائد اشیاء دو ہندی گرانہ ظاہر کر رہی ہیں۔

بیرونی کھاتے میں کمزوریوں اور حکومت کی بینکاری نظام سے قرض گیری کے باعث منڈی میں سیالیت کا انتظام پیچیدہ ہو گیا خاص طور پر سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران۔ ستمبر 2011ء اور اس کے بعد سے بازار زر کے سودوں کے ذریعے خاصی سیالیت کے ادخال کے باوجود بازار زر کا ہوازن اوسط شبینہ رپورٹ شرح سود کو ریڈور کی بالائی حد پر بند ہوا (شکل 3.1 اور 3.2)۔

اس صورتحال کا اثر زری مجموعے میں تبدیلیوں سے واضح نظر آ رہا ہے۔ م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرو سبج کی فراہمی میں صرف 5.7 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 9.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ زر 2 کی نمو میں کمی کا سبب بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کا کم ہونا ہے۔ درحقیقت م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر سے جاری حسابات کے خسارے کا بڑا حصہ پورا کیا گیا تھا کیونکہ م 12ء کی دوسری سہ ماہی میں سرمایہ اور مالی کھاتے کی رقوم کافی گھٹ گئی تھیں۔ نتیجتاً اسی مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں 69.3 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی۔ تاہم مجموعی خالص بیرونی اثاثوں کو کمرشل بینکوں کی طرف سے کچھ مدد ملی جس میں 12.1 ارب روپے کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا (دیکھئے بیرونی شعبے پر باب 5)۔

مالیاتی خسارے کے لیے بیرونی مالکاری میں کمی کی وجہ سے حکومت کے پاس ملکی ذرائع خصوصاً بینکاری نظام سے قرض گیری کے علاوہ کوئی راستہ نہیں رہا۔ م 12ء کی دوسری سہ ماہی میں خسارے کی تسلیک (مرکزی بینک سے قرض گیری) پھر شروع ہوئی اور 219.2 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ اس کے علاوہ حکومت کے کمرشل بینکوں پر زیادہ انحصار کی وجہ سے نجی شعبے کے لیے قابل قرض رقوم کا بہاؤ کم ہو گیا۔

### 3.1 زری مجموعے کی صورتحال

م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی کھاتے میں تبدیلی، حکومتی قرض گیری اور گردش قرضے کی ایک بارگی چکائی کی وجہ سے زرو سبج کی فراہمی اور اس کے اہم اجزاء میں تبدیلیاں ہوئیں۔ مزید برآں سہ ماہی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہونے والی زری توسیع تمام تر سال کی دوسری سہ ماہی میں ہی ہوئی جس کا سبب موسمی قرضوں کا استعمال اور حکومت کی اسٹیٹ بینک سے دوبارہ قرض گیری ہے۔ اعداد و شمار کے لحاظ سے م 12ء کی دوسری سہ ماہی میں زر 2 میں 6.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 0.3 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اہم اجزاء میں تبدیلی اور ان کے عوامل کا تجزیہ مندرجہ ذیل بحث میں کیا گیا ہے۔

### خالص بیرونی اثاثے

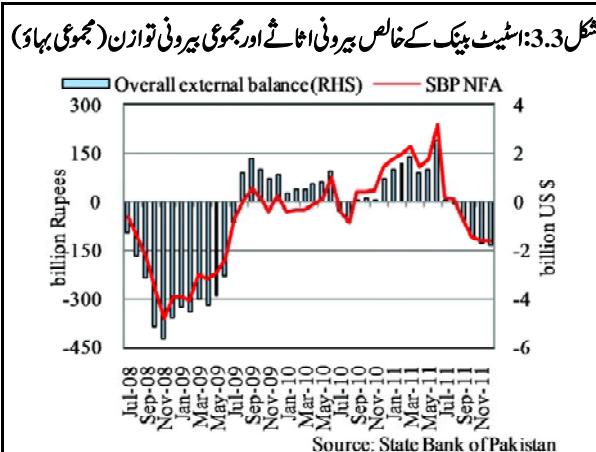
م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں 139.9 ارب روپے کی خالص کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 126.8 روپے کا اضافہ ہوا تھا (جدول 3.1)۔ اس کمی کا سبب بیرونی کھاتے کی صورتحال تھی۔ م 12ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی بیرونی کھاتے میں 1.8 ارب امریکی ڈالر کا خسارہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں 1.0 ارب امریکی ڈالر فاضل تھے۔<sup>45</sup>

بینکاری شعبے کے اندر خالص بیرونی اثاثوں میں اسٹیٹ بینک کی وجہ سے خالص سکڑاؤ آیا اور مجموعی سکڑاؤ میں اس کا حصہ 87.6 فیصد تھا جبکہ م 11ء کے اختتام پر خالص بیرونی اثاثوں میں اسٹیٹ بینک کا حصہ 78.7 فیصد تھا۔ اس سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے جس کا سبب جاری حسابات کا خسارہ بڑھنا اور سرمایہ مالی کھاتے کے فاضل کا گھٹنا ہے (شکل 3.3)۔

سہ ماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں تبدیلی کے مختلف رجحانات دیکھے گئے (جدول 3.1)۔ بالخصوص م 12ء کی دوسری سہ ماہی میں اس میں 12.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ پہلی سہ ماہی میں

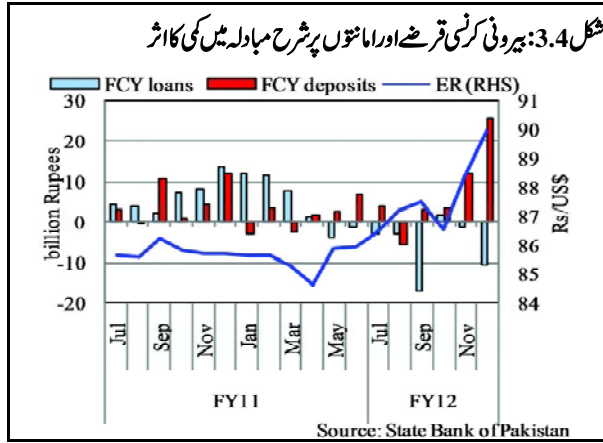
<sup>45</sup> بیرونی کھاتے کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجیے باب 5: بیرونی شعبہ۔

جدول 3.1: زری مجموعے						
بہاؤ ارب روپے میں						
بہاؤ						
م 12ء			م 11ء			
پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
379.4	400.4	-21.0	518.4	482.9	35.5	زری (2)
-139.9	-57.2	-82.7	126.8	85.2	41.5	خالص بیرونی اثاثے
-122.6	-69.3	-53.3	104.2	73.7	30.5	اسٹیٹ بینک
-17.3	12.1	-29.4	22.5	11.6	11.0	جدولی بینک
519.3	457.6	61.7	391.7	397.7	-6.0	خالص ملکی اثاثے
237.6	116.9	120.8	130.5	45.0	85.5	اسٹیٹ بینک
281.7	340.7	-59.0	261.2	352.7	-91.5	جدولی بینک
جس میں شامل ہیں:						
691.9	512.3	179.6	261.2	167.3	93.9	حکومتی قرض گیری
756.0	571.7	184.4	308.5	188.0	120.5	میزانیہ اعانت کے لیے
117.3	219.2	-101.9	92.4	-28.1	120.5	اسٹیٹ بینک
638.7	352.4	286.3	216.1	216.0	0.1	جدولی بینک
-63.5	-60.8	-2.8	-49.9	-23.9	-26.0	اجناسی سرگرمیاں
-87.3	-23.9	-63.4	179.9	243.2	-63.3	غیر سرکاری شعبہ
193.5	282.2	-88.7	163.4	211.0	-47.7	محلہ کو قرضے
-281.5	-306.8	25.2	15.7	31.6	-15.9	پی ایس ایف کو قرضے
-85.3	-30.8	-54.4	-49.4	-12.8	-36.6	دیگر اشیاء منہا کر کے
ماخذ: بینک دولت پاکستان						



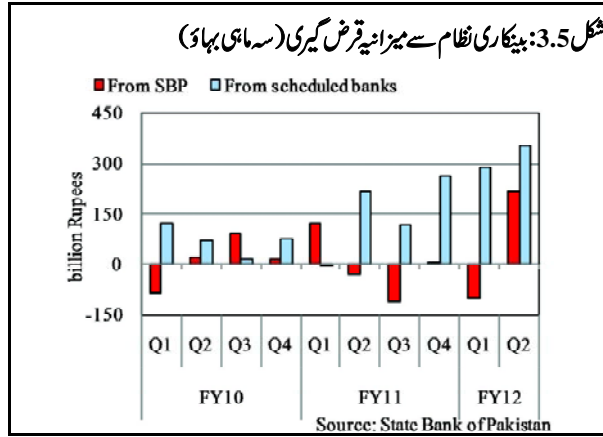
29.4 ارب روپے کی خالص کی واقع ہوئی۔ غیر ملکی بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی کے باعث یہ تبدیلی آئی جس سے ایف ای 25 امانتوں میں اضافہ اور بیرونی کرنسی قرضوں کی واپسی میں تیزی آگئی<sup>46</sup> (شکل 3.4)۔ م 12ء کی دوسری سہ ماہی میں نوٹر وکھاتے کے بقایا جات میں 304.1 ملین امریکی ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی میں 138.8 ملین امریکی ڈالر اضافہ ہوا تھا۔

<sup>46</sup> م 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ایف ای 25 امانتوں میں 327.0 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 68.0 ملین ڈالر خالص رقم نکلائی گئیں۔



### خالص ملکی اثاثے

نئی شعبے کو دیے جانے والے قرضے میں موبی اضافے کے ساتھ میزانیہ ماکاری کے لیے حکومتی قرض گیری تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے خالص ملکی اثاثوں کی نمو میں تیزی آئی۔ بالخصوص م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 8.8 فیصد اضافہ دیکھا گیا جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 7.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔



### میزانیہ اعانت کے لیے حکومتی قرض گیری

م س 11ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں م س 12ء کے اسی عرصے کے دوران میزانیہ اعانت کے لیے حکومت کی مجموعی قرض گیری دگنی سے زائد ہو گئی (جدول 3.1)۔ پی ایس ایز اور خریداری کرنے والی ایجنسیوں کے 391.0 ارب روپے کے قرضوں کی حکومتی کھاتے میں منتقلی کے علاوہ بینکاری نظام سے خسارے کی ماکاری 365.0 ارب روپے

رہی جو کہ م س 11ء کی پہلی ششماہی میں 308.5 ارب روپے کی حکومتی قرض گیری سے بلند تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ خصوصاً م س 12ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے قرض گیری کے لیے اسٹیٹ بینک سے رجوع کیا جس سے گرانی بڑھتی ہے۔ م س 12ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے سہ ماہی صفر خالص میزانیہ قرض گیری کی حد کی خلاف ورزی کی۔ یہ گزشتہ دو برسوں کے دوران اسٹیٹ بینک سے ایک سہ ماہی میں قرض گیری کی بلند ترین سطح ہے (شکل 3.5)۔<sup>47</sup> قرض گیری کے لیے مرکزی بینک پر بھاری انحصار کرنے کی جزوی وجہ یہ ہے کہ دسمبر 2011ء میں حکومت عرصیت مکمل کرنے والے ٹی بلز کا اجراء ثانی کرنے میں ناکام رہی،<sup>48</sup> اسٹیٹ بینک سالانہ اور سہ ماہی رپورٹوں میں اس خطرے کو باقاعدگی سے واضح کرتا رہا ہے۔

خسارے کی تسلیک کے علاوہ حکومت نے جدولی بینکوں سے 638.7 ارب روپے قرضے لیے جبکہ گزشتہ سال 216.1 ارب روپے لیے تھے۔ تاہم

<sup>47</sup> م س 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 219.2 ارب روپے قرض لیا۔

<sup>48</sup> 15 دسمبر اور 29 دسمبر 2011ء کو م س 12ء کی پہلی ششماہی میں ٹی بلز کی آخری دو ٹیلا میوں میں 165 ارب روپے کے ہدف کی نسبت کمرشل بینکوں نے 65.7 ارب روپے کی پیشکشیں دیں۔ یہ حیران کن نہیں ہے کیونکہ کمرشل بینک سال کے اختتام سے قبل اپنی بیلنس شیٹ میں ردوبدل کرتے ہیں۔

اس قرض گیری کا زری اثر 247.7 ارب روپے تک محدود تھا کیونکہ بقایا رقم گردش قرضے کے جزوی تصفیے کے لیے لی گئی۔ مزید تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے خسارے کی مالکاری کے غیر روایتی ذرائع بھی استعمال کیے یعنی حکومت نے 20 دسمبر 2011ء کو جاری ہونے والے صکوک بانڈز کے ذریعے 70.3 ارب روپے قرضے لیے۔ مجموعی طور پر م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران خسارے کی مالکاری کا بوجھ بینکاری نظام پر ہی رہا جس کے نجی شعبے کے لیے گنجائش کے خاتمے کے حوالے سے سخت مضمرات ہیں۔

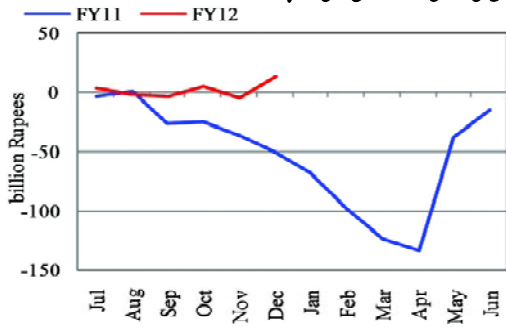
#### پی ایس ایز کو قرضے

پی ایس ایز اور خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی بیلنس شیٹ میں توازن لانے کے حکومتی فیصلے سے م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایس ایز کے قرضوں میں سے 281.5 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی۔ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پی ایس ایز میں سب سے زیادہ قرضے بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں کو دیے گئے اور م س 11ء کے اختتام پر پی ایس ایز کے قرضوں میں ان کمپنیوں کا حصہ 73.2 فیصد تھا۔ تاہم توانائی سے متعلق گردش قرضے کے تصفیے کے بعد سے پی ایس ایز کے لیے بینکوں کا اکٹاف اب زیادہ متوازن ہے (جدول 3.2)۔

جدول 3.2: پی ایس ایز کے مختلف گروپوں میں بینکوں کا اکٹاف (واجب الادا اسٹاک)				
ارب روپے				
دسمبر 11ء	جن 11ء	دسمبر 10ء	جن 10ء	
46.2	41.4	33.2	31.6	ٹرانسپورٹ
25.9	292.1	291.4	273.1	بجلی کی پیداوار
39.5	41.5	44.8	51.5	تیل و گیس
23.5	23.7	18.9	19.3	شعبہ انجینئرنگ
0.4	0.4	0.1	0.1	شعبہ خدمات
135.5	399.1	388.4	375.6	منتخب شعبوں میں کل اکٹاف
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

#### شکل 3.6: اجناسی قرضوں کا مجموعی بہاؤ

(قرضوں کی حکومتی کھاتے میں منتقلی کو منہا کر کے)



Source: State Bank of Pakistan

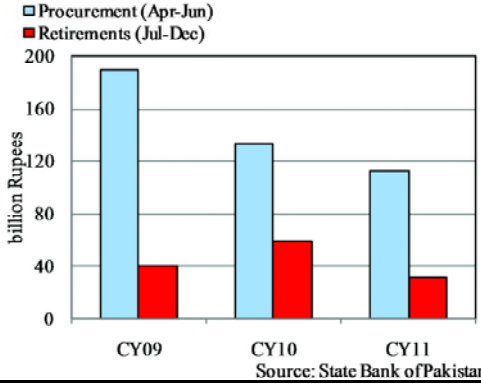
#### اجناسی مالکاری

م س 12ء کی پہلی ششماہی میں اجناسی سرگرمیوں کے 63.5 ارب روپے قرضوں کی خالص واپسی ہوئی جبکہ گذشتہ سال 49.9 ارب روپے واپس ہوئے تھے۔ سرمایہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر قرضوں کی واپسی م س 12ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ ہوئی کیونکہ حکومت نے مجموعی زراعت کے تصفیے کے لیے خریداری کرنے والی ایجنسیوں کو 78 ارب روپے دیے۔ اس ایک بارگی ادائیگی کو نظر انداز کر دیا جائے تو م س 12ء کی پہلی ششماہی میں

اجناس کے قرضوں کی واپسی بدستور کم رہی (شکل 3.6)۔ درحقیقت زیر جائزہ مدت کے دوران قرضوں کی سست رفتار واپسی کی اہم وجہ ٹی سی پی کی



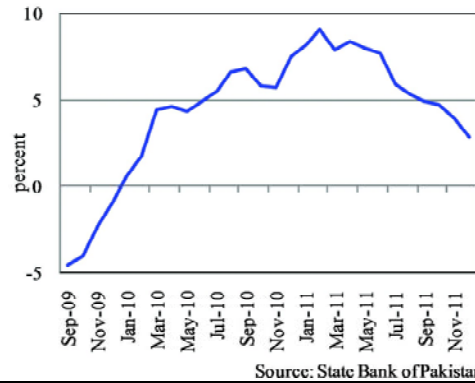
شکل 3.7: گندم کے قرضوں کے تحریکات



کھاد کی درآمد کے لیے قرض گیری اور گندم کے قرضوں کی پست باز ادائیگی ہے۔

یہاں یہ ذکر بے محل نہ ہوگا کہ س 11ء میں گندم کے قرضوں کی تیزی سے واپسی کی بڑی وجہ فاضل گندم کی برآمدات تھیں۔ تاہم اس سال برآمدات کے امکانات زیادہ روشن نہیں ہیں جس سے خریداری کرنے والی ایجنسیوں کی باز ادائیگی کی صلاحیت کم ہو سکتی ہے (شکل 3.7)۔

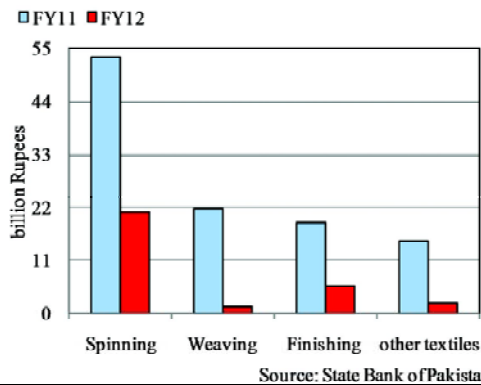
شکل 3.8: نجی شعبے کے قرضوں میں سال بسال نمو



نجی شعبے کے قرضے

فروری 2011ء میں بلند سطح پر جانے کے بعد نجی شعبے کے قرضوں کی سال بسال نمو مسلسل کم ہو رہی ہے اور دسمبر 2010ء میں 7.5 فیصد سے کم ہو کر دسمبر 2011ء میں 2.8 فیصد ہو گئی (شکل 3.8)۔ قرضوں میں یہ کمی وسیع البینا اور تینوں طرح کے قرضوں یعنی جاری سرمایہ، معین سرمایہ کاری اور تجارتی مالکاری میں واضح تھی۔ بہر کیف قرضوں کی ہیئت ترکیبی میں معین سرمایہ کاری کے مقابلے میں جاری سرمائے کا وزن بڑھ رہا ہے۔ گزشتہ تین برسوں کے دوران زیادہ تر صنعتی قرضوں کی طلب جاری سرمائے کے قرضوں کے لیے رہی ہے۔ عالمی اور مقامی منڈی میں خام مال کی قیمتیں بڑھنے کی وجہ سے س 11ء میں قلیل مدتی مالکاری کی طلب بڑھی ہے۔ اس کے علاوہ پیٹرولیم مصنوعات اور توانائی کے پیداوار کے شعبے میں سیالیت کی قلت کے باعث جاری سرمائے کے لیے قرضوں کی طلب بڑھی ہے۔

شکل 3.9: ٹیکسٹائل شعبے کو قرضے (جولائی تا دسمبر)



جدول 3.3: الف: بینکوں سے قرضہ لینے والے نجی صنعتی ذیلی شعبوں کی تعداد (جولائی تا دسمبر)						
قرضوں کی واپسی			قرضوں میں توسیع			
تجارتی مالکاری	معمین سرمایہ کاری	جاری سرمایہ	تجارتی مالکاری	معمین سرمایہ کاری	جاری سرمایہ	
15	7	24	11	42	33	م 09ء
10	15	19	16	19	23	م 10ء
5	19	15	22	17	36	م 11ء
10	20	18	14	15	35	م 12ء
* اس میں وہ تمام صنعتیں شامل ہیں جنہوں نے جولائی تا دسمبر کے دوران 0.5 ملین روپے یا اس سے زائد کے قرضے لیے۔						
جدول 3.3: ب: نجی شعبے کی طرف سے لیے جانے والے قرضوں میں توسیع اور واپسی (جولائی تا دسمبر)						
ارب روپے						
قرضوں کی واپسی			قرضوں میں توسیع			
تجارتی مالکاری	معمین سرمایہ کاری	جاری سرمایہ	تجارتی مالکاری	معمین سرمایہ کاری	جاری سرمایہ	
-22.4	-7.9	-55.0	15.9	122.0	126.5	م 09ء
-10.5	-23.4	-41.6	25.4	70.5	91.5	م 10ء
-8.2	-29.0	-42.1	59.0	39.7	164.3	م 11ء
-20.9	-35.2	-65.5	18.6	22.2	147.8	م 12ء
* اس میں وہ تمام صنعتیں شامل ہیں جنہوں نے جولائی تا دسمبر کے دوران 0.5 ملین روپے یا اس سے زائد کے قرضے لیے۔						
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

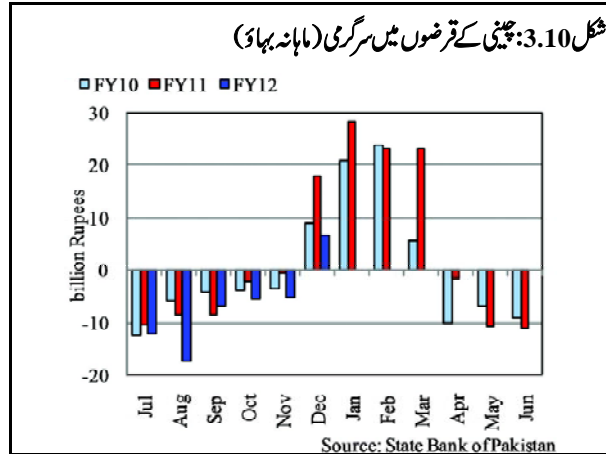
اس کے برعکس صنعتوں نے معین سرمائے کے لیے اپنی طلب کم کر دی اور م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران صنعتوں کے صرف 15 ذیلی شعبوں نے معین سرمایہ کاری کے قرضے حاصل کیے جبکہ م 09ء کی پہلی ششماہی میں 42 شعبوں نے قرضے لیے تھے (جدول 3.3: الف اور ب)۔ اس صورتحال میں کمپنیوں میں سرمایہ کاری سرگرمیاں خاصی سست روی کا شکار نظر آتی ہیں۔ اس سست روی کی وضاحت کئی عوامل سے ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ساختی مسائل (امن و امان کی خراب صورتحال اور توانائی کی قلت) مجموعی صنعتی سرگرمیوں میں رکاوٹ کا باعث ہیں جس کے نتیجے میں معین سرمایہ کاری قرضوں کے لیے نئی طلب کم ہو رہی ہے۔ اسی طرح کھاد، سیمنٹ اور ٹیلی کام کے شعبوں میں طویل مدتی منصوبے مکمل ہو گئے ہیں اور یہ شعبے اب قرضے واپس کر رہے ہیں۔

م 12ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کے پست استعمال کا سبب تجارتی مالکاری کے تحت حالیہ زیادہ واپسی اور جاری سرمایہ کے قرضوں میں کمی ہے (جدول 3.4)۔ موہی مالکاری کے لیے طلب میں کمی کی وجہ سے جاری سرمائے کے قرضوں میں کمی واقع ہوئی: گزشتہ سال کے مقابلے میں چاول، کپاس اور چینی کے شعبوں میں نئے قرضوں کی تقسیم پست رہی۔ ٹیکسٹائل شعبے میں خام مال کی قیمتیں کم ہونے اور عالمی طلب گھٹنے کی وجہ سے موہی جاری سرمائے کے قرضوں میں کمی ہوئی۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ قرضوں کی طلب میں یہ سست روی ٹیکسٹائل شعبے کے تمام اہم زمروں میں نمایاں تھی (شکل 3.9)۔

ٹیکسٹائل کی طرح چینی کے شعبے کے قرضوں میں اس طرح تیزی نہیں ہوئی جیسا کہ دو سال قبل دیکھی گئی تھی (شکل 3.10)۔ درحقیقت چینی کی مقامی

جدول 3.4: نجی شعبے کے کاروبار کو قرضے						
ارب روپے						
جولائی تا دسمبر		اکتوبر تا دسمبر		جولائی تا ستمبر		
م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	
86.1	190.2	181.3	220.6	-95.3	-30.4	کاروباری شعبے کے قرضے
99.5	131.3	145.7	164.0	-46.2	-32.7	جاری سرمایہ
1.0	73.0	70.0	108.0	-71.0	-35.0	موتی مالکاری
12.1	21.9	22.8	26.4	-10.7	-4.5	چاول
-40.2	-15.9	-4.8	11.5	-35.4	-27.4	چینی
27.3	67.0	52.1	69.6	-24.7	-2.7	کپاس
-8.5	8.1	14.0	12.9	-22.4	-4.8	مصنوعی سرمایہ کاری
-5.1	50.8	21.7	43.7	-26.8	7.1	تجارتی مالکاری
-7.9	-17.4	-3.2	-8.6	-4.7	-8.8	صنعتی مالکاری

ماخذ: بینک دولت پاکستان

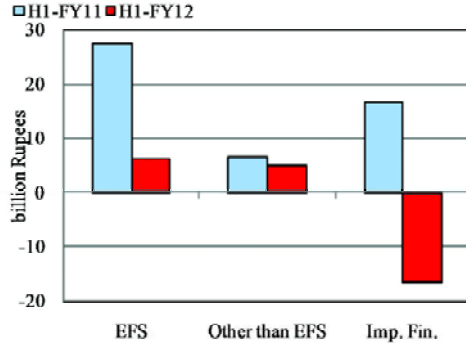


قیمت پست ہونے کی وجہ سے شوگر ملوں کے مالکان کچل کاری کا موسم شروع ہونے سے پہلے اپنے ذخائر فروخت نہ کر سکے۔ اس صورتحال نے شوگر مل مالکان کو بینکاری نظام سے قرضہ لینے سے روکا۔ نتیجتاً حکومت نے شوگر مل مالکان کو درپیش مسائل کم کرنے کے لیے منڈی میں مداخلت کی اور ٹی سی پی کے ذریعے 3 لاکھ 78 ہزار ٹن چینی خریدی۔ اس مداخلت سے نہ صرف منڈی کے نرخ مستحکم ہونے بلکہ شوگر مل مالکان کو کسانوں اور بینکوں کو اپنے بقایا جات ادا کرنے میں بھی مدد ملنے کی توقع ہے۔

دیگر شعبوں بشمول زراعت، ریفائنری، کھاد، بنیادی دھاتیں، بجلی کے آلات، خوردہ فروشی اور بجلی پیدا کرنے والے شعبوں سے بھی جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب بڑھی ہے۔ سال کی پہلی ششماہی کے دوران ان شعبوں کے قرضوں میں 66.0 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 26.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ نقد رقم کی قلت کا شکار بجلی پیدا کرنے والے شعبے میں زیادہ طلب پیدا ہوئی اور م 12ء کی پہلی ششماہی میں صرف اس شعبے نے 35.4 ارب روپے لیے جو کہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں لیے گئے 17.4 ارب روپے سے تقریباً دوگنا ہے۔

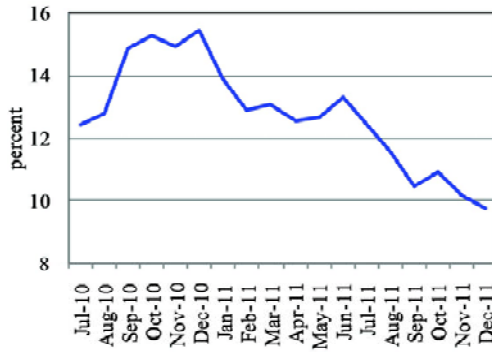
م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی مالکاری کی زیادہ تر واپسی درآمدات کنندگان کی طرف سے ہوئی جبکہ برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف

شکل 3.11: تجارتی مالکاری کے تحت قرضوں کا بہاؤ



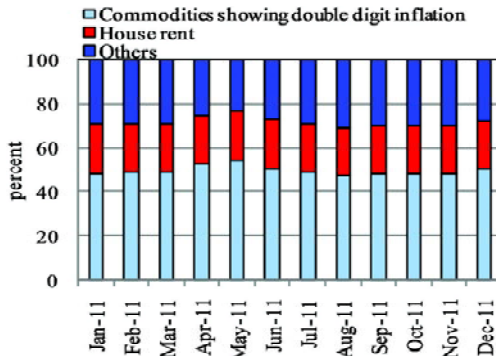
Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.12: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (موسیٰ مطابقت)



Source: Pakistan Bureau of Statistics, SBP

شکل 3.13: صارف اشاریہ قیمت کی تقسیم بلحاظ وزن



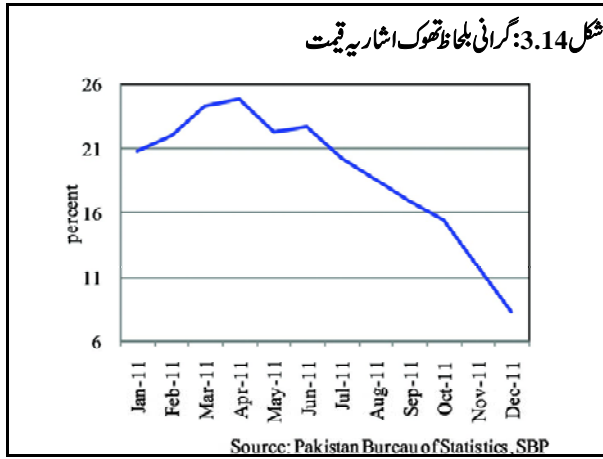
Source: Pakistan Bureau of Statistics, SBP

ایس (قرضوں میں بھی تیزی سے کی آئی۔ درآمدی مالکاری کے اندر بیرونی کرنسی قرضوں میں زیادہ تر واپسی ہوئی کیونکہ م س 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مقامی کرنسی میں کمی کی وجہ سے تاجروں کے لیے قرض گیری کی لاگت (بیرونی کرنسی میں) بڑھ گئی تھی۔ چنانچہ م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران تاجروں نے 28.9 ارب روپے غیر ملکی کرنسی قرضے واپس کیے جبکہ گزشتہ سال کی پہلی ششماہی میں 20.8 ارب روپے کا خالص قرض گیری ہوئی تھی۔ دوسری جانب م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات میں سست روی کے باعث ای ایف ایس قرضوں میں کمی واقع ہوئی (شکل 3.11)۔

آخر م س 12ء کی پہلی ششماہی میں صارفی مالکاری میں کچھ بہتری دیکھی گئی اور زیر جائزہ مدت کے دوران صارفی مالکاری قرضوں کی تقسیم 75.8 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ سال 64.6 ارب روپے تھی۔ تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ اس عرصے کے دوران صارفی قرضوں میں کار مالکاری کا حصہ 45.0 فیصد رہا۔

### 3.2 گرانی

دسمبر 2011ء میں تقریباً دو برسوں کے بعد عمومی گرانی کم ہو کر یک ہندسی ہو گئی (شکل 3.12)۔ معیشت کے لیے یہ خبر بلاشبہ مثبت ہے۔ تاہم ہمارے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرانی کی مبادیات میں زیادہ تبدیلی نہیں آئی ہے۔



اپنی گزشتہ رپورٹ میں ہم نے واضح کیا تھا کہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں نصف سے زائد اشیاء دو ہندی گرانے کا ہر کر رہی ہیں۔ گزشتہ سال سے 10 فیصد سے زائد گرانے کی حامل اشیاء کا وزن 50 فیصد کے آس پاس ہے (شکل 3.13)۔ تاہم مکان کے کراپوں میں گرانے جس کا صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں حصہ تقریباً 22 فیصد ہے گزشتہ سال سے 10 فیصد سے کم رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کراپ مکان کے علاوہ صرف کی باسکٹ میں ایک ہندی گرانے کی حامل اشیاء کا حصہ چھوٹا ہے۔ اس سے قوی اشارہ ملتا ہے کہ گرانے کا دباؤ وسیع البنیاد ہے اور عمومی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہونے کے باوجود یہ نمایاں طور پر کم نہیں ہوا۔

غذائی گروپ کے اندر کچھ اشیاء کی قیمتیں بہت تیزی سے کم ہونے کی وجہ سے دسمبر میں کمی دیکھی گئی تھی۔ اس میں چینی، پیاز اور آلو نمایاں تھے۔ اگر باسکٹ میں سے ان تین ذیلی گروپوں کو نکال دیا جائے تو سال بھر گرانے 9.7 فیصد کی بجائے 11.0 فیصد نکلتی ہے۔ دیگر سبز پلوں کی طرح پیاز اور آلو کی قیمتوں میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ ہے جبکہ گنے کی فصل اچھی ہونے کی وجہ سے چینی کی قیمتیں خاصی کم ہوئی ہیں۔ اگرچہ چینی کی قیمت موجودہ سطح پر مستحکم ہونے کی توقع ہے تاہم پیاز اور آلو کی قیمتوں کی پیش گوئی کرنا مشکل ہے اور ان میں اس تیزی سے اضافہ ہو سکتا ہے جتنی تیزی سے یہ کم ہوتی ہیں۔

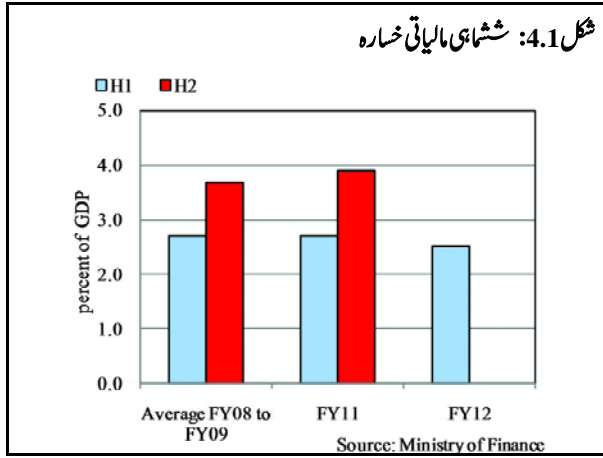
گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی صرف تین غذائی اشیاء کے باعث ہونے سے مستقبل قریب میں دیگر اشیاء کی قیمتوں میں نمایاں کمی کا امکان نہیں ہے۔ تاہم ان تین غذائی اشیاء کی قیمتوں، خصوصاً چینی کی قیمت جس میں اضافے کی توقع نہیں ہے، کی وجہ سے قلیل مدت میں عمومی گرانے کے حوالے سے مدد ملتی رہے گی۔

دوسری اشیاء میں گرانے کا رساؤ زیادہ ہونے کے پیش نظر وسط مدت میں ہمیں مجموعی گرانے میں سست روی کی توقع نہیں ہے۔ اشیاء کی عالمی قیمتوں میں نرمی جیسا کہ گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں کمی سے ظاہر ہے، سے روپے کی قدر میں حالیہ تخفیف کا متوقع اثر زائل ہو سکتا ہے (شکل 3.14)۔ روپے کی قدر میں کمی، خام تیل کے نرخ بڑھنے اور امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کی وجہ سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا امکان ہے۔ گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کے نفاذ کے ساتھ جنوری 2012ء میں گیس ٹیرف میں بھی اضافہ کیا گیا۔ ایندھن اور توانائی کی لاگت میں اس اضافے سے آئندہ مہینوں میں گرانے بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ ان کا قیمت کے اشاریوں پر بھی براہ راست اثر ہوگا اور پیداوار کی مجموعی لاگت پر بھی اثر پڑے گا۔

طویل مدتی گرانی کے رجحان میں فیصلہ کن عامل اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کی سطح ہوگی جس کا معیشت میں گرانی کی توقعات سے گہرا ربط ہے۔ اسی لیے اس سہ ماہی کے اختتام پر حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کے اسٹاک کو واپس کرنے میں ناکامی اسٹیٹ بینک کے لیے تشویش کا باعث ہے۔

## 4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

### 4.1 مالیاتی پالیسی



اگرچہ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں مالیات کو کسی حد تک قابو میں رکھا گیا اور بجٹ خسارہ مجموعی ملکی پیداوار کا 2.5 فیصد رہا جو مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں ہونے والے خسارے سے کم ہے، تاہم پورے سال کا ہدف حاصل کرنے کے لیے دوسری ششماہی میں اب بھی سخت مالی انضباط کی ضرورت ہوگی۔ اس 12ء کے لیے بجٹ خسارے کا ہدف بڑھا کر 4.7 فیصد کر دیا گیا ہے۔ تاہم، اس کا حصول مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر دشوار ہوگا:

(الف) ایک سال کے اندر خسارے کے رجحان کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سال کی دوسری ششماہی میں پہلی ششماہی سے نسبتاً زیادہ ہوتا ہے (شکل 4.1)۔

(ب) گزشتہ دو برسوں کے دوران حکومت سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام) میں تخفیف کے ذریعے اخراجات کی نمو پر قابو پانے میں کامیاب ہوئی۔ چونکہ ترقیاتی اخراجات میں طویل عرصے کے لیے تخفیف سے طویل المیعاد معاشی نمو متاثر ہوتی ہے، اس لیے ممکن ہے کہ حکومت جاری سال کے لیے یہ راستہ اختیار نہ کرے۔ دراصل، تخمین پر مبنی بیرونی قرضوں کی متوقع ٹھوس آمد کے بل بوتے پر حکومت نے یہ اشارہ دیا ہے کہ وہ گزشتہ دو برسوں کے دوران معاشی نمو میں ہونے والے نقصان کی تلافی کے لیے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے لیے تخمین شدہ رقم سے زیادہ خرچ کر سکتی ہے۔

مزید برآں، حکومت کو نومبر 2011ء میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے کے 391 ارب روپے اپنے ذمے لینے پڑے۔ اگرچہ یہ رقم رواں سال کے بجٹ میں ظاہر نہیں ہوگی، تاہم طویل المیعاد پائیداری کے لیے اس کے مضمرات منفی ہیں۔<sup>49</sup>

<sup>49</sup> اس 11ء کے دوران مالیاتی خسارہ بجٹ کے 4 فیصد کے ہدف کے مقابلے میں بڑھ کر 6.6 فیصد ہو گیا۔ اس کے سبب میں اخراجات کے حوالے سے بجٹ میں تجویز کردہ رقم سے زیادہ زراعت، بشمول کھیتی باڑی کے زراعت کے بقایا جات جبکہ حاصل کے حوالے سے ایف بی آر کی جانب سے ہدف سے کم حاصل کی وصولی اور اتحادی سپورٹ فنڈ میں رقم کی کم آمد شامل ہیں۔

جدول 4.1: سرکاری مالیات کا خلاصہ				
ارب روپے				
پہلی ششماہی				
بجٹ تخمینہ م س 12ء	م س 11ء	م س 12ء	م س 12ء	م س 12ء
2,870.5	989.6	1135.3	14.7	مجموعی حاصل
2,151.2	721.6	904.6	25.4	نگین حاصل
719.3	268.0	230.6	-14.0	غیر نگین وصولیاں
200.0	80.0	104.0	30.0	اسٹیٹ بینک کا واجب الادا منافع
118.7	66.9	4.6	-93.1	دفاع
3,721.2	1,480.0	1,667.8	12.7	مجموعی اخراجات
2,976.3	1,226.8	1,399.2	14.1	رواں
744.9	207.8	231.0	11.1	ترقیاتی اور خالص قرض گاری
	45.4	37.6	-17.1	غیر متعین
850.6	490.4	532.5	8.6	مجموعی خسارہ
ذرائع مالکاری				
134.5	47.0	34.0	-27.7	بیرونی وسائل
716.1	443.4	498.5	12.4	داخلی وسائل
303.5	286.0	302.0	5.6	بینکاری نظام
412.6	157.4	196.5	24.8	غیر بینک
بطور فیصد جی ڈی پی				
4.0	2.7	2.5		مجموعی مالیاتی خسارہ
	1.3	1.3		مجموعی کا خسارہ
	1.1	1.9		بنیادی خسارہ

مجموعی حاصل کے حوالے سے ایف بی آر نے م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 840.7 ارب روپے وصول کیے، جو گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 27.1 فیصد کی نمو ظاہر کرتے ہیں۔ اگرچہ اس سے ایف بی آر کی کچھلی کارکردگی کے مقابلے میں زیادہ کوششیں ظاہر ہوتی ہیں تاہم م س 12ء کی پہلی ششماہی کے لیے میعاد دی تخمینوں سے رقم اب بھی 40 ارب روپے کم ہے۔

غیر نگین حاصل کے حوالے سے اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی رقم کی آمد کے سلسلے میں اب تک غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کا منافع، جو پالیسی ریٹ میں کمی کے باعث کم ہونے کا خدشہ تھا، شرح مبادلہ گھٹنے اور حکومت کی اسٹیٹ بینک سے قرضے کی ضروریات بڑھنے کے سبب 200 ارب روپے کے میزانیہ ہدف تک پہنچنے کا امکان ہے۔

اگرچہ م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں 12.7 فیصد کی نمو گزشتہ سال جتنی تھی، تاہم ترقیاتی اخراجات میں 50 فیصد سے زائد اضافہ بلاشبہ حوصلہ افزا ہے کیونکہ معاشی نمو کو تحریک اور بڑھاوا دینے کے لیے ملک کو سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔



درحقیقت م س 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مارکیٹ میں سیالیت کی قلت کے باعث حکومت کا مرکزی بینک سے قرضے پر انحصار بڑھ گیا، جس سے کمرشل بینکوں کی حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی استعداد متاثر ہوئی۔ رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 227.9 ارب روپے کا قرضہ حاصل کیا جبکہ اسی مدت میں کمرشل بینکوں کو 45 ارب روپے کا قرضہ واپس کیا۔ یہ صورتحال پہلی سہ ماہی کے بالکل برعکس ہے، جب اسٹیٹ بینک کو 103.5 ارب روپے کے قرضے کی خالص واپسی ہوئی تھی اور کمرشل بینکوں سے قرض گیری 223 ارب روپے تک ریکارڈ کی گئی تھی۔

علاوہ ازیں، اگرچہ حکومت کو م س 12ء کے دوران بیرونی قرض گیری کے حوالے سے 134.5 ارب روپے کی خالص وصولی کی توقع تھی تاہم اسے اب تک صرف 34 ارب روپے وصول ہوئے ہیں۔ بیرونی مالکاری کی قلت کی وجہ سے ملکی ذرائع پر قرضے کا بوجھ مزید بڑھنے کا امکان ہے۔

یہ امکان کم ہے کہ صوبے بجٹ میں مجوزہ فاضل رقوم ظاہر کر سکیں گے۔ ان خامیوں کے سبب بجٹ خسارے کا نظر ثانی شدہ ہدف بھی خطا ہونے کا امکان ہے۔ بلند خسارے کے ساتھ یہ مسلسل چوتھا سال ہوگا، جس کے معاشی نمو اور استحکام کے لیے منفی مضمرات ہیں۔ ہم نے اپنی رپورٹوں میں مالیاتی یکجائی کی اہمیت پر زور دیا ہے، جس کے لیے ایک مؤثر محصولاتی نظام وضع کرنے نیز غیر پیداواری اخراجات، بالخصوص سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور زراعت سے متعلق اخراجات کی روک تھام کی ضرورت ہے۔

#### ایف بی آر کی ٹیکس وصولی

گذشتہ سال کے مقابلے میں م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی کے حوالے سے کارکردگی حوصلہ افزا ہے۔ مجموعی ٹیکس وصولی میں 27.1 فیصد کی سال بسال نمو میں سب سے زیادہ مدد بلا واسطہ ٹیکسوں اور سیلز ٹیکس کے درآمدی جز سے ملی۔

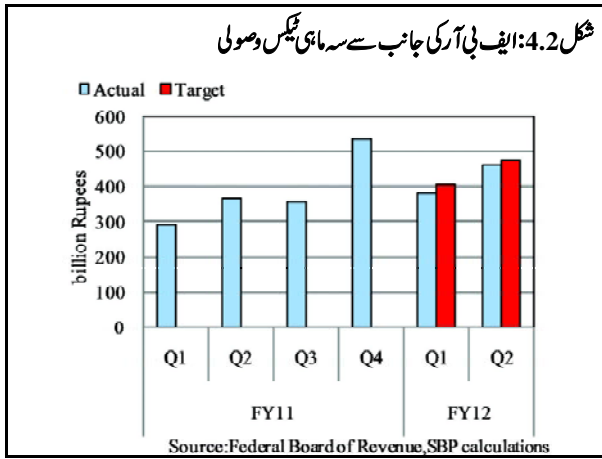
بلا واسطہ ٹیکسوں میں اضافہ بنیادی طور پر ”طلبی وصولی“ کے جز سے ہوا۔ اس مد کے تحت وصولی میں بہتری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایف بی آر نے جمع کرائے گئے ٹیکس گوشواروں کے آڈٹ اور جانچ کے حوالے سے کوششیں تیز کر دی ہیں۔ تاہم بلا واسطہ ٹیکسوں سے وصولیوں میں پائیدار اضافے کے لیے محصولاتی اساس میں توسیع کی ضرورت ہے اور ایف بی آر کو اس سمت میں زیادہ کوششیں کرنا ہوں گی۔

سیلز ٹیکس کی وصولی اس لیے بہتر ہوئی کہ درآمدی جز کو ٹھوس نمو ملی جس کی وجہ درآمدات کی روپیہ مالیت میں اضافہ تھا۔ اس کے علاوہ سیلز ٹیکس کی متعدد مستثنیات کے خاتمے اور زیرو ریٹنگ کے طریقے کے استعمال کو چند شعبوں تک محدود کرنے کے سبب بھی ٹیکس وصولی میں مدد ملی۔<sup>50</sup>

تاہم خصوصی ایکسائز ڈیوٹی کا خاتمہ اور وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کے مجموعی دائرہ کار میں کمی (م س 12ء کے بجٹ میں متعارف کرائے گئے امدادی اقدامات) وفاقی ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی کی منفی نمو کا سبب بنے۔

<sup>50</sup> متعدد اشیا، بشمول کھاد، سی این جی گیس، سلنڈر، مشینری اور آلات، کنولا کے بیج اور چند نامیاتی کمپیکلز پر سیلز ٹیکس سے استثناء ختم کر دیا گیا تھا۔ جن اہم اشیا پر زیرو ریٹنگ کا مزید اطلاق نہیں ہوتا، ان میں پلٹری مصنوعات، کچھ گاڑیاں اور سائیکلیں شامل ہیں۔

جدول 4.2: جولاہی، دسمبر کے دوران ایف بی آر کی جانب سے ٹیکس وصولی						
ارب روپے						
خالص وصولی		نمو		سالانہ ہدف کا فیصد		
مئی 11ء	مئی 12ء	مئی 11ء	مئی 12ء	مئی 11ء	مئی 12ء	مئی 12ء
240.9	312.6	13.9	29.8	38.4	42.0	42.0
420.8	528.2	13.5	25.5	43.8	43.7	43.7
282.6	381.0	16.4	34.8	43.2	45.5	45.5
58.1	53.5	2.6	-8.1	43.8	32.3	32.3
80.0	93.7	12.3	17.1	46.2	45.4	45.4
661.7	840.7	13.7	27.1	41.7	43.1	43.1
ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو						



کسٹم ڈیوٹی کی وصولی عموماً درآمدات کی روپیہ مالیت کے رجحان کی تقلید کرتی ہے۔ بالخصوص، مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کی روپیہ مالیت میں 21.1 فیصد اضافے کے سبب کسٹم ڈیوٹی کی وصولیوں میں 17.1 فیصد نمو ہوئی۔

پہلی ششماہی میں 883.9 ارب کے تخمینے (میعادی تخمینوں پر مبنی) کی بہ نسبت مجموعی وصولی صرف 840.7 ارب روپے تھی (شکل 4.2)۔ اس کی وجہ سے ٹیکس وصولی کا سالانہ ہدف، جسے پہلے ہی

مختلف خطرات لاحق ہیں، پورا ہونے کی توقع نہیں ہے۔ درحقیقت، ہدف مقرر کرتے وقت وفاقی حکومت نے خدمات پر سیلز ٹیکس وصول کرنے کی منصوبہ سازی کی تھی۔ تاہم، 18 ویں ترمیم سے استفادہ کرتے ہوئے سندھ نے خدمات پر اپنے طور پر ٹیکس وصولی شروع کر دی ہے، جس سے ایف بی آر کے ہدف کے پس پشت کارفرما بنیادی مفروضوں پر ضرب پڑی ہے۔<sup>51</sup> تاہم ایف بی آر اپنے 1952.3 ارب روپے کے ہدف کے حصول کے لیے پرعزم ہے اور اس نے مذکورہ ہدف پر نظر ثانی نہیں کی ہے۔

#### صوبائی مالیاتی کارروائیاں

گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی حکومتوں کی 20.6 ارب روپے کی مجموعی فاضل رقم ایک

51 اگرچہ صوبوں کو آئین میں 18 ویں ترمیم سے قبل ہی خدمات پر خود جزل سیلز ٹیکس وصول کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی، تاہم اس ترمیم کے بعد اس حق کی مزید توثیق ہو گئی۔ اس کے باوجود ماسوائے سندھ کے دیگر صوبے وفاقی حکومت کو فراہم کی جانے والی خدمات پر ٹیکس وصولی کے حق سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ اگر وفاقی حکومت یہ ٹیکس وصول کرتی ہے تو این ایف سی ایوارڈ کے مطابق حاصل تقسیم کرے گی۔ تاہم، سندھ اگر خدمات پر سیلز ٹیکس خود وصول کرے تو صوبے میں خاصی کاروباری سرگرمیوں کے باعث اسے این ایف سی ایوارڈ کی بنیاد پر اپنے حصے سے زیادہ محاصل وصول ہونے کی توقع ہے۔

جدول 4.3: پہلی ششماہی کے لیے صوبائی مالیات										
ارب روپے										
مجموعی	بلوچستان		خیبر پختونخوا		سندھ		پنجاب			
م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 11ء	
569.0	517.4	64.1	64.1	97.6	107.1	158.8	135.3	248.6	210.9	مجموعی حاصل
466.0	418.6	52.7	49.6	74.6	64.0	124.2	118.6	214.6	186.4	وفاقی حاصل میں حصہ
37.3	27.8	0.5	0.4	1.6	1.5	18.1	11.6	17.2	14.3	محصولات
23.8	25.3	0.6	1.9	6.7	10.5	2.9	2.7	13.6	10.2	غیر ٹیکس حاصل
41.9	45.6	10.4	12.1	14.7	31.1	13.6	2.4	3.2	0.0	وفاقی قرضے اور منتقلیاں
548.4	417.3	49.5	34.2	87.4	67.3	154.6	121.6	256.8	194.2	مجموعی اخراجات
458.9	359.2	41.3	28.8	66.0	54.6	144.0	103.3	207.7	172.5	جاری
89.4	58.2	8.3	5.4	21.5	12.7	10.6	18.4	49.1	21.8	ترقیاتی
20.6	100.0	14.5	29.9	10.1	39.8	4.1	13.6	-8.2	16.7	مجموعی توازن
0.10	0.55	0.07	0.17	0.05	0.22	0.02	0.08	-0.04	0.09	بطور فیصد جی ڈی پی

صحتمند تصویر پیش نہیں کرتی۔ گزشتہ سال ساتویں این ایف سی ایوارڈ کی وجہ سے صوبوں کی جانب سے وفاقی محاصل کے بڑے حصے کی وصولی شروع کرنے کے بعد صوبائی فاضل رقم 100 ارب روپے تک تھی۔

م 12ء کے لیے 125 ارب روپے کے میزانیہ ہدف کے حوالے سے پہلی ششماہی کے مجموعی توازن کا مطلب یہ ہے کہ اب تک صرف 16.5 فیصد حاصل ہوا ہے۔ اخراجات اور محاصل، دونوں سے متعلق عوامل اس خراب کارکردگی کا باعث ہیں۔

اگرچہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد تمام صوبائی حکومتوں کے اخراجات میں اضافہ متوقع تھا، تاہم اصل اضافہ خاصا زیادہ ہے۔ رواں اخراجات میں 99.8 ارب روپے کے مجموعی اضافے میں صرف سندھ کے اخراجات میں 40.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا، اس کے بعد پنجاب کے اخراجات میں 35.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ ترقیاتی اخراجات کے حوالے سے پنجاب باقی تین صوبوں سے آگے ہے، جب کہ اس میں سندھ کے اخراجات میں کمی واقع ہوئی ہے۔

اٹھارہویں ترمیم سے صوبوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ خود اپنے محاصل میں اضافہ کریں۔ تاہم اس ضمن میں صوبوں کی رفتارست نظر آئی۔ سندھ نے خدمات پریسٹونگس کی مد میں محصول کی وصولی شروع کرنے کے بعد صوبائی ٹیکسوں میں کچھ اضافہ ظاہر کیا۔ دیگر صوبوں کی جانب سے خود اپنے وسائل بروئے کار لانے کی ٹھوس کوششیں ابھی تک بار آور ثابت نہیں ہوئیں۔

## 4.2 ملکی اور بیرونی قرضہ

پہلی سہ ماہی کے دوران معمولی اضافے کے بعد م 12ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستان کے سرکاری قرضے کے اسٹاک میں بڑا اضافہ ریکارڈ کیا گیا اور دسمبر 2011ء کے اختتام پر 120 کھرب روپے تک پہنچ گیا (جدول 4.4)۔ دوسری سہ ماہی کے دوران قرض کے بوجھ میں اضافہ پاور

جدول 4.4: قرضوں کے خاکے میں رد و بدل					
ارب روپے					
م 12ء		م 11ء			
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دسمبر 11ء	
363.4	322.7	282.7	556.4	12832.2	مجموعی قرضہ اور واجبات
420.4	324.9	308.4	577.1	12269.8	مجموعی قرضہ
641.7	207.6	335.9	304.7	6866.3	ملکی حکومتی
-306.8	25.2	31.6	-15.9	130	ملکی سرکاری ادارے
85.5	92.9	-59.1	288.3	5273.6	بیرونی
-57	-2.2	-25.8	-20.7	562.4	مجموعی واجبات
-60.9	-2.8	-22.9	-27.5	335.9	ملکی
3.9	0.6	-2.9	6.8	226.5	بیرونی
یادداشتی اجزا					
729.3	267.9	288.8	587.2	11992.8	سرکاری قرضہ <sup>1</sup>
336.7	269.5	288.8	587.2	11601.8	ایڈجسٹ کیا گیا سرکاری قرضہ <sup>2</sup>
1 سرکاری قرضے میں ملکی حکومتی اور بیرونی قرضہ، آئی ایم ایف کا قرضہ اور بیرونی واجبات شامل ہیں					
ایڈجسٹ کیے گئے سرکاری قرضے میں نومبر 2011ء کے یکبارگی اضافے کے اثرات شامل نہیں					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

سیکٹر کے پی ایس ایز اور حکومت کی جانب سے اجناس کی خریداری پر مامور ایجنسیوں کے مابین ایک گردش قرضے کے تصفیے کا نتیجہ تھا۔ اس عامل کے خاتمے کے بعد م 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قرضے کے انبار میں اضافے کی رفتار کم ہوئی ہے۔

اگرچہ اس یکبارگی عامل کے سبب دسمبر 2011ء کے اختتام پر سرکاری قرضے کا بوجھ بڑھ کر مجموعی ملکی پیداوار کا 61.1 فیصد ہو گیا، تاہم اس کی وجہ سے حکومت کو کچھ بچت ہوئی، جو سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے جاری کردہ ٹرم فنانس سرٹیفکیٹس کے مقابلے میں حکومتی تمسکات پر کم شرح سود کا نتیجہ تھی (باکس 4.1)۔ تاہم، شعبہ توانائی کے نقصانات ملک کے قلیل مالیاتی وسائل پر بھاری بوجھ کا باعث ہیں۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق گردش قرضے کے تصفیے کے لیے واپڈا اور کے ای ایس سی کو پاور ہولڈنگ (پرائیویٹ) لمیٹڈ کمپنی کے ذریعے جاری کردہ ٹی ایف سیز پر سود کی ادائیگیوں سمیت صرف ٹیرف کی مد میں ادا کردہ تفرقی زراعت کی رقم م 11ء کے دوران جی ڈی پی خام ملکی پیداوار کا 1.8 فیصد ہو گئی، جس کا گذشتہ سال کے مالیاتی خسارے میں 27.2 فیصد حصہ ہے۔

#### باکس 4.1: گردش قرضے کا تصفیہ، حکومت کو مالیاتی ریلیف

نومبر 2011ء میں حکومت نے 12 ماہ کے فریڈری بلز اور 5 سالہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ذریعے گردش قرضے کو جزو اچکانے کے لیے کرٹل بینکوں سے 391 ارب روپے قرض حاصل کیا۔ یہ یکبارگی تصفیہ مالیاتی اصلاحی اقدام ہے، جس سے حکومت کو سودی ادائیگیوں پر خاصی بچت کرنے میں مدد ملی گی۔

تفصیلات کے مطابق مجموعی رقم میں سے 312.8 ارب روپے پاور سیکٹر کے دعووں کے تصفیے کے لیے حاصل کیے گئے، جس میں سے بیشتر رقم حکومت کی جانب سے ٹی ایف سیز کے اجراء کے ذریعے گردش قرضے کے مسئلے کے حل کے لیے 2009ء کے وسط میں قائم کی گئی پاور ہولڈنگ کمپنی کے ذریعے حاصل کی گئی۔ ٹی ایف سیز حکومت کے ضمانت شدہ تھے اور ان پر سود کی ادائیگیوں کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی تھی۔ تاہم، ان ٹی ایف سیز میں سرمایہ کاری سے توانائی کے شعبے میں بینکوں کا انکشاف قرض بڑھ گیا اور یہ بینکوں کی جانب سے اس شعبے کو مزید قرض گاری کی ترغیب میں

جدول 4.1.1: م 13ء میں بجلی کے شعبے کے گردشی قرضے کے تصفیے سے جڑی پخت			
ارب روپے			
سودی ادائیگیاں			
پخت	قبل از اصلاح	بعد از اصلاح	پخت
میعادی مالکاری وثیقہ جات	55.7		
ٹی بلز	22.0		
پی آئی بی	22.8		
مجموعہ	10.9	44.8	55.7 *
* سرکاری پخت کے تخمینے کے لیے ہم نے فرض کیا ہے کہ میعادی مالکاری وثیقہ جات پرم 13ء میں سودی ادائیگیاں م 12ء کے دوران تخمینے کی سطح پر ہی رہیں گی۔			
ماخذ: بجٹ دستاویزات اور بینک دولت پاکستان کے تخمینے			

روپے سودی ادائیگیوں کی مد میں ادا کرنے ہوں گے۔ مجموعی حوالے سے م 13ء میں ان دونوں وثیقہ جات پر سودی ادائیگی تقریباً 44.5 ارب روپے ہوگی، جو م 12ء میں صرف پاور سیکٹر کے گردشی قرضوں کی قیمتیں شدہ ادائیگیوں سے بھی کم ہے۔ فرض کیا جائے کہ ٹی ایف سیز پر سودی ادائیگیاں م 12ء کے لیے تخمین شدہ سطح پر برقرار رہتی ہیں، اگر م 13ء میں گردشی قرضے کا تصفیہ نہیں ہوتا تو یہ انتظام آئندہ برس حکومت کے لیے سودی ادائیگیوں کی مد میں 10 ارب روپے سے زائد پخت کی نشاندہی کرتا ہے (جدول 4.1.1)۔

بیرونی مالکاری کی عدم موجودگی میں اس مالیاتی عدم توازن کی مالکاری کے لیے گراں ملکی وسائل پر انحصار کی وجہ سے ملک کا ادائیگی قرض کا بوجھ بڑھ رہا ہے اور اس طرح انتظام قرض کی صورت حال پیچیدہ ہو رہی ہے۔<sup>52</sup> گذشتہ کئی برسوں کے دوران اکٹھا ہونے والے محصولاتی اور بنیادی خساروں کی موجودگی میں قرضے کی ادائیگی میں اس طرح اضافہ قرض گیری کی ضروریات میں مزید اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ صورتحال ملک کو قرضے کے جال میں جکڑ سکتی ہے۔

ان خدشات کے علاوہ م 12ء کی دوسری ششماہی میں حکومت کی جانب سے خسارے کی تسلیک میں بھی نمایاں اضافہ ہوا۔ مارکیٹ میں سیالیت کی مشکل صورتحال کے پیش نظر حکومتی تمسکات میں کمرشل بینکوں کی جانب سے سرمایہ کاری حکومت کی ضروریات سے کم ہوئی۔ چنانچہ، م 12ء کی دوسری ششماہی کے دوران حکومت مرکزی بینک سے 'صفر' خالص سرمایہ قرض گیری کی خودمقرر کردہ حد پوری نہیں کر سکی۔<sup>53</sup>

تاہم مثبت پہلو یہ ہے کہ م 12ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسلامی ترقیاتی بینک (آئی ڈی بی) کو واجب الادا 420 ملین یورو بیرونی قرضے کے اجراء ثانی کی ادائیگی حکومت کے لیے کچھ اطمینان کا باعث ہوئی۔

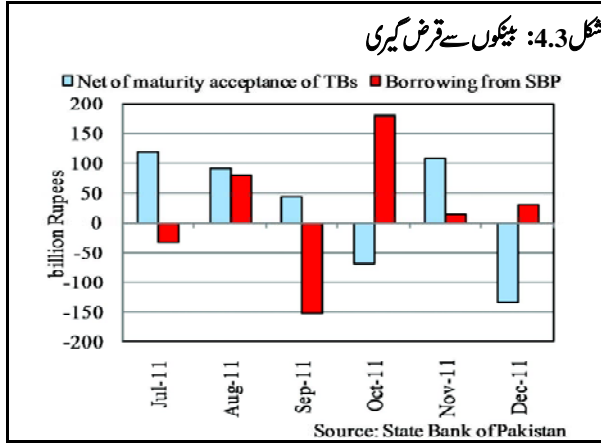
### حکومتی ملکی قرضہ

خسارے کی مالکاری کی ضروریات کے ساتھ حکومت کی جانب سے گردشی قرضے کے تصفیے کے نتیجے میں م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے کے اسٹاک میں 849.2 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا۔ چند اہم پہلوؤں پر آئندہ سطور میں بحث کی گئی ہے۔

52 م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں سال بسال 21.7 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔

53 م 12ء کی دوسری سرمایہ میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 227.9 ارب روپے کا قرضہ حاصل کیا۔

جدول 4.5: ملکی حکومتی قرضہ				
ارب روپے				
مئی 12ء میں ردوبدل		اختتامی اسٹاک		
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دسمبر 11ء	جون 11ء	
641.7	207.6	6,866.3	6,017.0	ملکی قرضہ
281.9	56.2	1,462.6	1,124.4	مستقل قرضہ
325.9	106.5	3,667.8	3,235.4	رواں قرضہ
33.9	44.8	1,734.5	1,655.8	غیر رقم قرضہ
0.0	0.0	1.4	1.4	بیرونی کرنسی آلات
ماخذ: بینک دولت پاکستان				



اس مدت کے دوران ٹریژری بلز کی خالص عرصیت کی قبولیت 96.5 ارب روپے پر منفی رہی (شکل 4.3) جس کی وجہ سے حکومت کو مالکاری کے ضمن میں قرضہ حاصل کرنے کے لیے مرکزی بینک سے رجوع کرنا پڑا۔ نتیجتاً، اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری گزشتہ چار سہ ماہیوں میں منفی رہنے کے بعد دسمبر 2011ء میں سہ ماہی کے اختتام پر 227.9 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

#### مستقل قرضہ

مستقل قرضے کے اسٹاک میں مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 338.2 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ریکارڈ کی گیا۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس اضافے کا بڑا حصہ گزشتہ قرضے کے تصفیے کے لیے پانچ سالہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کے ذریعے حاصل کیے گئے 195 ارب روپے کی وجہ سے تھا۔ تاہم جو ٹریژری بلز کے ساتھ ہوا تھا کچھ اسی طرح انوسٹمنٹ دسمبر 2011ء میں کمرشل بینکوں کی پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز میں دلچسپی بھی ختم ہو گئی کیونکہ حکومت اس ماہ میں منعقدہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کی نیلامی میں ہدفی رقم کا صرف 41.7 فیصد حاصل کر سکی (جدول 4.6)۔

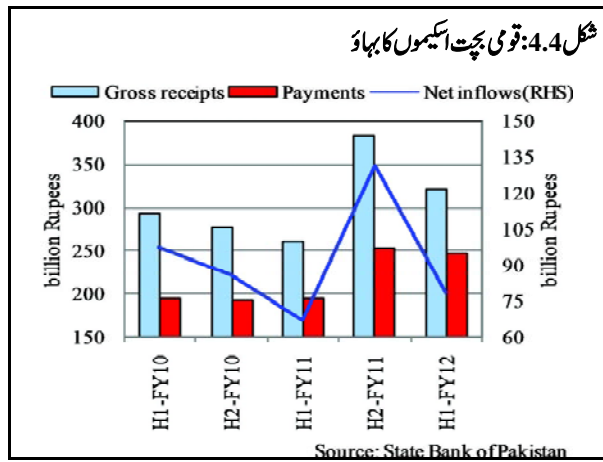
مزید برآں، حکومت نے دسمبر 2011ء کے دوران منعقدہ نیلامی میں تین سالہ اجارہ صکوک کے ذریعے 50 ارب روپے کی ہدفی رقم کے مقابلے میں 70.3 ارب روپے حاصل کیے۔ اس اجراء میں ہدف سے زیادہ قبولیت اسلامی قرضہ جاتی وثیقہ جات میں سرمایہ کاری کی طلب کی غماز ہے اور

جدول 4.6: پی آئی بی کی نمایاں					
ارب روپے					
اگست 11ء	ستمبر 11ء	اکتوبر 11ء	نومبر 11ء*	دسمبر 11ء	
30.0	20.0	15.0	15.0	15.0	اہداف
40.5	25.9	18.9	11.2	6.3	قبولیت
* نومبر 2011ء میں حکومت نے گروڈی قرضے کے تصفیے کے لیے بذریعہ پی آئی بی 195.3 ارب روپے بھی اکٹھا کیے۔					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

قرض منڈی کے تنوع کی پیش گوئی کرتی ہے۔

#### غیر فنڈ قرضہ

اکتوبر 2011ء میں قومی بچت اسکیموں کی شرحوں میں کمی سے قومی بچت اسکیموں کے وثیقہ جات میں مجموعی سرمایہ کاری کی بظاہر حوصلہ شکنی نہیں ہوئی ہے، جس میں م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 59.5 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا (شکل 4.4)۔ ان اسکیموں میں رقم کی بھرپور آمد سے بڑے سرمایہ کاروں کو بھاری ادائیگیوں کے بعد خالص سرمایہ کاری میں بڑی کمی کا سد باب کرنے میں مدد ملی کیونکہ ای سی سی کے فیصلے کے مطابق اپریل 2011ء میں ان اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی لگادی گئی تھی۔<sup>54</sup> تاہم، قومی بچت اسکیموں کی شرحوں میں جنوری 2012ء میں مزید کمی کی گئی ہے۔ چونکہ مستقبل میں بھاری ادائیگیاں جاری رہنے کا امکان ہے، چنانچہ قومی بچت اسکیموں کی شرحوں میں مزید کمی کے غیر فنڈ قرضے میں سرمایہ کاری پر اثرات اب تک غیر یقینی ہیں۔



ملکی قرضے پر سود کی ادائیگیاں

حکومت کی قرض گیری کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے باعث اور جزوی طور پر گذشتہ سال کے دوران قرضے کی زائد لاگت کی وجہ سے م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے پر سود کی ادائیگیوں میں سال بسال 21.7 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا۔ ان ادائیگیوں میں 6 ماہ کے ٹریژری بلز کا سب سے زیادہ حصہ تھا (جدول 4.7)۔ ملکی قرضے کے خاکہ عرصیت میں حالیہ بہتری کے باعث م س 12ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ادائیگی قرض کی رفتار میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ تاہم، یہ اطمینان زیادہ عرصے تک رہنے کا امکان نہیں ہے کیونکہ گروڈی قرضے کے تصفیے کے لیے جاری کردہ پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز پر سود کی ادائیگیاں م س 12ء کی آخری سہ ماہی میں شروع ہو جائیں گی۔ درحقیقت، ملکی قرضے پر سود کی ادائیگیوں میں م س 12ء کی چوتھی سہ ماہی سے نمایاں اضافہ ہونے کا امکان ہے کیونکہ قرضے کے مجموعی اسٹاک کے تقریباً ایک چوتھائی کی عرصیت ایک سال ہے اور ادائیگی آئندہ سال کرنی ہے۔

<sup>54</sup> م س 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر فنڈ قرضے میں ان وثیقہ جات کی مد میں ادائیگیوں میں سال بسال 49.9 ارب روپے کے بھاری اضافے کے باوجود خالص سرمایہ کاری میں 11.9 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

جدول 4.7: جولائی تا دسمبر کے دوران کئی قرضوں پر سودی ادائیگیاں				
ارب روپے				
تہدیلی	م 12ء	م 11ء	م 10ء	
مستقل قرضے	17.2	60.1	42.9	40.9
رواں قرضے	22.1	176.6	154.5	86.2
سہ ماہی	-8.6	7.1	15.6	1.5
شش ماہی	58.7	76.5	17.8	12.2
بارہ ماہی	-29.1	10.1	39.2	3.0
ایم آر ٹی بیز	1.1	83.0	81.9	69.4
غیر فنڈ قرضے	23.3	114.4	91.2	141.2
کل کئی قرضے	62.6	351.2	288.6	268.2
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

#### بیرونی قرضہ اور واجبات

بیرونی قرضے کی آمد میں اس سال بھی کمی واقع ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی بیرونی قرضے اور واجبات کا اسٹاک اختتام جون 2011ء کی پوزیشن کے مقابلے میں م 12ء کی پہلی شش ماہی کے دوران 710.8 ملین ڈالر کی کمی ریکارڈ کر رہا ہے (جدول 4.8)۔ م 12ء کے دوران قرضوں اور گرانٹس کی مد میں 3.7 ارب ڈالر کی آمد کے بجٹ تخمینوں میں سے م 12ء کی پہلی شش ماہی کے دوران صرف 30.4 فیصد حاصل ہو سکا ہے۔

جدول 4.8: جولائی تا دسمبر میں بیرونی قرضوں کے اسٹاک میں تبدیلی		
ملین امریکی ڈالر		
م 12ء	م 11ء	
-915.0	2,590.0	سرکاری قرضہ
-355.0	1,893.0	حکومتی قرضے
-496.0	659.0	آئی ایم ایف سے
-64.0	38.0	زرمبادلہ کے واجبات
51.6	-136.0	پی ایس ایف کے بیرونی قرضے
152.6	98.0	نجی شعبے کے بیرونی قرضے
-710.8	2,552.0	مجموعی بیرونی قرضہ
ع: عبوری		
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

تاہم مثبت امر یہ ہے کہ حکومت آئی ڈی بی کو دسمبر 2011ء میں واجب الادا 420 ملین یورو کے ایک قرضہ کے 6 سے 18 ماہ کے درمیان کی مدت کے لیے اجرائے ثانی میں کامیاب ہو گئی۔ علاوہ ازیں، 500 ملین ڈالر کی چین کی امانتوں جنوری 2012ء میں واجب الادا تھیں، کا اجرائے ثانی بھی کیا جا رہا ہے۔ اس انتظام سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم ہوگا جو اختتام جون 2011ء پر 27.9 درآمدی ہفتوں کے مساوی تھے، اختتام دسمبر 2011ء پر کم ہو کر 23.6 درآمدی ہفتوں کے مساوی ہو گئے۔



## 5 بیرونی شعبہ

### 5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے اعداد و شمار سے بیرونی کھاتوں میں مزید بگاڑ کی نشاندہی ہوتی ہے اور مجموعی خسارہ بڑھ کر ایک ارب ڈالر تک پہنچ گیا جو پہلی سہ ماہی میں 0.8 ارب ڈالر تھا۔ اس طرح، مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی میں خسارہ 1.8 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً ایک ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا۔

بیرونی کھاتے کے بگاڑ میں جاری اور مالی کھاتے دونوں کی ابتری نے کردار ادا کیا۔

جاری کھاتے میں یہ بگاڑ تجارتی خسارے میں اضافے کی وجہ سے پیدا ہوا کیونکہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات کی نمو گزشتہ برس کے 19.3 فیصد سے گر کر 9.1 فیصد پر آ گئی تھی۔

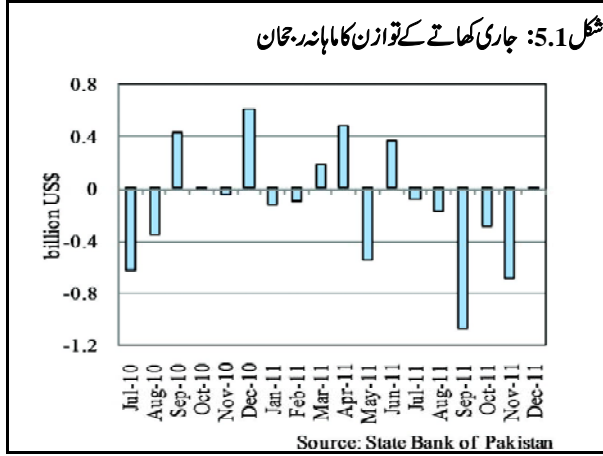
مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں ہونے والی 17.8 فیصد نمو گزشتہ برس کے 11.2 فیصد سے زیادہ رہی۔ اس میں 60 فیصد سے زائد

اضافہ پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کی درآمدات میں ہوا جن کی اکائی قدریں بالترتیب 37.2 فیصد اور 18.7 فیصد بڑھ گئی تھیں۔

درآمدات میں اضافے کا سبب اکائی قدروں کا بڑھنا تھا جبکہ برآمدات خصوصاً ٹیکسٹائلز کے سکڑنے میں مقدار کی کمی نے اہم کردار ادا کیا۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات پر اہم منڈیوں (یورپی یونین اور امریکہ) میں طلب کی سست روی نے بھی منفی اثرات مرتب کیے تھے تاہم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائلز کی اکائی قدروں میں وسیع البہا و اضافے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ملکی مسائل خصوصاً توانائی کی قلت ملکی برآمدات کی سست رفتاری کی اہم ترین وجہ ہو سکتی ہے۔<sup>55</sup>

<sup>55</sup> آخری اکتوبر 2011ء تک یورپی یونین اور امریکہ کی دنیائے ٹیکسٹائل برآمدات میں بالترتیب 18 فیصد اور 8.1 فیصد کمی آئی ہے۔

جدول 5.1: بیرونی کھاتوں کا خلاصہ				
ارب امریکی ڈالر				
م 12ء				
پہلی ششماہی - م 11ء	پہلی ششماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	
0.0	-2.3	-1.3	-1.0	الف - جاری حسابات کا توازن
-5.8	-7.8	-4.2	-3.6	(i) تجارتی توازن
11.1	12.1	6.1	6.0	برآمدات
16.9	19.9	10.3	9.6	درآمدات
-0.3	-1.3	-0.7	-0.6	(ii) خدمات کے کھاتے کا توازن
-1.5	-1.6	-0.6	-1.0	(iii) آمدنی کے کھاتے کا توازن
7.6	8.4	4.2	4.2	(iv) جاری منتقلیاں
5.3	6.3	3.3	3.0	ترسیلات زر
1.0	0.4	0.6	-0.2	ب - مالی سرمایہ جاتی توازن
0.8	0.5	0.2	0.3	(i) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
0.2	-0.1	0.0	-0.1	(ii) بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
0.0	0.0	0.4	-0.4	(iii) دیگر
0.0	0.1	0.0	0.1	ج - غلط اور بھول چوک
1.0	-1.8	-0.8	-1.0	مجموعی توازن (الف + ب + ج)
17.2	16.9			زرمبادلہ کے ذخائر (31 دسمبر)
85.7	89.9			شرح مبادلہ (31 دسمبر)
س - عبوری				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				



پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے بگاڑ میں سست روی کسی حد تک اطمینان بخش ہے (شکل 5.1)۔ خصوصاً، مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں ہونے والے 1.3 ارب ڈالر خسارے کے مقابلے میں مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کا خسارہ ایک ارب ڈالر رہا (جدول 5.1)۔ اس کا اہم سبب دوسری سہ ماہی کے تجارتی خسارے میں کمی ہے جبکہ ملکی خدمات کا خسارہ اور جاری منتقلیاں کم و بیش دونوں سہ ماہیوں میں یکساں رہیں۔

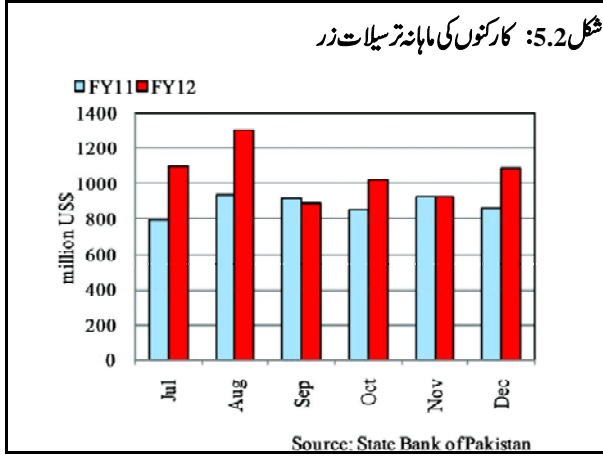
مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے کے مقابلے میں مالی اور سرمایہ جاتی کھاتے کے بگاڑ میں تیزی دیکھی گئی۔ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مالی اور سرمایہ جاتی کھاتے میں 0.6 ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا لیکن دوسری سہ ماہی کے دوران اس میں 0.2 ارب ڈالر کا خسارہ رہا۔ نئی رقم کی آمد محدود رہی جبکہ روپے کی قدر میں کمی کے خدشات نے درآمد کنندگان کو بھاری مقدار میں تجارتی قرضے واپس کرنے کی ترغیب دی جس کی وجہ سے دوسری سہ ماہی میں مالی کھاتے خسارے کا شکار ہو گیا۔ اسی طرح، مالی اور سرمایہ جاتی کھاتوں کا فاضل مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 0.4 ارب ڈالر رہ گیا جبکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں ایک ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا (جدول 5.1)۔

اگرچہ حکومت پر امید ہے کہ اسے پی ٹی سی ایل کی نجکاری کی آمدنی، 3 جی لائسنس فیس اور یورو بانڈ کے اجرا کی رقم موصول ہو جائیں گی لیکن ابھی تک یہ رقم نہیں مل سکیں۔

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری و مالی کھاتوں میں بگاڑ اسٹیٹ بینک کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر دباؤ بڑھانے کا باعث بنا اور پاکستان کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں 1.4 ارب ڈالر کی کمی ہوئی جبکہ شرح مبادلہ 4.4 فیصد گر گئی۔ تجارتی خسارہ بڑھنے اور بیرونی قرضوں کی واپسی کے نتیجے میں دوسری ششماہی کے دوران ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر دباؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس پس منظر میں حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ سٹے بازی کے غیر ضروری دباؤ سے بچنے کے لیے بیرونی پوزیشن میں بہتری لانے کے متعلق ایک واضح اور ٹھوس حکمت عملی تیار کرے۔

## 5.2 جاری کھاتہ

اگرچہ جاری کھاتے کے خسارے میں اضافے کا بڑا سبب تجارتی خسارے کا بڑھنا تھا تاہم خدمات کھاتے کے خسارے میں اضافے نے بھی مالی سال



12ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے خسارے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

خدمات کے کھاتے کا خسارہ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 1.3 ارب ڈالر ہو گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 0.3 ارب ڈالر تھا۔ خسارہ بڑھنے کی وجوہات یہ ہیں: (1) اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی مد میں بیرونی رقوم نہ ملنا اور (2) سفری خدمات کے لیے رقوم کے اخراج میں اضافہ۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے

کہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں 743 ملین ڈالر ملنے کے بعد سے پاکستان کو رواں مالی سال کے دوران سی ایس ایف کی مد میں کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔

جاری منتقلیات واحد عنصر تھا جو بیرونی شعبے میں اطمینان کا باعث رہا اور اس میں جولائی تا دسمبر م س 12ء کے دوران 9.7 فیصد کی سال بسال نمو دیکھی گئی۔ جاری منتقلیوں میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں 19.5 فیصد کی صحت مند نمو ہوئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 16.8 فیصد تھی۔ ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں ستمبر 2011ء میں تیزی سے کمی ہوئی اور بعد کے مہینوں میں پھر بہتری آ گئی (شکل 5.2)۔<sup>56</sup>

ترسیل کے ذرائع کے اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران بینکوں کے ذریعے ترسیلات میں 24.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مبادلہ کمپنیوں کی رقوم میں 4.7 فیصد کمی آئی۔ اگست 2009ء میں پاکستان ری بی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) کے آغاز سے بینکاری ذرائع سے ترسیلات میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری ذرائع سے موصول ہونے والی ترسیلات زر کا حصہ 89 فیصد رہا جبکہ مالی سال 11ء میں 84 فیصد اور مالی سال 10ء میں 76 فیصد تھا۔

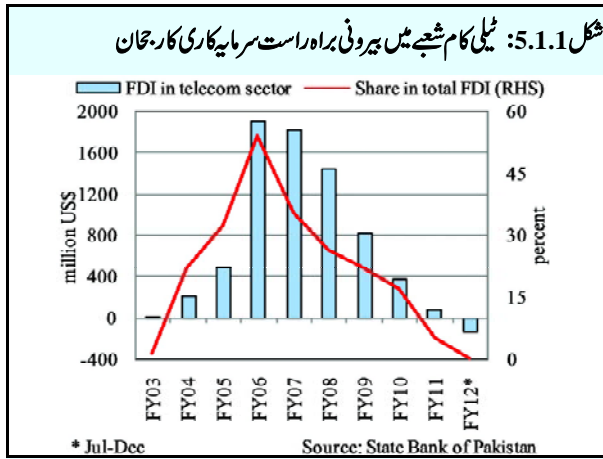
### 5.3 مالی کھاتہ

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی کھاتے کا فاضل گر کر 309 ملین ڈالر ہو گیا جبکہ گزشتہ برس 990 ملین ڈالر تھا۔ قرضوں اور غیر قرضہ جاتی رقوم (سرمایہ کاری) دونوں میں کمی نے فاضل کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے رقوم کی آمد مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران 532 ملین ڈالر رہی جبکہ گزشتہ برس اس مد میں 840 ملین ڈالر آئے تھے۔ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی شعبہ جاتی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کی میں اہم حصہ ٹیلی کام شعبے کا ہے جس میں 232

<sup>56</sup> ستمبر 2011ء میں ترسیلات زر میں ماہ بہ ماہ 32 فیصد کمی آئی جس سے جاری کھاتے کا خسارہ مزید بڑھ گیا۔ ترسیلات زر میں کمی کی وجوہات میں موکی سٹ روی، مجازی پیسز کے کمیشن کی ادائیگی میں تاخیر اور بازار مبادلہ میں بے بازی کا دباؤ شامل ہیں۔

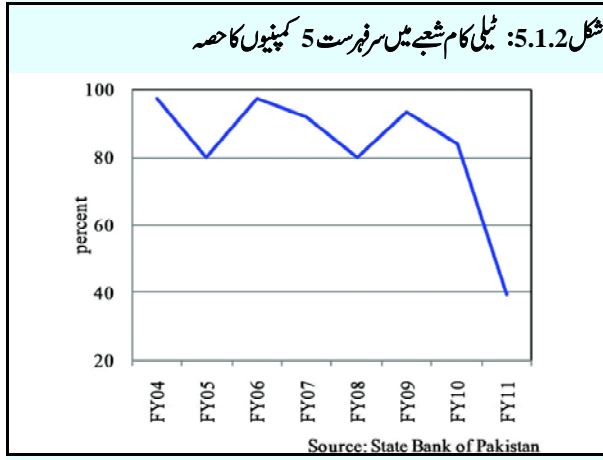
ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ اس مدت کے دوران ٹیلی کام شعبے میں رقوم کی آمد میں کمی کا اہم سبب ایک موبائل فون کمپنی کی جانب سے بے سرمایہ کاری ہے۔ ماضی میں غیر ملکی سرمایہ کار ٹیلی کام شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں دلچسپی لیتے رہے تھے لیکن گزشتہ چند برسوں سے اس میں کمی آرہی ہے جس کے عوامل کا تجزیہ باکس 5.1 میں کیا گیا ہے۔



**باکس 5.1: ٹیلی کام شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری**  
مالی سال 08 تا 05ء کے دوران ٹیلی کام کا شعبہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لیے سب سے پرکشش شعبوں میں شامل رہا ہے (شکل 5.1.1)۔ مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ٹیلی کام کے شعبے کا حصہ بتدریج بڑھتے ہوئے مالی سال 06ء میں 45 فیصد تک پہنچ گیا تھا۔ م 08 تا 05ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو بڑھانے میں پی ٹی سی ایل کی چمکاری اور بیرونی موبائل فون کمپنیوں کی سرمایہ کاری نے اہم کردار ادا کیا۔ ابتدا میں ٹیلی فوراور وارد اور بعد میں چائنا موبائل کمپنیاں سامنے آئیں۔

ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تیزی سے اضافے کا ایک اہم سبب پی ٹی سی ایل کی چمکاری تھی اور اس کی چمکاری کی آمدنی کو منہا کرنے کے باوجود ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی سطح حوصلہ افزا رہی۔ ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پانچ کمپنیوں تک مرکوز رہی (پی ٹی سی ایل، ٹیلی نور، وارڈ، پاک کام اور چائنا موبائل)۔ مالی سال 04ء تا 10ء کے دوران ان کمپنیوں میں غیر ملکی سرمایہ کاری اس شعبے میں ہونے والی مجموعی سرمایہ کاری (اوسطاً) کا 95 فیصد بنتی ہے۔ تاہم، مالی سال 11ء میں ان پانچ کمپنیوں کی سرمایہ کاری میں تیزی سے کمی آگئی (شکل 5.1.2)۔ مالی سال 11ء کے دوران کیو پی (آگیرے کا ذیلی ادارہ)، وطن اور وائے ٹرانسپیریٹ برادرینڈ انٹرنیٹ کی بھرتیس فراہم کرنے والی کمپنیوں کے حصے میں اضافہ دیکھا گیا۔

مذکورہ کمپنیوں کے حصے میں کمی کے عوامل ذیل میں دیے گئے ہیں:  
مالی سال 05ء میں پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن لمیٹڈ (پی ٹی سی ایل) کا 26 فیصد حصہ انتظامی کنٹرول کے ساتھ اتصالات کو 2.8 ارب ڈالر



میں فروخت کیا گیا تھا۔ اس وقت یہ رقم ملنے سے مالی کھاتے کے فاضل کو بڑھانے میں مدد ملی لیکن حکومت پاکستان اور اتصالات کے درمیان زمین اور جائیداد کی ملکیت کی قانونی منتقلی کے معاملے پر تنازع کے باعث کمپنی نے 800 ملین ڈالر کی ادائیگی روک دی تھی۔ اگر اس مسئلے کو حل کر لیا جاتا ہے تو مالی کھاتے میں 800 ملین ڈالر کی رقم منتقل ہو سکتی ہے۔

بے سرمایہ کاری کا ایک اور اہم سبب پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی جانب سے پاک کام (انسافون) کے لائسنس کی معطلی تھی کیونکہ پاک کام آئندہ چند برسوں کے لیے لائسنس فیس کی مد میں 291 ملین ڈالر کی ادائیگی کے واجبات ادا کرنے میں ناکام رہا تھا۔ ناکام قانونی لڑائی کے بعد پاک کام نے مالی سال 10ء سے بے سرمایہ کاری شروع کر دی۔<sup>57</sup> حکومت نے حال ہی میں انسافون کے لائسنس کی دوبارہ نیلامی کا فیصلہ کیا ہے جس سے آئندہ مہینوں میں 291 ملین ڈالر حاصل ہونے کی امید ہے۔

<sup>57</sup> ایم/ایس پاک کام (انسافون) نے پی ٹی اے کے فیصلے کو اسلام آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا جسے عدالت نے خارج کر دیا۔ آپریٹر نے اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی تھی لیکن اعلیٰ عدالت نے بھی 27 مئی 2010ء کو پی ٹی اے کے حق میں فیصلہ دیا۔ یہ فیصلہ ملنے پر پی ٹی اے نے 24 جنوری 2011ء کو منسوختی کا حتمی آرڈر جاری کر دیا۔

فی صارف اوسط آمدنی (اے آر پی یو) میں کمی بھی تمام موبائل فون آپریٹرز کو درپیش ایک اہم مسئلہ ہے۔<sup>58</sup> مالی سال 04ء تا 09ء کے دوران تین غیر ملکی موبائل فون کمپنیوں کی آمد اور مسابقت کی وجہ سے ان کے منافع میں کمی شروع ہو گئی اور ماہانہ اے آر پی یو مالی سال 07ء کے 3.2 ڈالر سے گزر کر مالی سال 09ء میں اور اس سے آگے صرف 2.4 ڈالر رہ گیا اور دسمبر 2010ء کے تازہ ترین اعداد و شمار میں بھی ماہانہ اے آر پی یو صرف 2.5 ڈالر ہے۔<sup>59</sup> گرتی ہوئی اوسط آمدنی کی وجہ سے موجودہ موبائل فون کمپنیاں نہ صرف نئی سرمایہ کاری کرنے سے ہچکچا رہی ہیں بلکہ ان میں سے ایک موبائل کمپنی مسلسل پاکستان سے بے سرمایہ کاری کر رہی ہے۔

آخر مالی سال 11ء تک موبائل فون کی ٹیلی گھنٹہ 65 فیصد تک پہنچ گئی تھی جبکہ مالی سال 04ء میں صرف 3 فیصد پر تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیلی کام کا شعبہ سیر شدگی کی سطح تک پہنچنے والا ہے۔ یہ عامل اس شعبے میں نئی سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ علاوہ ان میں یقین ہے کہ پی ٹی اے کی جانب سے 16 ملین غیر رجسٹرڈ سمر کی منسوخی سے بھی موجودہ موبائل فون کمپنیوں کو نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

یہ عوامل ہیں جو پاکستان میں ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ تاہم، 3 جی لائسنسوں کی نیلامی اور اتصالات کی جانب سے پی ٹی سی ایل کی جھگڑا کی رقم کے متوقع اجرا سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں ایک بار بحیرہ تیزی آ سکتی ہے۔

جزدانی سرمایہ کاری میں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 140 ملین ڈالر کا اخراج (خالص) دیکھا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 219 ملین ڈالر کی خالص رقم موصول ہوئی تھیں۔ تفصیلات سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ایکویٹی تسکات کی مد میں 375 ملین ڈالر کی کمی ہوئی جو زیر جائزہ مدت میں اسٹاک مارکیٹ میں مندی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی سال 12ء کے وفاقی بجٹ میں ٹیکس مراعات کے باوجود معین آمدنی و وثیقہ جات میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری گزشتہ برس کی سطح پر رہی۔<sup>60</sup> اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر معاشی عوامل بیرونی رقم کی آمد میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ عالمی مسابقتی اشاریے 2011-12ء سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مسابقت کے لحاظ سے 142 ملکوں میں سے پاکستان 118 ویں نمبر پر ہے۔ اہم مسائل میں سیاسی عدم استحکام، کرپشن اور پالیسیوں میں عدم تسلسل شامل ہیں۔ اشاریے سے مزید پتہ چلتا ہے کہ امن و امان کی صورتحال اور دہشت گردی کی لاگت کے لحاظ سے صومالیہ کے بعد پاکستان دوسرا بدترین ملک ہے۔<sup>61</sup>

دیگر سرمایہ کاری کے زمرے میں جو پیشتر غیر ملکی قرضوں پر مشتمل ہے زیر جائزہ مدت کے دوران کمی دیکھی گئی۔ قرضوں کی تقسیم میں 7 ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ سب سے زیادہ کمی پروگرام قرضوں کی وصولیوں میں آئی (389 ملین ڈالر)۔ تاہم منصوبہ جاتی قرضوں کی وصولیوں میں 438 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔<sup>62</sup> آئندہ مہینوں میں ملنے والی ممکنہ بیرونی رقم میں عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے منصوبہ جاتی قرضوں کی مد میں 1.2 تا 1.7 ارب ڈالر شامل ہیں۔

تجارتی مالکاری میں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 412 ملین ڈالر کی کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 328 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔<sup>63</sup> اس کمی کا اہم سبب زرمبادلہ قرضوں کی واپسی تھی جس میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے باعث تیزی آ گئی تھی۔<sup>64</sup>

<sup>58</sup> اے آر پی یو کی ملک کی ٹیلی کام مارکیٹ کی مالی حالت کی پینٹش کے اہم اظہار یوں میں سے ایک ہے۔

<sup>59</sup> پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی، ٹیلی کام سہ ماہی رپورٹ دسمبر 2010ء۔

<sup>60</sup> سرکاری تسکات میں غیر اقامتی شہریوں کی سرمایہ کاریوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے قابل کنوٹی منافع پر 10 فیصد شرح کے دوز بولڈنگ ٹیکس کو حتی ٹیکس کا درجہ دینے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس اقدام سے غیر اقامتی شہریوں کو اکثر ٹیکس ریٹرن جمع کرانے کی لازمی شرط پر عمل نہیں کرنا ہوگا اور اس سے ملکی معیشت ترقی کرے گی۔

<sup>61</sup> عالمی مسابقتی رپورٹ 2011-12ء، عالمی اقتصادی فورم۔

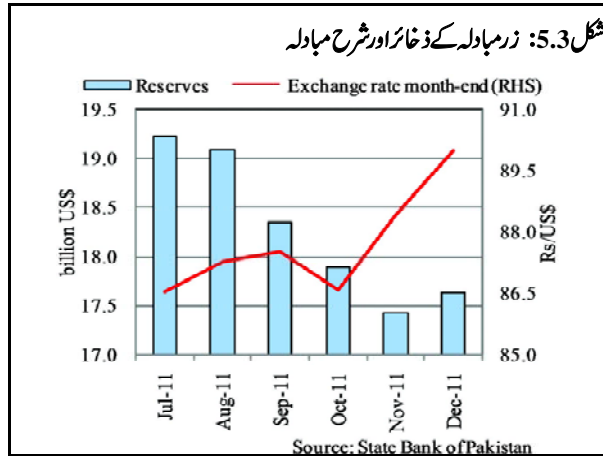
<sup>62</sup> منصوبہ جاتی قرضے کو صرف کسی مخصوص منصوبے کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے اور اسے دیگر مقاصد میں استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ جبکہ دوسری جانب پروگرام قرضہ کسی ایک مخصوص منصوبے کے ساتھ مجموعی معاشی ترقی کے لیے بھی استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔

<sup>63</sup> تجارتی مالکاری بنیادی طور پر ایسی مالکاری ہوتی ہے جسے بینک در آمد / برآمد کنندگان کو اشیا سازی، پروسیسنگ، نیم ہیکٹرنگ اور دیگر تجارتی سرگرمیوں کے لیے دیا جاتا ہے۔

<sup>64</sup> تجارتی مالکاری میں کمی کا اہم سبب در آمد کنندگان کی جانب سے قرضوں کی واپسی ہے۔

جدول 5.2: جولائی تا دسمبر کے دوران زرمبادلہ رقم کی آمد کے ذرائع		
ملین امریکی ڈالر		
مئی 12ء	مئی 11ء	
850.0	1,540.0	اسٹیٹ بینک کی خریداریاں
2,194.0	3,251.1	تبادلہ
1,555.5	2,843.8	امدادی ایجنسیاں وغیرہ
2.6	454.5	عالمی مالیاتی فنڈ
87.1	19.9	آئی بی آر ڈی
161.2	78.7	عالمی ادارہ ترقیات
206.9	133.7	ایشیائی ترقیاتی بینک
138.9	109.8	اقوام متحدہ کے فنی دستے
66.9	202.2	امریکہ / برطانیہ / یورپی یونین / اے ایم اے گرانٹس
0.0	743.3	نقل و حمل میں اعانت
4,599.5	7,634.9	کل
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

**شرح مبادلہ اور زرمبادلہ کے ذخائر**  
مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری و مالی کھاتوں میں بگاڑ کے اثرات کی عکاسی زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی اور پاکستانی روپے پر دباؤ کی صورت میں ہوتی ہے۔ خصوصاً، آخر دسمبر 2011ء تک زرمبادلہ کے سیال ذخائر کم ہو کر 16.9 ارب ڈالر پر آ گئے جو آخر جون 2011ء میں 18.3 ارب ڈالر تھے۔ مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 2 ارب ڈالر کی کمی آئی جبکہ جدولی بینکوں کے ذخائر میں 0.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا (جدول 5.2)۔<sup>65</sup>



جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران مجموعی بیرونی کھاتوں میں کمزوری اور اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کے باعث امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی کرنسی کی قدر 4.4 فیصد گر گئی (شکل 5.3)۔ اعداد و شمار سے نشاندہی ہوتی ہے کہ ذخائر میں کمی نے بازار مبادلہ میں منفی احساسات پیدا کیے جس کی وجہ سے روپے کی قدر بہت تیزی سے کم ہو گئی۔

نامیہ موثر شرح مبادلہ کے لحاظ سے جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران روپے کی قدر میں 0.7 فیصد کمی آئی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستانی روپے کی قدر امریکی ڈالر کے مقابلے میں 4.4 فیصد کم ہوئی تھی جبکہ یورو اور پاؤنڈ کے مقابلے میں قدر بالترتیب 8.5 فیصد، 6.5 فیصد اور 0.2 فیصد گری تھی۔ مذکورہ کرنسیوں کے مقابلے میں قدر میں ہونے والی نامیہ کمی کا سبب عالمی منڈی میں ان اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کا گرنا ہے۔

حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تجارتی شرائط کی شرح ہائے مبادلہ اور صارف اشاریہ قیمت گرانی دونوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ اور حقیقی موثر

<sup>65</sup> اسٹیٹ بینک جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران 403 ملین ڈالر کا خالص فروخت کنندہ تھا۔

جدول 5.3: پہلی ششماہی کے دوران اضافہ / تخفیف قدر فیصد			
نامیہ موثر شرح مبادلہ	نسبتی اشاریہ قیمت	حقیقی موثر شرح مبادلہ	
م 08ء	4.3	-4.8	-0.7
م 09ء	5.4	-7.4	-2.4
م 10ء	3.6	-6.2	-2.7
م 11ء	6.4	-5.1	0.9
م 12ء	3.7	-0.7	3.0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شرح مبادلہ سے کسی ملک کی مسابقت ظاہر ہوتی ہے اور اسی وجہ سے اسے بیرونی شعبے کے اہم اظہارِیے کے طور پر بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران نامیہ موثر شرح مبادلہ میں تخفیف قدر کے اثرات تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں پاکستان میں گرانہ کی بلند سطح نے زائل کر دیے۔ مالی سال 12ء کی پہلی

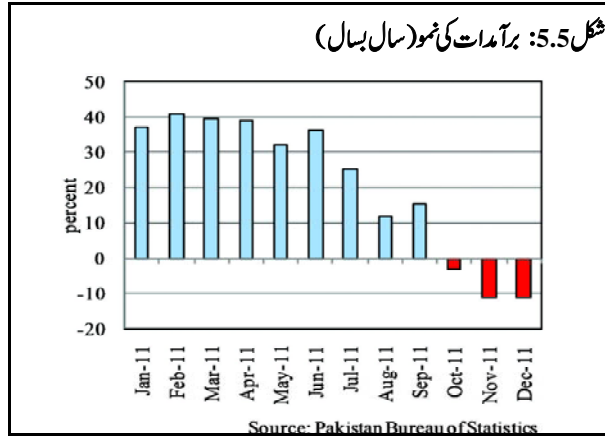
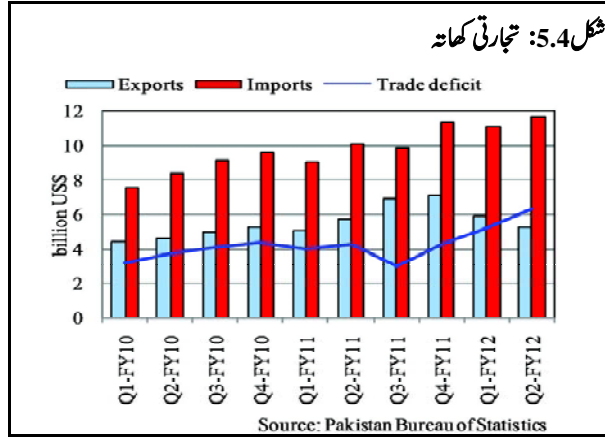
ششماہی میں نسبتی اشاریہ قیمت میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اس لیے زیر جائزہ مدت کے دوران حقیقی معنوں میں پاکستانی روپے کی قدر میں 3 فیصد کا اضافہ ہوا (جدول 5.3)۔

#### 5.4 تجارتی کھاتہ<sup>66</sup>

درآمدات میں پائیدار نمو اور برآمدات میں سست روی کے نتیجے میں مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی خسارے میں 38.4 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا (شکل 5.4)۔ درآمدات میں اضافے کا اہم سبب پیٹرولیم مصنوعات اور کھاد کی درآمدات کا بڑھنا ہے کیونکہ ان کی مقدار اور قیمتوں دونوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ دوسری جانب برآمدات میں سست روی کا سبب ٹیکسٹائلز کی کم ہوتی مقدار ہے۔

#### برآمدات

جولائی تا دسمبر م 12ء کے دوران برآمدات میں 3.6 فیصد کی معمولی نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 18.7 فیصد کی متاثر کن نمو دیکھی گئی



تھی۔ کپاس کی گرتی ہوئی قیمتوں، توانائی کی مسلسل قلت اور امن وامان کی خراب صورتحال کے پیش نظر م 12ء کے دوران برآمدات میں سست روی جاری رہنے کا امکان ہے (شکل 5.5)۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ رواں مالی سال کے دوران برآمدات تقریباً 3 فیصد کم ہوں گی۔

<sup>66</sup> تجارتی کھاتے کا تجزیہ پی بی ایس کے ڈیٹا پر مبنی ہے جو اسٹیٹ بینک کے مبادلہ کے اعداد و شمار سے مختلف ہے۔



جدول 5.4: برآمدات کی کارکردگی (جولائی تا دسمبر)				
قدر اب امریکی ڈالر میں		نمو (فیصد)		
م 11ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	
1.6	1.9	9.0	66.2	غذا
6.3	6.0	73.4	-68.7	ٹیکسٹائل
0.6	0.6	11.3	-9.4	پتھر و لیم
1.9	2.1	4.4	58.9	دیگر اشیا ساز
0.5	0.7	1.8	53.0	دیگر
10.8	11.2	100	100	مجموعی برآمدات

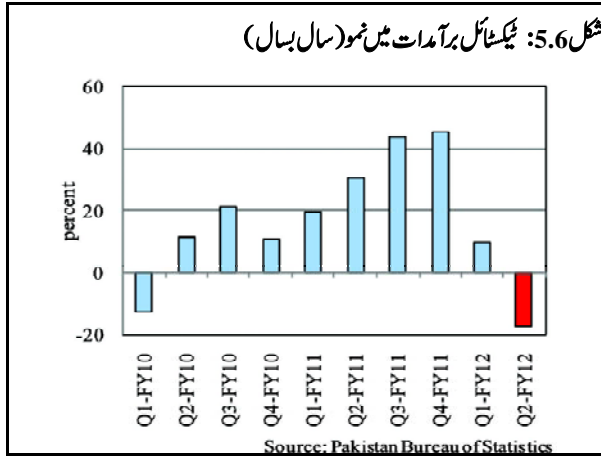
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برآمدی نمویں کی کا اہم سبب ٹیکسٹائل برآمدات کا سکڑنا ہے۔ گزشتہ برس ہونے والی نمویں ٹیکسٹائلز کا حصہ 73 فیصد سے زائد تھا لیکن اس سال یہ منفی رہا گو کہ مجموعی غذائی اشیا اور دیگر اشیا ساز گروپوں کے مثبت حصے نے اس کمی کی بڑی حد تک تلافی کردی تھی (جدول 5.4)۔

غذا اور دیگر اشیا ساز گروپوں میں مچھلی، پھل اور سبز یوں، جوتوں، طبی و جراحی آلات، کیمیکلز و دوا سازی میں گزشتہ برس کے مقابلے میں خاصا اضافہ دیکھا گیا۔ تاہم چاول، قالین اور پتھر و لیم مصنوعات کی برآمدات کم ہو گئیں۔

#### ٹیکسٹائلز

مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 4.8 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گزشتہ برس 25.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کے سکڑنے کی اہم وجہ سال کی دوسری سہ ماہی میں برآمدی مقدار کا کم ہونا ہے۔ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے

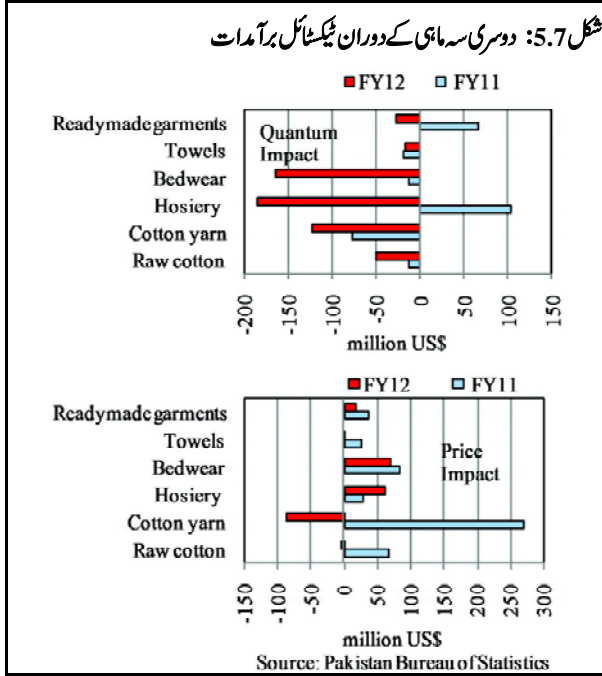


دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 9.9 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی تھی (شکل 5.6)۔ ٹیکسٹائل برآمدات کی کمی میں طلب و رسد دونوں عوامل نے اہم کردار ادا کیا تاہم رسد زیادہ اثر انداز ہوئی۔ رسد کے لحاظ سے توانائی کی بدتر ہوتی صورتحال (خصوصاً گیس) ٹیکسٹائل شعبے کی پیداواری سرگرمیوں میں اہم رکاوٹ ثابت ہوئی۔ خاص طور پر فیصل آباد میں ٹیکسٹائل صنعت کی صورتحال زیادہ ابتر رہی جس کا ٹیکسٹائل سے متعلقہ برآمدات میں خاصا حصہ ہوتا ہے۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے علاوہ شہر کو قدرتی گیس کی پہلے سے زیادہ قلت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

چونکہ یوروزون کی معیشتیں مشکل حالات سے نکلنے کی جدوجہد کر رہی ہیں اور امریکہ کی معاشی بحالی میں سست روی کا امکان ہے اس لیے بین الاقوامی مالی اداروں نے عالمی معاشی شرح نمو پر نظر ثانی کرتے ہوئے اس میں کمی کردی ہے۔<sup>67</sup> مذکورہ دونوں معیشتوں کی طلب میں کمی کے پاکستان جیسی چھوٹی بھرتی ہوئی معیشتوں پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ طلب میں کمی یورپی یونین اور امریکہ دونوں کی ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی کی شکل میں واضح طور پر نظر آنے لگی ہے۔ مذکورہ صورتحال مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں رہی کیونکہ اس میں مقدار کے ساتھ ساتھ قیمتوں کا اثر بھی منفی ہو گیا تھا (شکل 5.7)۔

67 عالمی معاشی امکانات جنوری 2012ء





طلب میں کمی کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اس شعبے کے طویل مدت سے تصفیہ طلب ساختی مسائل کو حل کرے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ نجی شعبے کی موثر شرکت یقینی بناتے ہوئے ٹیکنالوجی کی تازہ کاری، معیارات کو ترقی دینے، مہارت میں بہتری لانے کے منصوبوں اور انفراسٹرکچر بہتر بنانے کے لیے وسط تا طویل مدتی حکمت عملی وضع کرے۔

#### غیر ٹیکسٹائل برآمدات

جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں 15.2 فیصد کا سال بسال اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ غذائی برآمدات میں 17.6 فیصد اور دیگر اشیاء سازوں میں 13.4 فیصد نمو ہوئی۔ اس میں بڑا حصہ بلند قیمتوں کا ہے کیونکہ بیشتر غیر ٹیکسٹائل اشیاء کی مقدار میں زیر جائزہ مدت کے دوران کمی دیکھی گئی (جدول 5.5)۔

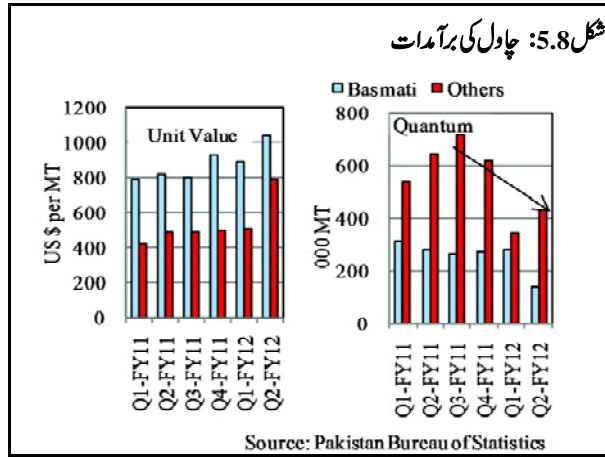
**جدول 5.5: غیر ٹیکسٹائل برآمدات (جولائی تا دسمبر سال 12ء)**

مقداری اثر	قیمت کا اثر	ملین امریکی ڈالر
224.3	-333.4	چاول
74.3	-172.6	پتھر و لیم مصنوعات
6.8	-29.9	چمچے کے تیار مابوسات
34.4	-46.8	سینٹ
63.1	-68.8	ادویات
8.4	-12.4	دستانے
44.0	-32.2	پچل
-7.9	33.3	چمچے کے دستانے
45.2	-1.8	پلاسٹک کا مواد
83.6	-25.6	ٹخوں ایندھن

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں عام طور پر مضبوط کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے جزچہ اول کسی برآمدات مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 10.7 فیصد تک گر گئیں جس کا سبب مقدار میں کمی ہے (شکل 5.8)۔ چاول کی برآمدات میں کمی کا باعث بننے والے کئی عوامل ہیں جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

- یورو کے علاقے کی طلب میں کمی
- بھارت کی جانب سے چار برس بعد غیر باسستی چاول برآمد کرنے کی اجازت دینے کے فیصلے نے عالمی رسد کو بڑھا دیا۔ پہلے سے موجود وافر ذخائر اور بھارتی کرنسی کی قدر میں حالیہ کمی کے باعث بھارت غیر باسستی چاول بہت کم نرخوں پر فروخت کر رہا ہے۔



- سست روی کا ایک جزوی سبب چاول کے کارخانوں کو درپیش بجلی کی قلت ہو سکتی ہے۔

تاہم مارچ 2012ء میں بھارتی حکومت کی جانب سے انتخابات سے قبل چاول کی خریداری میں اضافے کے باعث صورتحال میں بہتری آ سکتی ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں عالمی رسد میں کمی سے پاکستانی برآمد کنندگان کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔ اس سے قطع نظر قابل برآمد فاضل ہونے کے باوجود مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں ممکنہ کمی کے باعث امکان ہے کہ ملک پورے سال کے لیے چاول کے مقررہ 2.5 ارب ڈالر کے ہدف کو پورا نہیں کر سکے گا۔

جدول 5.6: برآمدی کارکردگی (م 12ء)				
فیصد				
نمونہ حصہ		سال بسال نمو		
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
-12.5	4.0	-12.4	7.2	غذا
15.9	-8.5	18.7	-12.9	مشینری
-6.0	1.2	-16.1	5.2	ٹرانسپورٹ
45.1	70.6	22.3	62.6	پتھر و نیم
2.0	-0.3	4.8	-0.9	ٹیکسٹائل
16.4	17.3	18.2	24.0	زرعی و کیمیکل
3.6	1.9	9.0	6.3	دھاتی
-1.0	-0.9	-6.1	-9.7	متفرق
100	100	15.1	23.1	کل
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات				

بلند قیمتوں کے باوجود پیٹرو لیوم مصنوعات کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ گردش قرضے کے مسئلے نے ریفائنیوں میں درآمدات کی گنجائش کو محدود کر دیا ہے۔

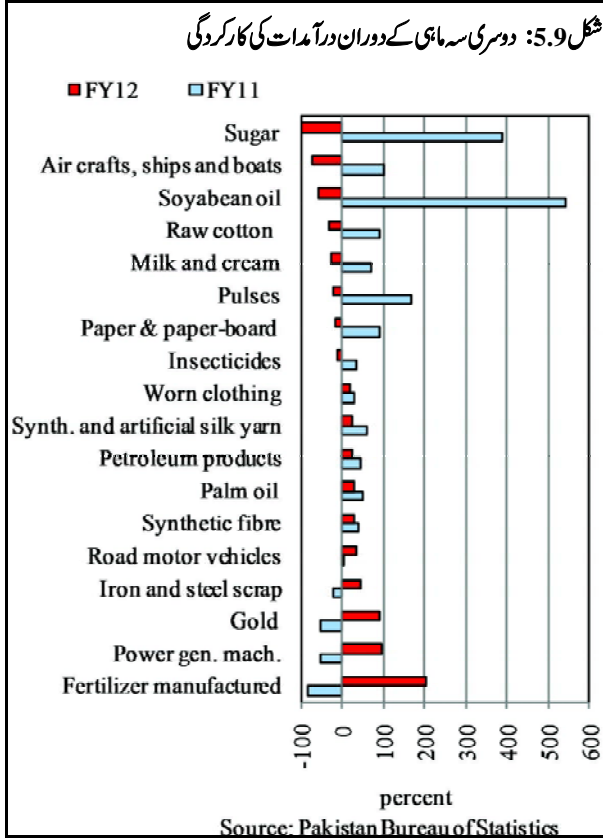
#### درآمدات

درآمدات میں مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نمو جاری رہی اور 14.8 فیصد کی سال بسال نمو

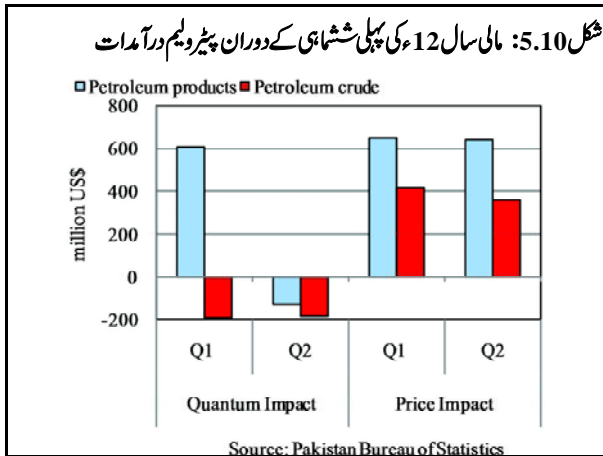
ہوئی۔ درآمدی بل کے بڑھنے کا اہم سبب تقریباً تمام مصنوعات کی درآمدی قیمتوں کا بڑھنا ہے جبکہ اس مدت کے دوران درآمدی مقدار کم ہو گئی۔

اس نمونہ میں سب سے بڑا حصہ پیٹرو لیوم گروپ کا ہے جس کے بعد زراعت، دیگر کیمیکل گروپ اور مشینری گروپ کا نمبر آتا ہے (جدول 5.6)۔

اعداد و شمار بلحاظ جنس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی میں سب سے زیادہ سال بسال نمو کھاد کی درآمد میں دیکھی گئی (شکل 5.9)۔ خصوصاً بلند قیمتوں اور مقدار میں اضافے کے باعث کھاد کی درآمدات میں 286.3 فیصد (202 ملین ڈالر) کا اضافہ ہوا۔ گیس کی قلت کے باعث کھاد کی ملکی پیداوار میں کمی کا نتیجہ اس کی بلند درآمدات کی صورت میں برآمد ہوا۔



پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 24.1 فیصد اضافہ ہوا۔ مطلق لحاظ سے، پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں 2.1 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جس میں 2 ارب ڈالر قیمت کے اثر کی وجہ سے بڑھے۔ مقدار کے لحاظ سے مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں کمی آئی جبکہ پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں اضافہ ہوا تھا (شکل 5.10)۔ پیٹرولیم مصنوعات کے گروپ کی درآمدی مقدار میں سست روی کا سبب گردش قرضے کا مسئلہ ہو سکتا ہے جس نے ریفائنیوں میں درآمد کرنے کی صلاحیت محدود کر دی۔



مشینری کی درآمدات میں مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 19 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 12.9 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ زمرہ وار اعداد شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعمیرات، برقی و بجلی پیدا کرنے کی مشینری کی درآمدات بڑھی ہیں اور اس نے ٹیکسٹائل و زرعی مشینری میں ہونے والی منفی نمو کو پیچھے چھوڑ دیا۔ کپاس کی اچھی ملکی فصل کے باعث خام کپاس کی درآمد میں کمی واقع ہوئی۔

اسی طرح، مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران چینی کی درآمدات تیزی سے گریں اور ان میں 97.3 فیصد کمی آئی جس کی وجہ ملک میں چینی کی بہتر پیداوار ہے۔

## فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

aggregate demand	مجموعی طلب
balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
broad money	زرو سچ
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
core inflation	قوزی گرانی
credit	قرضہ
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfers	جاری منتقلیاں
deposits	امانتیں
direct tax	بلا واسطہ ٹیکس
domestic debt	ملکی قرضہ
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
food inflation	غذائی گرانی
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
liquidity	سیالیت
monetary aggregates	زری مجموعے
monetization	تسکیک
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
saturation	سیرشدگی
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت

## فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
deposits	امانتیں
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
direct tax	بلا واسطہ ٹیکس
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
monetization	تمسک
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfers	جاری منتقلیاں
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
monetary aggregates	زری مجموعے
broad money	زرو سچ
liquidity	سیالیت
saturation	سیر شدگی
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
food inflation	غذائی گرانہ
credit	قرضہ
core inflation	قوزی گرانہ
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
aggregate demand	مجموعی طلب
domestic debt	ملکی قرضہ
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ